ڈائمنڈ جوبلی نمبر

عمران سیریز

ڈائمنڈ مشن

ظہیر احمد

ڈائمنڈ مشن دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز ملتان

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ چویشنز قطعی فرضی ہیں بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع -------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

ڈائمنڈ مشن کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ میرے طویل ترین ناول کا دوسرا حصہ ہے۔ ناول کی کردار نگاری، ایکشن اور سسپنس جس عروج پر جا رہا ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہو رہے ہوں گے۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط اور اس کے جواب کا مطالعہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی میں کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہے۔

مندرہ شہر سے چوہدری لیاقت صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کے نئے پرانے تمام ناول سوائے 'کرسٹل بلٹ' کے دو دو تین مرتبہ پڑھے ہیں اور میں نے جتنی بار بھی ناول پڑھے ہیں مجھے بے حد لطف محسوس ہوا ہے۔ ہر ناول پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی فلمی منظر کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ نے جس طرح ہر ماہ دو بہترین ناول ہمارے لئے لکھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس سے آپ نے ہم سب قارئین کے دل جیت لئے ہیں اور یہ آپ جیسے ذہین رائٹر کا ہی کام ہے جو ہر ماہ دو مختلف طرز کے ناول لکھتے ہیں۔ سابقہ دو ناول ''بلیک اسپارک'' اور ''بگ برادرز'' بھی اپنی مثال آپ ثابت ہوئے ہیں جو آپ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ''بگ برادرز'' ناول میں ڈاکٹر ایکس ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔ امید ہے ڈاکٹر

ایکس دوبارہ جلد ظاہر ہو گا اور عمران اسے گردن سے پکڑ کر خلاء سے زمین پر کھینچ لائے گا۔ میرا چھوٹا بھائی جس کا نام چوہدری اسد ہے۔ وہ آپ کے بچوں کے لئے لکھے گئے ناولوں کا دیوانہ ہے اور اس نے آپ کے تمام ناول کئی بار پڑھ رکھے ہیں اور وہ اصرار کر رہا ہے کہ آپ سے پوچھوں کہ آپ نے بچوں کے ناول لکھنے کیوں چھوڑ دیئے ہیں۔ امید ہے آپ عمران سیریز کے ساتھ ساتھ بچوں کے ناول جو خاص نمبرز ہوں ضرور لکھیں گے۔ میرا بھائی آپ کو بہت دعائیں دیتا ہے اور میں بھی آپ کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔

محترم چوہدری لیاقت صاحب۔ آپ کے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ کی دعائیں میرے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ آپ جیسے دوستوں کی دعائیں ہی ہیں کہ میں اس مقام پر پہنچ سکا ہوں۔ چھوٹے چوہدری اسد صاحب کے لئے دو خاص نمبر 'کالا شہزادہ طلسم ہوشربا میں' اور 'کالا شہزادہ قید میں' شائع ہو گئے ہیں۔ مزید خاص نمبر بھی انہیں جلد پڑھنے کو ملتے رہیں گے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ خط بھی لکھتے رہیں گے۔ اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

عمران اور ٹائیگر کراؤس کے ایک عام سے البانیو نامی ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ لارڈ ڈیرے کے پیلس سے نکلتے ہی عمران نے راستے میں جیپ چھوڑ دی تھی اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ مختلف ٹیکسیاں بدلتا ہوا اس ہوٹل تک پہنچا تھا۔

یہ کمرہ تھرڈ فلور پر تھا جس کا نمبر تین تھا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی اور تشویش کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ اسے اس بات کا غصہ تھا کہ لارڈ کراسٹن اسے یہ بتانے ہی والا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے کس ساتھی نے اور کیسے چوری کیا ہے کہ روشن دان سے ایک آدمی نے اسے گولی مار کر عمران کی ساری بھاگ دوڑ بے کار کر دی تھی۔ وہ بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کوئی کلیو حاصل نہ کر سکا تھا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ جس بلیک ڈائمنڈ کو تلاش کرنا آسان سمجھ رہا تھا وہ بے حد مشکل اور اس کی پہنچ سے دور ہوتا جائے گا۔

عمران سوچ رہا تھا کہ اگر بلیک ڈائمنڈ واقعی لارڈ کراسٹن کے کسی ساتھی نے چوری کیا ہے تو پھر وہ کراؤس میں نہ ہوگا بلکہ وہ بلیک ڈائمنڈ لے کر نجانے کہاں سے کہاں نکل گیا ہو۔ عمران کے ساتھ ٹائیگر بھی انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''میں دیکھتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے کے قریب آ کر رک گیا۔

''کون ہے''...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔

''روم سروس''...... باہر سے آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے کا لاک کھول کر ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ اس نے ہی عمران سے پوچھ کر روم سروس کو کال کر کے اپنے لئے اور عمران کے لئے کافی منگوائی تھی۔ باہر واقعی ویٹر ہاتھ میں ٹرے لئے کھڑا تھا جس میں کافی کا سامان موجود تھا۔ ٹائیگر نے اسے راستہ دیا تو وہ اندر آ گیا اور اس نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے ٹرے رکھ دی۔

''تم جاؤ۔ میں کافی خود بنا لوں گا''...... ٹائیگر نے کہا تو ویٹر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سر ہلا کر وہ مڑا لیکن پھر رک گیا اور مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''آپ سے ایک بات کرنی ہے جناب''...... ویٹر نے عمران

سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''مجھ سے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں''...... ویٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

''کہو''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام والٹر ہے اور مجھے ٹی ایم نے بھیجا ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''ٹی ایم۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ویٹر کا چہرہ اس کے لئے نا آشنا تھا۔

''ٹرومین''...... ویٹر نے کہا اور اس کے منہ سے ٹرومین کا نام سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''ٹرومین۔ کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر جو دروازے کے پاس کھڑا تھا وہ بھی ٹرومین کا نام سن کر چونک پڑا۔

''میں ٹرومین کا ساتھی ہوں''...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا جس نے اپنا نام والٹر بتایا تھا۔

''کون ٹرومین اور تم اس کے بارے میں مجھے کیوں بتا رہے ہو''...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ آپ عمران صاحب ہیں''...... ویٹر نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ویٹر کو دیکھنے لگا۔ جیسے اس کے سامنے ویٹر کی بجائے کوئی مافوق

الفطرت مخلوق موجود ہو۔ اس نے غور سے ویٹر کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹائیگر۔ دروازہ بند کر دو''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے والٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو والٹر مسکراتا ہوا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ مجھ سے یہ یقیناً پوچھیں گے کہ میں نے آپ کو کیسے پہچانا ہے''...... والٹر نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب ٹرومین اتنا بھی احمق نہیں ہے کہ بلیک تھنڈر کے تحت کام کرتے ہوئے میرے خلاف ایکشن میں رہا ہو اور پھر متعدد بار میرے ساتھ کام کرتے رہنے کے بعد سادہ سے میک اپ میں ہونے کی وجہ سے مجھے نہ پہچان سکے کوئی اور مجھے پہچانے یا نہ پہچانے لیکن ٹرومین کی چیل جیسی نظروں سے میں کیسے چھپ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''میں ٹرومین نہیں اس کا ساتھی والٹر ہوں جناب''...... والٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں میرے سر پر سینگ دکھائی دے رہے ہیں''۔ عمران نے جواباً مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ کیوں''...... والٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میرے سر پر سینگ نہیں ہیں اور اس کے باوجود تم نے

مجھے پہچان لیا ہے تو تمہارے سر پر تو سینگ بھی ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تمہیں نہ پہچان سکوں۔ گو کہ تم نے شاندار اور انتہائی جدید پلاسٹک میک اپ کر رکھا ہے لیکن تمہاری آنکھوں کی بناوٹ اور تمہارے دیکھنے کا انداز اور پھر خاص طور پر تمہاری آواز یہ کسی والٹر شالٹر یا کالٹر کی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹر جو واقعی ٹرومین ہی تھا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''حیرت ہے۔ میں نے تو بھرپور انداز میں میک اپ کیا تھا اور یہ میک اپ میرا ہی ایجاد کردہ ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اس میک اپ میں آپ مجھے نہیں پہچان سکیں گے لیکن......'' اس بار ٹرومین نے اصل آواز میں کہا۔

''تم شاید بھول رہے ہو کہ اگر تمہاری نظریں چیل جیسی ہیں تو میری نظریں بھی بلی سے کم نہیں ہیں جو اندھیرے میں بھی با آسانی دیکھ سکتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلیں۔ کوئی بات نہیں۔ آپ مجھے نہیں پہچانیں گے تو اور کون پہچانے گا''...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کاش کہ تم کوئی حسینہ ہوتی۔ تم اور میں برسوں سے بچھڑے ہوئے ہوتے اور پھر اس طرح اچانک سامنے آ کر ایک دوسرے کو پہچان لیتے۔ میں بانہیں پھیلاتا اور تم فوراً میرے گلے لگ جاتے۔ میرا مطلب ہے لگ جاتی اور پھر ہم آہوں اور سسکیوں کے ساتھ

ایک دوسرے کے کاندھوں پر آنسو بہاتے اور پرانی یادیں تازہ کر کے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے اور پھر......" عمران کی زبان چل پڑی پھر بھلا رکنے کا نام کیسے لے سکتی تھی۔ اس کی باتیں سن کر ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا ہی ہے کہ میں حسینہ نہیں ہوں ورنہ آپ مجھے اغوا کر کے لے جاتے تو میں آپ جیسے خطرناک انسان سے اپنی جان کیسے بچاتی"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی ہنس پڑا۔ ٹائیگر آگے بڑھ کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا یہ واقعی ٹرومین ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ سچا آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولتا"...... عمران نے کہا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا اور اس نے اٹھ کر ٹائیگر سے بھرپور انداز میں مصافحہ کیا۔

"میں بھی انسانوں میں ہی شمار ہوتا ہوں۔ مجھ سے تو مصافحہ کیا نہیں اور ٹائیگر سے فوراً پنجہ ملا لیا"...... عمران نے شکایتی لہجے میں کہا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔ وہ ہاتھ پھیلا کر عمران کے سامنے کھڑا ہوا تو عمران اٹھ کر اس کے گلے لگ گیا۔

"کاش کہ تم واقعی کوئی حسینہ ہوتی"...... عمران نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا تو ٹرومین ہنستا ہوا اس سے الگ ہو گیا۔

"اب میں کیا کہوں آپ سے اُف"...... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی کہہ لو بھائی۔ تم کون سی سچ مچ کی حسینہ ہو جو کچھ کہنے سے شرما رہی ہو"...... عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تو ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو کیا آپ یہاں کسی حسینہ کی تلاش کے لئے آئے ہوئے ہیں"...... ٹرومین نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیونکہ پاکیشیا کی حسیناؤں نے تو شاید قسم کھا لی ہے کہ وہ مجھ جیسے احمق کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی اور میں جس کی طرف دیکھ لوں تو وہ مجھے آنکھیں دکھانا شروع ہو جاتی ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ چلو ایکریمیا چلتے ہیں اور ایسی کسی حسینہ کو تلاش کرتے ہیں جو یا تو بھینگی ہو یا پھر اس کی آنکھوں میں موتیا اترا ہوا ہو تاکہ وہ مجھے تو دیکھ سکے لیکن میرے احمق پن کو نہ دیکھ سکے اور میری ناؤ بھی کسی کنارے لگ جائے جو بغیر چپوؤں کے بیچ دریا میں ڈول رہی ہے اور کسی کنارے پر لگنے کا نام ہی نہیں لیتی"...... عمران نے کہا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

"نہیں۔ میں نہیں مانتا کہ آپ یہاں کسی لڑکی کے چکر میں آئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں"...... ٹرومین نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے سچا آدمی جب ہمیں تلاش کر کے ہم تک پہنچ سکتا

ہے تو پھر اس کے لئے یہ معلوم کرنا کیا مشکل ہو سکتا ہے کہ ہم
یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"مجھے آپ دونوں کی آمد کا بہت پہلے علم ہو گیا تھا۔ آپ نے
یہاں آ کر مجھ سے رابطہ نہ کیا تھا اس لئے میں یہی سمجھا تھا کہ
آپ کسی ذاتی کام کے لئے آئے ہوں گے۔ چونکہ آپ کو یہاں
خطرہ لاحق ہو سکتا تھا اور میرے علم میں آیا تھا کہ آپ کو اور ٹائیگر کو
ہلاک کرنے کے لئے ڈیگر کا آدمی رابن حرکت میں آیا ہے تو میں
نے اس پر اور آپ پر نظر رکھنی شروع کر دی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ
رابن جیسا آدمی آپ کو ہلاک کرنا تو کیا آپ کو چھو بھی نہیں سکے گا
اور ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد جب آپ ٹائیگر کے ساتھ لارڈ
ڈیمرے کے پیلس میں گئے تو میں چونک پڑا۔ تب مجھے یقین ہو گیا
کہ آپ یقیناً کسی اہم مشن پر یہاں پہنچے ہیں۔ میں نے سائنسی
آلات سے آپ کی نگرانی کی اور پھر مجھ پر ساری حقیقت واضح ہو
گئی کہ آپ لارڈ ڈیمرے سے جو اصل میں لارڈ کراسٹن تھا بلیک
ڈائمنڈ حاصل کرنے آئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ لارڈ کراسٹن آپ
کو بلیک ڈائمنڈ چوری ہونے کے بارے میں بتاتا اس کے ایک
آدمی نے لارڈ کراسٹن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور آپ وہاں سے
نکل کر یہاں پہنچ گئے"...... ٹرومین نے کہا۔
"یہ سب تم تو ایسے بتا رہے ہو جیسے تم ہمارے ساتھ ساتھ
تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹرومین کی باتیں سن

کر ٹائیگر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"میں نے کہا ہے نا کہ میں جدید سائنسی آلات اور ایک
سیٹلائٹ سسٹم سے آپ کی نگرانی کر رہا تھا۔ میں آپ کو نہ صرف
اس سسٹم کے تحت لائیو دیکھ سکتا تھا بلکہ آپ کی باتیں بھی سن سکتا
تھا"...... ٹرومین نے کہا۔
"کیا بات ہے۔ لگتا ہے تم نے سائنسی میدان میں خاصی ترقی
کر لی ہے جو ایک آدمی کو لائیو مانیٹر بھی کر سکتے ہو اور اس کی
باتیں بھی سن سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ یہ میرے ایک دوست سائنس دان کا کمال ہے۔
اس نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کا لنک ایکریمیا کے کسی
بھی سیٹلائٹ سے کیا جا سکتا ہے اور پھر اس مشین کے کمپیوٹر میں
اگر کسی انسان کا ڈیٹا فیڈ کر دیا جائے۔ میرا مطلب ہے اس آدمی کا
قد کاٹھ، اس کا رنگ، اس کے چلنے پھرنے اور بولنے کا انداز تو
مشین کمپیوٹر تیزی سے اس آدمی کو ٹریس کر لیتا ہے چاہے وہ دنیا
کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ ہو اور پھر سیٹلائٹ اور اس مشین
کے ذریعے نہ صرف اس آدمی کو لائیو مانیٹر کیا جا سکتا ہے بلکہ اس
کی آواز بھی سنی جا سکتی ہے"...... ٹرومین نے کہا۔
"تو تم نے میرا سارا ڈیٹا اس کمپیوٹرائزڈ مشین میں فیڈ کر رکھا
ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں"...... ٹرومین نے مسکرا کر کہا۔

"پھر تم یہ تو نہ کہو کہ تم میری نگرانی کر رہے تھے صاف لفظوں میں بولو کہ تم پھوہڑ اور شکی مزاج بیویوں کی طرح میری جاسوسی کر رہے تھے"...... عمران نے کہا تو ژرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"نہیں۔ میں آپ کا بہت بڑا قدر دان ہوں عمران صاحب۔ مجھے اس بات کا پتہ چلے کہ آپ ایکریمیا میں ہیں اور میں آپ کی حفاظت کا انتظام نہ کروں یہ کیسے ممکن ہے"...... ژرومین نے کہا۔

"تو تم مجھے میری حفاظت کے لئے مانیٹر کر رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں یہ سب خاموشی سے کرنا چاہتا تھا۔ میں اس وقت تک خاموشی سے انتظار کرتا جب تک آپ کسی سخت مشکل میں نہ پڑ جاتے۔ ایسی صورت میں مجھے آپ کے لئے حرکت میں آنا پڑتا اور میں آپ کو مشکل سے نکالنے یا پھر آپ کو یقینی موت سے بچانے کے لئے ہر وقت تیار تھا"...... ژرومین نے کہا۔

"لیکن اس وقت تو ایسی کوئی سچویشن نہیں ہے۔ نہ میں کسی مشکل میں ہوں اور نہ ہی مجھے موت کا خطرہ ہے پھر اس طرح تمہارا اچانک سامنے آنا میرے لئے حیرت کا باعث نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ آپ دونوں اس وقت اسی صورتحال کا شکار ہیں تو"...... ژرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے تمہیں مجھے مدلل پروف دینا ہوگا"...... عمران نے جواب دیا تو اس کے مدلل پروف کہنے پر ژرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"سب سے پہلا پروف تو یہ ہے کہ آپ جس بلیک ڈائمنڈ کو تلاش کر رہے ہیں وہ ایکریمیا میں تو کیا دنیا کے کسی کونے میں بھی موجود نہیں ہے۔ بلکہ وہ آپ کی پہنچ سے اتنا دور جا چکا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے"...... ژرومین نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ وفات پا چکا ہے"۔ عمران نے کہا تو ژرومین چونک پڑا۔

"وفات۔ میں سمجھا نہیں"...... ژرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو جاندار اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے اسے وفات پانا ہی کہتے ہیں اور وفات پانے والا جاندار اتنا دور چلا جاتا ہے کہ اس کی واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ تم کہہ رہے ہو کہ بلیک ڈائمنڈ مجھ سے اتنی دور جا چکا ہے جس کا میں سوچ بھی نہیں سکتا تو اس کا مطلب تو یہی ہوا نا کہ بے چارہ بلیک ڈائمنڈ وفات پا چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ژرومین ہنس پڑا۔

"بلیک ڈائمنڈ جاندار نہیں ہے جو وفات پا جائے گا لیکن اس کے باوجود میں یہی کہوں گا کہ بلیک ڈائمنڈ ایسی جگہ پہنچ چکا ہے جہاں سے اسے واپس لانا بہت ہی مشکل کام ہے یا آپ ایک مشن

دیتے ہیں نا کہ جوئے شیر لانا تو میں یہی کہوں گا کہ بلیک ڈائمنڈ جہاں ہے اسے وہاں سے واپس لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے''...... ٹرومین نے کہا۔

''کیوں۔ ایسی کون سی جگہ ہے جہاں سے بلیک ڈائمنڈ واپس نہیں لایا جا سکتا''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''سی ورلڈ''...... ٹرومین نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی چونک پڑا۔

''سی ورلڈ۔ کیا مطلب۔ یہ سی ورلڈ کیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ نام وہ پہلی بار سن رہا ہو۔

''بین الاقوامی مجرم تنظیم کنگز کی بنائی ہوئی ایک ایسی دنیا جو کرہ ارض کے کسی سمندر میں موجود ہے لیکن یہ سمندری دنیا کہاں اور کس سمندر میں ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا''...... ٹرومین نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر اس سمندری دنیا کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تو تم یہ سب کیسے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''سی ورلڈ کے بارے میں میرے پاس کچھ شواہد موجود ہیں جن سے یہ کنفرم ہوا ہے کہ واقعی دنیائے سمندر میں ایک ایسی مشینی دنیا موجود ہے جو سی ورلڈ کہلاتی ہے اور اس پر مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم کنگز کا ہولڈ ہے۔ اس سمندری دنیا کے فور کنگز ہیں جو سی ورلڈ کے کرتا دھرتا ہیں اور انہوں نے سی ورلڈ کو سائنسی ٹیکنالوجی سے

انتہائی طاقتور، فعال اور انتہائی خطرناک حد تک پاورفل کر رکھا ہے۔ فور کنگز کون ہیں ان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا البتہ اتنا ضرور پتہ چلا ہے کہ فور کنگز نے چار الگ الگ کیٹگریاں بنا رکھی ہیں جن میں ایک کنگ زمینی دنیا کو کنٹرول کرتا ہے۔ دوسرے کنگ کا کنٹرول اسکائی پر ہے جس میں خلائی نظام بھی آتا ہے۔ تیسرے کنگ کا دائرہ اختیار دنیا کے تمام ڈیزرٹس ہیں اور چوتھا کنگ جو ان تین کنگز کا بگ کنگ ہے سی کنگ ہے جس کا سمندری دنیا پر مکمل کنٹرول ہے۔ وہ اپنی سمندری دنیا میں رہ کر سمندری نظام اور سمندر میں دوڑنے والے دنیا کے بنائے ہوئے تمام سسٹم کو کنٹرول کرتا ہے اور ظاہر ہے سمندر میں دوڑنے والے دنیا کے سسٹم میں شپس، لانچیں، موٹر بوٹس، آبدوزیں اور بحری بیڑے سب شامل ہیں''...... ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا فور کنگز اپنی طاقت سے دنیا پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے''۔ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''جی ہاں۔ اب تک کی رپورٹس کے مطابق سی ورلڈ بنانے کا یہی مقصد ہے اور فور کنگز پوری دنیا کے تمام نظام کو چاہے وہ مشینی نظام ہو یا کمپیوٹرائزڈ نظام، سائنسی ٹیکنالوجی ہو یا اس کا تعلق دنیا کے کسی بھی شعبے سے ہو وہ سب کچھ اپنے کنٹرول میں کر کے دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ساری دنیا ان کے اشاروں پر ناچے اور انہیں ماسٹر پاور کا درجہ مل جائے۔ یہاں تک کہ سپر پاورز

بھی ان کی ماسٹر پاور کے سامنے سرنگوں ہو جائیں"...... ٹروممین نے کہا۔

"تو کیا فور کنگز سی ورلڈ میں ہی رہتے ہیں اور وہیں سے ان تمام سیٹ اپ کو کنٹرول کرتے ہیں جن کے بارے میں تم نے تفصیل بتائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں کہ فور کنگز کہاں رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سب کچھ اپنی مخصوص دنیا سے ہی کنٹرول کرتے ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے جو کیٹگریاں بنا رکھی ہیں ان کے تحت انہوں نے اپنی الگ الگ دنیا بنا رکھی ہو۔ زمینی نظام کنٹرول کرنے والا کنگ جو ارتھ کنگ کہلاتا ہے وہ دنیا کے ہی کسی حصے میں موجود ہو۔ ڈیزرٹ کنگ کسی ڈیزرٹ میں ہو اور اسکائی کنگ آسمان کی دنیا میں کہیں چھپا ہوا ہو۔ بہرحال یہ طے ہے کہ سی ورلڈ کا بگ کنگ جو سی کنگ ہے وہ اسی مشینی اور کمپیوٹرائزڈ دنیا میں ہی رہتا ہے"...... ٹروممین نے کہا۔

"اور کیا معلومات ہیں تمہارے پاس سی ورلڈ کے بارے میں"۔ عمران نے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"بہت سی معلومات ہیں لیکن یہ ساری معلومات محض کنگز سینڈیکیٹ سے متعلق ہیں۔ ان معلومات سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ سی ورلڈ کہاں ہے اور سی ورلڈ کے کنگز کون ہیں یا ان تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے"...... ٹروممین نے کہا۔

"چلو جو معلوم ہے وہی بتا دو۔ بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے اگر ہمیں ان کنگز تک پہنچنا پڑے گا تو ان تک پہنچنے کے لئے راستے ہم خود بنا لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجرم تنظیم کنگز سربراہان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے ان میں سے ایک کنگ کا تعلق ایکریمیا سے ہے دوسرا کرانس سے تعلق رکھتا ہے۔ تیسرا کنگ کارمن سے اور چوتھا کنگ روسیاہ کا ہے۔ ان چاروں کنگز کے بارے میں جو معلومات میں نے حاصل کی تھیں ان سے یہ پتہ چلا تھا کہ یہ چاروں ایکریمیا میں اکٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے ایکریمیا کے شہر اوسلو میں کنگز سینڈیکیٹ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ سینڈیکیٹ چونکہ لارڈز کا سینڈیکیٹ تھا اس لئے ان کے جرائم شروعات سے ہی بڑے اور انتہائی ہولناک تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے ایکریمیا کو ٹارگٹ بناتے ہوئے ایکریمیا کی چار بڑی ریاستوں میں اپنے نام کا ڈنکا بجایا تھا اور چاروں نے الگ الگ انتہائی بڑے پیمانے پر تباہ کاریاں اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ قتل و غارت کے ساتھ ساتھ لوٹ مار، غیر قانونی اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ سمیت یہ انسانی اسمگلنگ میں بھی سب سے آگے تھے۔ بہت کم وقت میں پورے ایکریمیا میں کنگز سینڈیکیٹ کا نام دہشت کی علامت بن گیا۔ یہ سینڈیکیٹ دہشت اور خوف کی علامت بن کر ایکریمیا میں اس تیزی سے ابھرا کہ اس کے سامنے بڑے بڑے سینڈیکیٹ، مجرم تنظیمیں، غنڈوں اور

بدمعاشوں کے قد چھوٹے پڑ گئے۔ کنگز سینڈیکیٹ کے نام سے نہ صرف مجرم تنظیمیں بلکہ ایکریمین سرکاری ایجنسیوں کی بھی راتوں کی نیندیں اور دن کا چین غارت ہو گیا تھا۔ کنگز سینڈیکیٹ خاص طور پر ایکریمین ایجنسیوں اور ایجنٹوں کے خلاف کام کرتی تھی اور جو ایجنسی یا ایجنٹ ان کے خلاف کام کرنے کا سوچتا بھی تھا کنگز سینڈیکیٹ کے ارکان اسے پوری قوت اور طاقت سے کچل کر رکھ دیتے تھے۔ بہرحال جتنے کم وقت میں کنگز سینڈیکیٹ نے ایکریمیا میں اپنی دھاک بٹھائی تھی اس سے بھی کم وقت میں اس کا سیٹ اپ یورپ، کرانس اور کئی افریقی ممالک تک پھیل گیا اور پھر اس کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پہنچ گیا۔ ایشیائی ممالک کو چھوڑ کر دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں کنگز سینڈیکیٹ کا نیٹ ورک موجود نہ ہو۔ جس تیزی سے کنگز سینڈیکیٹ نے دنیا میں اپنی طاقت کا سکہ جمایا تھا اسی تیزی سے اچانک کنگز سینڈیکیٹ کا نیٹ ورک سکڑنا شروع ہو گیا۔ ایکریمین اور غیر ملکی ایجنسیوں کو ایسی معلومات ملنا شروع ہو گئیں کہ کنگز سینڈیکیٹ نے نہ صرف دنیا سے اپنا نیٹ ورک ختم کرنا شروع کر دیا ہے بلکہ اس کے بڑے بڑے اور طاقتور گروپس بھی غائب ہوتے جا رہے ہیں جو کرمنل ایکٹوٹیز کرتے تھے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ کنگز سینڈیکیٹ کا نام پوری دنیا سے ختم ہو گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کنگز سینڈیکیٹ کا پوری دنیا سے وجود ہی ختم ہو گیا ہو۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں کنگز سینڈیکیٹ کا

ایک بھی سیٹ اپ موجود نہ تھا۔ سب کچھ اچانک اور تیزی سے ختم کر دیا گیا تھا۔ کئی سال گزر گئے لیکن کنگ سینڈیکیٹ کی طرف سے ایک معمولی سی بھی ایکٹویٹی سامنے نہ آئی تو ایکریمیا اور ان ممالک نے سکھ کا سانس لیا کہ کنگز سینڈیکیٹ جس تیزی سے ابھری تھی اسی تیزی سے نامساعد حالات نے انہیں زوال پذیر کر دیا ہے اور اب دنیا میں کہیں بھی کنگز سینڈیکیٹ کا نام موجود نہیں ہے۔ اس سارے واقعے میں جو سب سے حیرت انگیز بات تھی وہ یہ تھی کہ جیسے جیسے کنگز سینڈیکیٹ کا نام غائب ہوتا جا رہا تھا ویسے ہی دنیا کے بڑے بڑے نامور اور انتہائی بہترین دماغ بھی غائب ہوتے جا رہے تھے جن میں نامور سائنس دان، انجینئرز، ٹیکنیشنز، ماہر معدنیات، ماہر ارضیات، ماہر موسمیات، ماہر فلکیات اور ماہر نباتات سے لے کر ماہر بحر و بر اور نجانے کون کون سے ماہرین شامل تھے اور ان میں ایسی بے شمار شخصیات تھیں جو اپنے شعبے میں انتہائی نامور تھیں۔ انہیں تلاش کرنے کے لئے پوری دنیا کی ایجنسیاں اور ایجنٹ متحرک تھے لیکن آج تک ان میں سے کسی ایک کا بھی سراغ نہ مل سکا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ سلسلہ بھی رک گیا۔ اس دوران کنگز سینڈیکیٹ کا نام ہی دنیا سے ناپید ہو گیا۔ چند ماہ قبل میں ایک مجرم کی تلاش میں جزیرہ ہوائی کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں میری لانچ خراب ہو گئی۔ لانچ پر میں اکیلا تھا۔ سمندر کے جس حصے میں لانچ کا انجن بند ہوا تھا وہاں پانی کا بہاؤ تیز تھا جو لانچ کو دھکیلتا ہوا جزیرہ ہوائی سے

دور لے گیا۔ میں کئی روز اس لانچ میں سمندر میں پھنسا رہا۔ وہاں دور نزدیک میری مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میں نے جو لانچ رینٹ پر لی تھی اس میں کھانے پینے کا سامان وافر مقدار میں موجود تھا اس لئے میری لائف سیف رہی۔ مجھے کھانے اور پینے کا کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ میں نے بے حد کوشش کی تھی کہ کسی طرح سے لانچ کا انجن ٹھیک کر سکوں لیکن میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ خیر تین دن اور چار راتیں میری لانچ سمندری بہاؤ پر بہتی رہی اور پھر چوتھے دن جب میں جاگا تو میری لانچ رکی ہوئی تھی۔ میں کیبن سے نکل کر باہر آیا تو یہ دیکھ کر میں حیران بھی ہوا اور پریشان بھی کہ میری لانچ ایک جزیرے کے ساحل پر رکی ہوئی تھی۔ ساحل زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن جنگلی حیات سے بھرا ہوا تھا۔ سارے جزیرے پر جنگل ہی جنگل پھیلا ہوا تھا۔ اس جزیرے کی زمین کا شاید ہی ایسا کوئی حصہ ہو جہاں سبزہ موجود نہ تھا۔ میرے لئے یہ خوشی کی بات تھی کہ میں سمندر سے نکل کر زمین کے کسی حصے تک پہنچ تو گیا تھا چاہے وہ جزیرہ ہی سہی۔ میں لانچ سے باہر آیا تو مجھے لانچ کے پاس ایک ٹوٹی پھوٹی کشتی دکھائی دی۔ کشتی کی حالت انتہائی ناگفتہ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کشتی بھی میری لانچ کی طرح سمندری لہروں پر بہتی ہوئی اس طرف آ گئی ہو۔ کشتی خالی نہیں تھی۔ اس کشتی میں ایک بوڑھا آدمی انتہائی ابتر حالت میں پڑا ہوا تھا۔ اس آدمی کی حالت ایسی تھی جیسے وہ کئی روز سے بھوکا پیاسا ہو

اور مسلسل سمندر میں بہتا رہا ہو۔ میں لانچ سے اتر کر اس کشتی میں گیا اور جب میں نے اس آدمی کو چیک کیا تو مجھے اطمینان ہو گیا۔ اس آدمی کی حالت خراب تھی لیکن وہ زندہ تھا۔ اس کی نبض بہت دھیمی رفتار سے چل رہی تھی اور دل کی دھڑکن بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اسے فوری طبی امداد کی ضرورت تھی۔ میں اسے اٹھا کر لانچ میں لایا اور پھر میں نے اس کا لانچ میں موجود فرسٹ ایڈ باکس سے علاج کرنا شروع کر دیا۔ اس کی طبیعت سمندر میں زیادہ دن رہنے اور بھوک پیاس کی وجہ سے خراب ہوئی تھی۔ میرے علاج کرنے سے اس کی حالت سنبھلنے لگی اور آخر دو روز بعد اسے ہوش آ گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو وہ خود کو زندہ پا کر بے حد خوش ہوا"...... ٹرومین نے کہا اور یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"بس ختم ہو گئی کہانی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی باقی ہے"...... ٹرومین نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کون تھا وہ آدمی اور وہ سمندر میں اس کشتی پر اس جزیرے پر کیسے پہنچا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ اس آدمی کے بارے میں جب سنیں گے کہ وہ کون تھا تو حیران رہ جائیں گے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تمہاری کہانی سن کر میں پہلے ہی حیران ہو رہا ہوں۔ اس آدمی کا سن کر اگر حیرانی اور بڑھ جائے گی تو اس میں حیرت کی کون

کی بات ہے"...... عمران نے کہا تو ٹرومین ہنس پڑا۔

"اس آدمی کا نام ڈاکٹر سٹیفن ہیلسٹ تھا"...... ٹرومین نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ یہ نام بتا کر عمران کے چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہتا ہو۔

"ڈاکٹر سٹیفن ہیلسٹ۔ اوہ یہ تو شاید ایکریمین سائنس دان ہے جس نے آج سے بارہ سال قبل ایکریمیا میں پہلی بار سپرسانک میزائل متعارف کرائے تھے اور یہ دنیا کے تیز ترین اور انتہائی طاقتور میزائل تھے جو دس ہزار کلو میٹر تک مار کر سکتے ہیں"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ وہی سائنس دان ہیں"...... ٹرومین نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ سائنس دان تو دس سال قبل ایکریمیا سے غائب ہو گیا تھا۔ جس کی تلاش کے لئے ایکریمین ایجنسیوں نے پوری دنیا کا سرچ کیا تھا اور دنیا کا شاید ہی کوئی حصہ ایسا ہو جہاں ایکریمین ایجنسیاں اس سائنس دان کی تلاش کے لئے نہ پہنچی ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ڈاکٹر ہیلسٹ دنیا میں ہوتے تو ایکریمین ایجنسیاں انہیں تلاش کر لیتیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اگر ڈاکٹر ہیلسٹ دنیا میں نہیں تھے تو کہاں تھے اور وہ اس طرح ایک عام سی کشتی میں اس جزیرے تک کیسے پہنچ

گئے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اس ساری کہانی کا اصل کردار ہے جس کے ذریعے مجھے کنگز سینڈیکیٹ کے سی ورلڈ کا علم ہوا ہے"...... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تمہارا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ڈاکٹر ہیلسٹ کو کنگز سینڈیکیٹ نے اغوا کیا تھا اور وہ اتنا عرصہ سی ورلڈ میں تھے"۔ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"جی ہاں۔ ڈاکٹر ہیلسٹ ان سائنس دانوں میں سے ایک تھے جنہیں کنگز سینڈیکیٹ نے سی ورلڈ بنانے کے لئے اغوا کیا تھا۔ ان جیسے بے شمار سائنس دان اور ایکسپرٹس کنگز سینڈیکیٹ کے غلام بنے ہوئے تھے جو فور کنگز کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں ایک ایسی دنیا بنا رہے تھے جس کے بارے میں ارضی دنیا کا کوئی فرد کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ڈاکٹر ہیلسٹ نے سی ورلڈ بنانے میں کنگز سینڈیکیٹ کے ساتھ مجبوری کے عالم میں کام کیا تھا۔ جو بھی فور کنگز کے ساتھ کام کرنے سے انکار کرتا تھا فور کنگز اسے اذیتناک تشدد کا نشانہ بناتے تھے اور پھر بھی اگر کوئی ان کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیتا تو فور کنگز اسے بھیانک موت سے ہمکنار کر دیتے تھے۔ ڈاکٹر ہیلسٹ نے بھی شدید اور اذیت ناک تشدد کے بعد ان کے لئے کام کرنے کی حامی بھری تھی اور انہوں نے اپنی زندگی کے دس سال فور کنگز کے لئے وقف کر دیے تھے۔ سی ورلڈ بنانے میں ڈاکٹر ہیلسٹ کا

بہت بڑا ہاتھ تھا اور فور کنگز کو سی ورلڈ بنانے میں جو کامیابی ملی تھی اس میں ڈاکٹر ہیلسٹ جیسے بے شمار ذہین افراد کا ہاتھ تھا جو دس سال اور اس کے بعد کے عرصے میں پراسرار طور پر غائب ہوئے تھے اور ان کا آج تک کوئی نشان نہ مل سکا تھا"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فور کنگز نے اپنی نئی سمندری دنیا آباد کرنے کے لئے اپنا سینڈیکیٹ سمیٹا تھا اور دنیا سے اپنا سینڈیکیٹ ختم کرنے کے ساتھ ساتھ وہ دنیا کے بہترین سائنس دان اور بہترین دماغ کے مالک افراد کو اغوا کر رہے تھے تاکہ ان کی مدد سے وہ اپنے لئے سمندری دنیا آباد کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ چونکہ ڈاکٹر ہیلسٹ فور کنگز کے فیورٹ تھے اور سی ورلڈ کی تیاری میں ڈاکٹر ہیلسٹ کا عمل دخل زیادہ تھا اور ان کا اور فور کنگز کا ساتھ برسوں سے تھا اس لئے فور کنگز ان پر زیادہ اعتماد کرتے تھے اور سی ورلڈ کو مزید وسعت دینے اور طاقتور بنانے کے لئے ان سے ہی مشورے کئے جاتے تھے۔ یہ ڈاکٹر ہیلسٹ ہی تھے جنہوں نے سی ورلڈ کے لئے ایک ایسا سائنسی ہتھیار تیار کیا تھا جسے لیزر گن کہا جاتا ہے۔ یہ لیزر گن ایک سیٹلائٹ پر نصب ہے جسے کسی بڑی دوربین جیسا بنایا گیا ہے۔ بظاہر دوربین دکھائی دینے والا یہ ہتھیار انتہائی تباہ کن ہے۔ اس گن سے شمسی توانائی اور خاص طور

پر روشنی کو منعکس کر کے لیزر کی شکل میں دنیا کے کسی بھی حصے پر فائر کیا جا سکتا ہے اور یہ لیزر دائرے کی شکل میں جس ملک کے جس حصے پر پڑتی ہے اسے ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اس کی مثال اس عدسے جیسی ہے جسے اگر دھوپ میں مخصوص پوائنٹ پر رکھا جائے تو اس سے روشنی کی باریک سی لکیر منعکس ہوتی ہے اور اس کے سرے پر آنے والی چیز ایک لمحے میں آگ پکڑ لیتی ہے۔ لیزر گن چونکہ محدود سرکل بناتی ہے اور اس سے کسی بڑے شہر یا علاقے کو جلا کر راکھ نہیں بنایا جا سکتا اس لئے فور کنگز اس ہتھیار سے پوری دنیا پر اپنی دہشت نہیں بٹھا سکتے تھے۔ انہیں ایک ایسی گن چاہئے تھی جس کا سرکل وسیع ہو اور جس سے کسی ملک کے بڑے شہر پر سرکل رینج میں فائر کیا جا سکے اور وہ شہر لمحوں میں جل کر راکھ ہو جائے۔ سی ورلڈ کے سائنس دانوں خاص طور پر ماہر فلکیات اور ڈاکٹر ہیلسٹ کی تحقیق کے مطابق اس گن میں عدسوں کی جگہ اگر بلیک ڈائمنڈز فکسڈ کر دیئے جائیں تو ان کی مدد سے روشنی کی طاقت کو نہ صرف ہزاروں گنا بڑھایا جا سکتا ہے بلکہ اس سے زمین کے کسی بھی حصے کو ٹارگٹ کر کے ایک بڑا سرکل بھی بنایا جا سکتا ہے اور اس سرکل میں آنے والی ہر چیز لمحوں میں جلا کر بھسم بھی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ فور کنگز نے فوری طور پر بلیک ڈائمنڈز کی تلاش شروع کرا دی۔ یہ خاص قسم کا بلیک ڈائمنڈز جنہیں عام طور پر گرے والٹ کہا جاتا ہے نجانے کہاں اور کس کے پاس موجود تھے۔ کنگز

سینڈیکیٹ نے پوری دنیا میں اپنے ایجنٹوں کا جال پھیلا دیا اور پھر بڑے پیمانے پر بلیک ڈائمنڈز کی تلاش شروع کر دی گئی اور پھر فور کنگز کو علم ہو گیا کہ بلیک ڈائمنڈز کہاں موجود ہیں۔ انہوں نے بلیک ڈائمنڈز کے حصول کے لئے سر توڑ کوششیں کیں اور آخر کار بلیک ڈائمنڈز ان کے پاس پہنچ گئے"...... فرومین نے کہا۔

"بلیک ڈائمنڈز۔ تمہارا مطلب ہے کہ گرے والٹ ایک سے زائد ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"گرے والٹ کا تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن ڈاکٹر ہیلسٹ کے کہنے کے مطابق سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز لائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بلیک ڈائمنڈ ڈاکٹر ہیلسٹ کو دکھایا گیا تھا جسے دیکھ کر ڈاکٹر ہیلسٹ نے تصدیق کر دی تھی کہ وہ گرے والٹ ہے۔ دوسرے ڈائمنڈ کے بارے میں ڈاکٹر ہیلسٹ کو کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ ان سے صرف یہی کہا گیا تھا کہ ان کے پاس دو بلیک ڈائمنڈز ہیں"...... فرومین نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سے جو گرے والٹ غائب ہوا تھا اور جس کے لئے ایکریمیا میں بارہ افراد کو ہلاک کیا گیا تھا وہ بلیک ڈائمنڈ ایکریمیا میں نہیں بلکہ سی ورلڈ میں پہنچ چکا ہے"...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے میں آپ کے پاس آیا تھا کہ آپ کو اس حقیقت سے آگاہ کر سکوں تاکہ آپ ایکریمیا میں فضول بھاگ دوڑ

نہ کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں"...... فرومین نے کہا۔

"اگر بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ میں ہے اور ڈاکٹر ہیلسٹ بھی عرصہ دس بارہ سالوں سے وہاں موجود تھے تو پھر وہ ایک پرانی کشتی میں اور انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں اس جزیرے تک کیسے پہنچ گئے جہاں تم پہنچے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ہیلسٹ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بہ امر مجبوری فور کنگز کے لئے کام کر رہے تھے لیکن ان کی یہ شدید خواہش تھی کہ وہ کسی طرح سے سی ورلڈ سے فرار ہو جائیں۔ وہ سمندر کے کس حصے میں تھے اور دنیا کے کون سے سمندر میں تھے یہ وہ نہیں جانتے تھے لیکن انہیں چونکہ وہاں رہتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا تھا اور انہیں یہ معلوم تھا کہ سی ورلڈ سمندر میں کتنی گہرائی میں بنایا گیا ہے اور اس کے خدوخال کیا ہیں اس لئے وہ وہاں سے ہر وقت فرار ہونے کا بھی پروگرام بناتے رہتے تھے۔ سمندری دنیا سے نکلنے کے لئے انہیں بہت کچھ کرنے کی ضرورت تھی اس لئے وہ فور کنگز کے لئے کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی حفاظت اور سی ورلڈ سے فرار ہونے کے لئے اور سمندر میں زندہ رہنے کے لئے بھی خفیہ ایجادات کر رہے تھے۔ انہوں نے طویل عرصہ اور سخت محنت کے بعد چند ایسے کیمیکلز اور ادویات بنا لی تھیں جن کے استعمال سے وہ دیر تک سمندر میں بھی رہ سکتے تھے اور اپنی بھوک پیاس پر بھی قابو پا سکتے تھے۔

ان کے لئے یہ بہت ضروری تھا کہ وہ اپنے جسم پر ایسے کیمیکلز لگائیں جن سے انہیں کئی روز تک سمندر کے کھارے پانی میں رہنے کے باوجود کوئی نقصان یا کوئی انفیکشن نہ ہو۔ اس کے علاوہ اگر وہ پانی کی گہرائی میں بھی رہیں تو انہیں آکسیجن ملتی رہے۔ اس کے علاوہ انہیں طویل عرصے تک پانی کے اندر زندہ رہنے کے لئے ایسی خوراک کی بھی ضرورت تھی جو ان کے جسمانی نظام کو ایکٹو رکھ سکے۔ جب وہ یہ سب کیمیکلز اور ادویات بنانے میں کامیاب ہو گئے تو انہوں نے راہ فرار اختیار کرنے میں دیر نہ لگائی اور ایک روز اپنا مخصوص سامان لے کر سی ورلڈ سے نکل گئے۔

سمندر کی گہرائی میں تیرنا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ انہوں نے ایک ایسا گلوب ہیلمٹ بنایا تھا جسے سر پر چڑھا کر وہ اس کے ذریعے پانی کے اندر کئی روز تک سانس لے کر آکسیجن حاصل کر سکتے تھے۔ خطرناک سمندری حیات سے بچنے کے لئے انہوں نے اپنے جسم اور لباس پر ایسے کیمیکلز لگا لئے تھے جن کی بو سے خطرناک سے خطرناک آبی جانور بھی ان کے نزدیک نہ آ سکتا تھا اور بھوک پیاس مٹانے کے لئے بھی انہوں نے خصوصی ادویات بنائی تھیں۔ گہرائی میں سمندر کے پانی کے دباؤ سے بچنے کے لئے بھی انہوں نے خصوصی انتظامات کئے تھے اور پھر وہ خفیہ طریقے سے فورٹنگز کی سمندری دنیا سے نکل آئے۔ انہیں کئی روز سمندر کی گہرائی میں ہی گزارنے پڑے تھے۔

انہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ ان کا سی ورلڈ سے غائب ہونے کا سن کر فورٹنگز پاگل ہو جائیں گے اور سی ورلڈ کی فورس ان کی تلاش میں نکل کھڑی ہو گی۔ وہ زیادہ دور نہ جا سکیں گے اور سی فورس انہیں آسانی سے سمندر میں تلاش کر لے گی اس لئے انہوں نے اس کا بھی بھرپور انتظام کیا تھا۔ انہوں نے اپنے جسم پر جو کیمیکلز لگائے تھے ان میں ایسی خاصیت موجود تھی کہ انہیں کسی بھی سائنسی آلے سے تلاش نہیں کیا جا سکتا تھا اور ان کے پاس ایک ایسا سائنسی آلہ بھی موجود تھا جس سے ایسی شعاعیں نکلتی تھیں کہ جب تک کوئی انسان ان کے قریب چند فٹ کے سرکل میں نہ آ جائیں انہیں دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

ڈاکٹر ہیلسٹ نے جو انتظامات کئے تھے وہ ان کے لئے سی ورلڈ سے فرار ہونے کے لئے کافی تھے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے تھے لیکن ان کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ سمندر کی تھی۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس سمندر میں ہیں اور ارضی دنیا سے کتنی دور ہیں۔ جب تک وہ سمندر میں رہے انہوں نے اپنی ایجادات پر اکتفا کیا اور انہی ایجادات کے بل پر آگے بڑھتے رہے۔ ان سے جس قدر ممکن ہو سکتا تھا سفر کرتے تھے اور باقی وقت سمندر کی گہرائی میں آرام کرتے تھے۔ سننے میں یہ سب باتیں عجیب اور حیرت انگیز ضرور ہیں لیکن چونکہ ڈاکٹر ہیلسٹ ایک سائنس دان تھے اور انہوں نے طویل جدوجہد اور محنت سے راہ فرار اختیار

کرنے کے لئے ایجادات کی تھیں اور پھر راہ فرار اختیار کی تھی اس لئے ان کے لئے کافی حد تک مشکلات کم ہو گئی تھیں۔ ان کے کہنے کے مطابق وہ دس روز تک سمندر کی گہرائی میں رہے تھے اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ سی ورلڈ سے بہت دور نکل آئے ہیں تو وہ سطح سمندر پر آ گئے۔

سطح سمندر پر آنے پر انہیں یہ دیکھ کر انتہائی مایوسی ہوئی کہ دور دور تک نہ کوئی خشکی تھی اور نہ ہی کوئی ایسی جگہ جہاں وہ سمندر سے نکل کر ستا سکتے۔ سمندر میں کوئی شپ، لانچ یا موٹر بوٹ بھی موجود نہ تھی۔ وہ چند گھنٹوں تک سطح پر تیرتے رہے اس کے بعد سمندری لہروں نے اچانک شدت اختیار کرنی شروع کر دی۔ وہ سمندری لہروں کے ساتھ بہتے چلے گئے۔ تیز اور شدید ہوائیں طوفان کا روپ اختیار کر رہی تھیں۔ ڈاکٹر ہیلسف نے خود کو قدرت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور طوفانی لہروں نے انہیں سمندر میں اٹھا اٹھا کر پٹخنا شروع کر دیا۔ پانی میں رہنے اور آکسیجن کے ساتھ ساتھ بھوک پیاس مٹانے کے لئے تو انہوں نے کیمیکلز اور ادویات ایجاد کر لی تھیں لیکن طوفانی سمندر کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔

جب سمندری لہروں نے انہیں بری طرح سے اچھالنا اور پٹخنا شروع کیا تو ان کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب انہیں ہوش آیا تو وہ سطح سمندر پر ہی تیر رہے تھے۔ طوفانی

لہروں نے انہیں نجانے کہاں سے کہاں لا پھینکا تھا اور وہ کب تک بے ہوش رہے تھے اس کا بھی انہیں کوئی اندازہ نہ تھا۔ سمندر کے جس حصے میں انہیں ہوش آیا تھا وہاں پانی کا بہاؤ تیز نہ تھا۔ وہ چونکہ سطح پر تھے اس لئے انہیں قریب ہی ایک پرانی کشتی لہروں پر ڈولتی ہوئی مل گئی۔

کشتی دیکھ کر وہ تیر کر فوراً اس تک پہنچے اور پھر وہ اس کشتی میں سوار ہو گئے۔ ان کے پاس کھانے پینے کی کمی پوری کرنے والی جو ادویات تھیں وہ سمندری طوفان کی نذر ہو گئی تھیں اور ان کے ان کیمیکلز کی بوتلیں بھی ان کی جیبوں سے نکل گئی تھیں جو انہیں سمندری پانی کے انفکیشن اور ماحولیاتی اثرات سے محفوظ رکھ سکتی تھیں۔ انہوں نے آکسیجن حاصل کرنے کے لئے جو ہیلمٹ نما گلوب سر پر پہنا ہوا تھا اس میں بھی کوئی فالٹ آ گیا تھا جس سے انہیں سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی لیکن قدرت کو چونکہ ان کی زندگی مقصود تھی اس لئے انہیں کشتی مل گئی تھی اور وہ اس کشتی میں آ بیٹھے تھے۔ کشتی میں آنے کے بعد انہوں نے ایک بار پھر خود کو قدرت کے حوالے کر دیا۔

چونکہ ان کے پاس بھوک پیاس مٹانے والی گولیاں ختم ہو گئی تھیں اس لئے انہیں بھوک اور پیاس نے نڈھال کرنا شروع کر دیا۔ پھر ان کے کہنے کے مطابق انہیں یہ بھی یاد نہیں کہ وہ کب بے ہوش ہوئے تھے اور کشتی بہتی ہوئی کب اس جزیرے کے کنارے

آن پہنچی تھی جہاں میں موجود تھا''...... ٹرومین نے کہا اور یہ سب بتا
کر وہ خاموش ہو گیا۔

''اور اس کے ساتھ ہی کہانی ختم شد''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ یہ ڈاکٹر ہیلسٹ کی کہانی تھی کہ وہ کس طرح سی
ورلڈ سے فرار ہوئے تھے اور کس طرح مجھ تک پہنچے تھے۔ میں نے
چونکہ ان کی جان بچائی تھی اور اس جزیرے پر ان کے ساتھ صرف
میں تھا اور کوئی نہ تھا اس لئے ہم دونوں میں دوستی ہو گئی اور انہوں
نے مجھے یہ سب کچھ بتا دیا جو میں نے آپ کو بتایا ہے''...... ٹرومین
نے کہا۔

''تمہاری لانچ خراب ہو گئی تھی پھر تم وہاں سے ڈاکٹر ہیلسٹ
کے ساتھ کیسے نکلے اور واپس کیسے آئے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اور ڈاکٹر ہیلسٹ نے اس جزیرے پر کئی روز
گزارے تھے۔ اس جزیرے سے دور ہمیں بہت سے شپس آتے
جاتے دکھائی دیتے تھے اور بہت سے ایئر پلین بھی اس جزیرے کی
بلندیوں سے گزرتے تھے۔ میں اور ڈاکٹر ہیلسٹ انہیں اپنی موجودگی
کا احساس دلانے اور مدد کے لئے جگہ جگہ گیلی لکڑیاں جلا دیتے تھے
تاکہ ہر طرف دھواں پھیل جائے اور اس دھوئیں کو دیکھ کر کوئی ہماری
مدد کو پہنچ جائے مگر......'' ٹرومین نے کہا اور کہتے کہتے خاموش ہو
گیا۔

''مگر کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم جس جزیرے پر تھے وہاں زہریلے سانپوں کی کوئی کمی نہ
تھی۔ میں اور ڈاکٹر ان زہریلے سانپوں سے بچنے کے لئے جو ممکنہ
اقدامات کر سکتے تھے کرتے رہے لیکن ایک روز ڈاکٹر ہیلسٹ ایک
زہریلے سانپ کا شکار ہو گئے۔ سانپ اس قدر زہریلا تھا کہ جیسے
ہی اس نے ڈاکٹر ہیلسٹ کو کاٹا ڈاکٹر ہیلسٹ کی حالت غیر ہو گئی۔
میں نے انہیں زہر کے اثر سے بچانے والے کئی اینٹی انجکشن لگائے
لیکن نجانے وہ کون سا سانپ تھا کہ ڈاکٹر ہیلسٹ پر کسی بھی انجکشن
کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا اور پھر ایک گھنٹے کے اندر اندر ڈاکٹر ہیلسٹ
ہلاک ہو گئے۔ ان کا جسم زہر کے اثر سے سیاہ ہو گیا تھا اور پھر
دیکھتے ہی دیکھتے ان کے جسم کا گوشت گلنے سڑنے لگا۔ ان کے
گلتے سڑتے جسم سے ایسی بو پھوٹنے لگی جس سے مجھے سانس لینا
بھی دشوار ہو گیا تھا۔ مجھے مجبوراً ڈاکٹر ہیلسٹ کی لاش کو وہاں فوراً
دفن کرنا پڑا۔ اب میں وہاں اکیلا تھا۔ میں ڈاکٹر ہیلسٹ کی اس
اندوہناک موت سے حقیقتاً ڈر گیا تھا۔ میں نے اگلی رات اپنی لانچ
میں ہی گزاری اور پھر شاید قدرت کو مجھ پر رحم آ گیا۔ جنگل میں
چونکہ میں نے کئی جگہوں پر آگ لگائی تھی اس کا دھواں دیکھ کر ایک
شپ میری مدد کے لئے پہنچ گیا''...... ٹرومین نے کہا۔

''چلو۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تمہاری مدد کے لئے کوئی شپ
وہاں پہنچ گیا تھا اور تمہاری جان بچ گئی ورنہ مجھ جیسا انسان ایک

بچے آدمی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے واقعی دوسری زندگی ملی ہے۔ ورنہ میں جس طرح اس جزیرے پر بے یار و مددگار پڑا ہوا تھا اگر وہ خطرناک سانپ مجھے بھی کاٹ لیتا تو میرا انجام بھی ڈاکٹر ہیلسٹ سے مختلف نہ ہوتا اور آپ کو بھی اس بات کا بھی پتہ نہ چلتا کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا اور میں دنیا سے کہاں غائب ہو گیا ہوں"...... ٹرومین نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت کا وقت معین ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ڈاکٹر ہیلسٹ کی زندگی اس وقت تک مقصود تھی جب تک وہ تمہارے پاس نہ پہنچ جاتا اور تمہیں سمندری دنیا کی حقیقت نہ بتا دیتا کیونکہ تمہارے ذریعے انسانیت دشمن عناصر کا یہ گھناؤنا کھیل دنیا تک پہنچنا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سبب پیدا کیا اور تمہارے واپس آنے کا انتظام کر دیا۔ وہ واقعی مسبب الاسباب ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ شپ مدد کے لئے واقعی اس وقت مجھ تک پہنچا تھا جب میرے لئے امید کی ساری کرنیں ختم ہو چکی تھیں اور میرے ہر طرف موت کا اندھیرا چھا گیا تھا"...... ٹرومین نے کہا۔

"کب واپس آئے تھے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس جزیرے سے واپس آئے دو ہفتے ہو چکے ہیں"۔ ٹرومین نے کہا۔

"کیا تم نے اعلیٰ حکام کو ڈاکٹر ہیلسٹ اور سی ورلڈ کے بارے میں کچھ بتایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک سوائے آپ کے میں نے یہ باتیں کسی کو نہیں بتائی ہیں"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ یہ سب باتیں مجھے ڈاکٹر ہیلسٹ نے بتائی ہیں اور ان سب باتوں میں کتنی حقیقت ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ڈاکٹر ہیلسٹ کا جسم تو سانپ کے زہر سے گل سڑ چکا تھا اس لئے تم یہ بات ابھی ثابت نہیں کر سکتے تھے کہ تمہیں جزیرے پر واقعی ڈاکٹر ہیلسٹ ہی ملے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میرے لئے بھی ڈاکٹر ہیلسٹ کی باتیں ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ جس حالت میں مجھے ملے تھے اور ان کا دس سال سے بھی زیادہ عرصہ غائب رہنا جھوٹ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں نے ان کی باتوں پر یقین کر لیا لیکن ساتھ ہی میں نے اس بات کا بھی فیصلہ کیا کہ اس معاملے کی میں ذاتی طور پر تحقیقات کروں گا اور اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کروں گا کہ واقعی دنیائے سمندر میں کہیں سی ورلڈ موجود ہے اور اس پر فور کنگز کی حکومت ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"تو پھر کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک میں اس بات کا بھی پتہ نہیں چلا سکا ہوں کہ ڈاکٹر ہیلسٹ سمندر کی کس سمت سے اور کن کن راستوں یا آبنائے سے ہوتے ہوئے اس جزیرے تک پہنچے تھے۔ انہوں نے سمندر میں بھی طویل سفر کیا تھا۔ ان کے پاس مجھے ایسا کوئی سامان نہیں ملا تھا جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہو کہ سمندر میں انہوں نے اپنا سفر کہاں سے شروع کیا تھا"...... ٹرومین نے کہا۔

"ان کے پاس آکسیجن حاصل کرنے والا ہیلمٹ تھا وہ ملا تھا تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہیلمٹ کشتی میں موجود نہیں تھا بلکہ ڈاکٹر ہیلسٹ کے پاس کوئی بھی چیز موجود نہ تھی جس سے ان کی سچائی پر یقین کیا جا سکے۔ سمندری طوفان میں ان کا خاصا سامان بہہ گیا تھا۔ کشتی میں بھوکا پیاسا رہتے رہتے ان کی حالت خراب ہو گئی تھی اور وہ اپنا ذہنی توازن بھی کسی حد تک کھو بیٹھے تھے۔ اس وحشت کے عالم میں ان کا سامان کہاں محفوظ رہ سکتا تھا۔ جو ان کے لئے ناکارہ ہو چکا تھا"...... ٹرومین نے کہا۔

"یہ سب باتیں بھی تمہیں ڈاکٹر ہیلسٹ نے ہی بتائی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"جس وقت ڈاکٹر ہیلسٹ تمہیں ملے تھے اس وقت ان کی دماغی حالت کیسی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کی دماغی حالت اتنی اچھی نہیں تھی لیکن میرے علاج نے انہیں کافی حد تک نارمل کر دیا تھا اور اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ ڈاکٹر ہیلسٹ نے سی ورلڈ کے حوالے سے مجھے جو کچھ بتایا تھا وہ ان کی خرابی دماغ کا اختراع ہو سکتا ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر ہیلسٹ کا علاج کیا تھا تو وہ مکمل طور پر نارمل ہو گیا تھا تب اس نے پہلے میرے بارے میں پوچھا تھا۔ مجھ پر اعتماد کرنے کے بعد ہی اس نے مجھے یہ سب بتایا تھا"...... ٹرومین نے کہا۔

"تم نے اسے اپنے بارے میں کیا بتایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک ایجنسی سے ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"تم نے کہا اور اس نے یقین کر لیا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس چند وزیٹنگ کارڈز اور چند مخصوص کاغذات تھے جو میں اپنی سہولت کے لئے ساتھ لے گیا تھا تاکہ جزیرہ ہوائی کے راستے میں اگر کوسٹ گارڈز مجھ سے ٹکرائیں تو میں انہیں مطمئن کر سکوں۔ ڈاکٹر ہیلسٹ نے بھی وہی کاغذات دیکھ کر مجھ پر یقین کیا تھا"...... ٹرومین نے کہا۔

"او کے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے کہا۔

"جیسا آپ کہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"تمہاری باتیں سن کر اب یہ امکان تو ختم سمجھو کہ یہاں ہمیں بلیک ڈائمنڈ مل جائے گا۔ اگر واقعی ڈاکٹر ہیلسٹ کے کہنے کے مطابق فور کنگز نے سی ورلڈ بنا لیا ہے اور وہاں حکمرانی کر رہے ہیں اور بلیک ڈائمنڈ ان کے پاس پہنچ گیا ہے تو پھر واقعی سی ورلڈ کو تلاش کرنا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ سی ورلڈ دنیا کے کس سمندر میں ہے اس وقت تک یہ بھی پتہ نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ سمندر کے کس حصے میں ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تم نے کہا ہے کہ ڈاکٹر ہیلسٹ کے کہنے کے مطابق سی ورلڈ مکمل ہو چکا ہے اور فور کنگز اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ وہ دنیا پر قبضے کا اعلان کر دیں تو اب تک انہوں نے ایسا کیا کیوں نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے بھی ڈاکٹر ہیلسٹ سے یہی سوال پوچھا تھا"۔ ٹرومین نے کہا۔

"تو کیا جواب دیا تھا ڈاکٹر ہیلسٹ نے"...... عمران نے کہا۔

"ان کا کہنا تھا کہ سی ورلڈ پر جو میزائل اسٹیشن بنائے گئے ہیں وہاں میزائلوں کو لانچروں میں ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے اور ان کے

رخ دنیا کے تقریباً تمام ممالک کی طرف کر دیئے گئے ہیں لیکن سی ورلڈ ان میزائلوں کے ساتھ ساتھ لیزر گن سے بھی دنیا پر اپنی طاقت کی دھاک بٹھانا چاہتا ہے۔ جس سیٹلائٹ پر لیزر گن نصب کی گئی ہے اس گن تک اب بلیک ڈائمنڈز پہنچانے باقی ہیں تاکہ اس گن پر عدسوں کی جگہ ان ڈائمنڈز کو لگایا جا سکے اور چونکہ یہ کام خلاء میں جا کر ہی ہو سکتا ہے اور فور کنگز سینڈیکیٹ کے پاس ایسی کوئی سہولت نہیں ہے کہ وہ خلاء میں جا کر لیزر گن میں بلیک ڈائمنڈز فکسڈ کر سکیں۔ سی ورلڈ کے سائنس دان اس پر کام کر رہے ہیں اور فور کنگز اس چکر میں ہیں کہ ناسا یا دنیا کے کسی حصے میں اگر کوئی خلائی جہاز حال میں خلاء میں جانے والا ہو تو اس خلائی جہاز پر قبضہ کر لیا جائے اور اسی خلائی جہاز میں سی ورلڈ کے سائنس دان خلاء میں جا کر خود بلیک ڈائمنڈز لیزر گن پر فکسڈ کر سکیں۔ میں نے واپس آ کر ناسا اور دیگر ممالک کے خلائی مرکزوں کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ بہت سے ممالک کے خلائی جہاز تیار ہو رہے ہیں لیکن ابھی ان جہازوں میں ایسا کوئی جہاز نہیں ہے جسے آنے والے آئندہ چند دنوں میں خلاء میں بھیجا جا رہا ہو۔ اس لئے جب تک کوئی خلائی جہاز پرواز کے لئے تیار نہیں ہو جاتا اس وقت تک سی ورلڈ کے لئے یہ مشکل ہو گا کہ وہ بلیک ڈائمنڈز اس سیٹلائٹ پر موجود لیزر گن پر فکسڈ کر سکیں جس سے وہ دنیا کے کسی بھی حصے کو نشانہ بنا سکتے ہیں"...... ٹرومین نے جواب دیا تو عمران

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم سی ورلڈ کو تلاش کر کے وہاں سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر سکیں"۔ عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا تو ٹرومین چونک پڑا۔

"لیکن کیسے۔ سی ورلڈ کو تلاش کرنے کے لئے ہم کیا کریں گے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تمہاری بتائی ہوئی اب تک کی باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سی ورلڈ میں بگ کنگ کا ہولڈ ہے باقی تھری کنگز جن کا تعلق ڈیزرٹ، اسکائی اور ارتھ سے ہے وہ سی ورلڈ میں موجود نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے مرکز یا ہیڈ کوارٹر اسی دنیا میں بنا رکھے ہیں۔ اگر ہم کوشش کریں اور ان میں سے کسی ایک کنگ تک بھی پہنچ جائیں تو ہمارے لئے سی ورلڈ پہنچنا آسان ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تھری کنگز کہاں ہیں ان کا بھی پتہ چلانا آسان نہیں ہو گا۔ وہ ابھی انڈر گراؤنڈ ہیں اور اس وقت تک خود کو ظاہر نہیں کریں گے جب تک وہ سی ورلڈ کو دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے ظاہر نہ کر دیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"اسی بات کا تو ہم نے فائدہ اٹھانا ہے کہ وہ ابھی انڈر گراؤنڈ ہیں اور ابھی سی ورلڈ دنیا پر ظاہر نہیں کیا جا رہا۔ اگر سی ورلڈ ظاہر ہو گیا اور فور کنگز نے دنیا پر قبضہ کرنے کا اعلان کر دیا تو بہت سے

کمزور ممالک اس کی طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے لیزر گن کی طاقت سے ایکریمیا اور باقی سپر پاورز ممالک بھی سی ورلڈ سے مرعوب ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر دوسرے ممالک کے پاس کوئی آپشن نہ رہ جائے گا کہ وہ بھی سی ورلڈ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں۔ سی ورلڈ دنیا پر ظاہر ہونے سے پہلے خطرناک حد تک اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سپر پاورز کے سامنے اپنا لوہا منوانے کے لئے چند چھوٹے موٹے ممالک کو ہی صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ اگر اس نے یہ سب کیا تو یہ انسانیت کے خلاف ہو گا۔ اس طرح لاکھوں انسان لقمہ اجل ہو جائیں گے اور میں ایسا نہیں ہونے دینا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ سی ورلڈ کو دنیا پر اپنی طاقت کی دھاک بٹھانے سے پہلے اور اسے دنیا پر ظاہر ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسریا"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے تو ہمیں طویل جدوجہد کرنی پڑے گی"۔ ٹرومین نے کہا۔

"جدوجہد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا مسٹر سچے آدمی۔ مسلسل محنت اور جدوجہد سے ہی تسخیری عمل پورا ہوتا ہے چاہے وہ دنیا پر قبضہ کرنے کا ہو یا دنیا پر قبضہ کرنے والوں کو تباہ کرنے کا"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ نے سی ورلڈ کے خلاف کام کرنے کا سوچ لیا

ہے''..... ٹرومین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیوں۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہئے''۔ عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''ضرور سوچنا چاہئے۔ سی ورلڈ کے فور کنگز کرمنلز ہیں اور انہوں نے اپنے دور میں پہلے ہی بے شمار کرائمز کئے ہیں اور نجانے کتنے بے گناہ افراد ان کی درندگی کی بھینٹ چڑھ کر موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ ایسے خطرناک، انسانیت کے دشمن اور درندہ صفت انسانوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ دنیا پر قبضہ کرنے کا جو خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کا خواب چکنا چور کرنا لازمی ہے۔ اگر آپ سی ورلڈ اور فور کنگز کے خلاف کام کرنے پر کمر بستہ ہو رہے ہیں تو پھر اس معاملے میں آپ کے ساتھ میں بھی ہوں۔ میں اور آپ مل کر نہ صرف سی ورلڈ کو تلاش کریں گے بلکہ سی ورلڈ کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دیں گے۔ ان کا دنیا پر قبضہ کرنے اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے تمام عزائم ہم خاک میں ملا دیں گے''..... ٹرومین نے کہا۔

''تم دو ہفتوں سے یہاں ہو۔ مجھے یقین ہے کہ ان دو ہفتوں میں تم نے اپنے طور پر سی ورلڈ کو تلاش کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کیا ہو گا''..... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں۔ میں نے اپنے تمام گروپس کو ایکٹیو کر دیا ہے۔ انہیں انڈر ورلڈ اور ایسی تمام جگہوں

تک پہنچنے کا حکم دے دیا ہے جہاں سے فور کنگز کا معمولی سا بھی کلیو مل سکے۔ میں نے وہ تمام دستاویزات بھی حاصل کر لی ہیں جو آج سے دس سال پہلے لارڈز یا فور کنگز کے سینڈیکیٹ تشکیل دینے سے متعلق معلومات پر مبنی ہیں۔ میں ان تمام دستاویزات کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں تاکہ فور کنگز کے بارے میں مجھے کسی ایسی بات کا پتہ چل جائے جس سے ان تک رسائی ممکن ہو جائے لیکن ابھی تک مجھے ان کے بارے میں معلومات نہیں ملی ہیں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کچھ پتہ چلے گا میں آپ کو انفارم کر دوں گا''..... ٹرومین نے کہا۔

''کنگز سینڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ دنیا سے اس دوران جو خاص خاص افراد اغوا یا غائب ہوئے تھے ان کے بارے میں بھی تفصیلات حاصل کرو۔ ہو سکتا ہے ان افراد کے اہل خانہ میں سے ایسا کوئی شخص مل جائے جس نے کسی اغوا کار کو دیکھا ہو یا وہ کسی کو پہچانتا ہو''..... عمران نے کہا۔

''باس۔ ہمیں رابن کو نہیں بھولنا چاہئے''..... اچانک ٹائیگر نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بات سن کر عمران اور ٹرومین چونک پڑے۔

''رابن۔ تمہارا مطلب ہے وہ رابن جس نے ہمیں بے ہوش کیا تھا اور وائٹ کلب کے تہہ خانے میں ہلاک کرنے کے لئے لے گیا تھا''..... عمران نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ اس نے ہم پر جان لیوا حملہ کیا تھا اور میجر پرمود پر بھی اس کے ساتھی نے ہی حملہ کیا تھا۔ یہ دونوں کارلیتا میں موجود ڈیگر کے آدمی تھے۔ ڈیگر کے آدمیوں کے پاس ایک خاص ڈیوائس تھی جس کی مدد سے انہوں نے ہمیں اور میجر پرمود کو تلاش کیا تھا۔ ہوسکتا ہے ڈیگر کو ہماری ہلاکت کا ٹاسک سی ورلڈ نے ہی دیا ہو۔ ہم یہاں بلیک ڈائمنڈ کی تلاش کے لئے آئے ہیں۔ سی ورلڈ کے فور کنگز کو ہی ہم سے خطرہ ہوسکتا ہے اسی لئے وہ ہم پر حملے کروا رہے ہیں تاکہ ہم اس معاملے میں آگے نہ بڑھ سکیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی میجر پرمود نے ڈیگر کو گرفت میں لیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق اس پر اور ہم پر حملہ کرنے والے ڈیگر کے آدمی تھے اور میجر پرمود نے یہ بھی بتایا تھا کہ ڈیگر کو اسے اور ہمیں ہلاک کرنے کا ٹاسک ریڈ کنگ نے دیا تھا اور ہیومن سرچ ڈیوائسز انہیں اسی نے مہیا کی تھیں لیکن ریڈ کنگ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ڈیگر کو آپ پر اور میجر پرمود پر جان لیوا حملہ کرنے کا ٹاسک میگراتھ نے ریڈ کنگ کی حیثیت سے دیا تھا عمران صاحب"۔ ٹرومین نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"میگراتھ۔ کون ہے یہ اور تم اس کے بارے میں کیسے جانتے ہو کہ اسی نے ڈیگر کو ہمیں اور میجر پرمود کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا

تھا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے انڈر ورلڈ میں سی ورلڈ اور فور کنگز تک پہنچنے کے لئے آدمیوں کا جو جال پھیلایا ہوا ہے وہ مجھے انڈر ورلڈ کی پل پل کی رپورٹس دیتے ہیں۔ میرے آدمی ڈیگر سمیت ایسے ہی بے شمار مضبوط اور فعال گروپس کے سربراہوں کے نہ صرف فون ٹیپ کر رہے ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً انہیں مانیٹر بھی کرتے رہتے ہیں اور میں نے آپ کو یہ بھی بتایا تھا کہ میرا ایک سائنس دان دوست ہے جس نے ایک ایسی مشین بنائی ہوئی ہے جس میں کسی بھی انسان کا جسمانی ڈیٹا فیڈ کر دیا جائے تو وہ مشین سیٹلائٹ سے لنک ہو کر ایک مخصوص ریز اور تصویری عمل کے ذریعے اس انسان کو آسانی سے ٹریس کر لیتی ہے اور اس مشین کے ذریعے نہ صرف اس آدمی کو مانیٹر کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کی آواز بھی سنی جا سکتی ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"ہاں۔ اسی مشین کے ذریعے تم مجھ تک پہنچے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرے ایک آدمی نے ڈیگر کا فون ٹیپ کیا تھا۔ ڈیگر کو آپ اور میجر پرمود کو ہلاک کرنے کا ٹاسک ریڈ ڈان نے دیا تھا جو اپنا تعلق کانڈا سے بتاتا ہے۔ اس نے ڈیگر کے اکاؤنٹ میں بھاری رقم بھی جمع کرائی تھی۔ جب مجھے یہ رپورٹ ملی تو میں نے اس نمبر کو سرچ مشین سے سرچ کیا جس سے ریڈ ڈان نے ڈیگر کو

کال کیا تھا۔ جب میں نے اس نمبر کے بارے میں کمپیوٹرائزڈ مشین سے معلومات حاصل کیں تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ وہ فون کانڈا سے نہیں بلکہ ایکریمیا سے ہی کیا گیا ہے۔ وہ سیٹلائٹ فون ہے اور کراؤس کے ایک کمرشل پلازہ کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔ اس ملٹی نیشنل کمپنی کا نام رانکز کمپنی ہے جو مختلف مصنوعات کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی ہے۔ اس کمپنی کا چیف پہلے بارٹر نامی آدمی تھا اور اب اس کی جگہ اس کے دوسرے پارٹنر میگراتھ نے سنبھال لی ہے۔ بارٹر کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اس نے میگراتھ سے پارٹنر شپ ختم کر دی ہے اور اس سے اپنا حصہ لے کر کسی یورپی ملک میں شفٹ ہو گیا ہے۔ بارٹر اور میگراتھ کو میں جانتا ہوں۔ بارٹر اور میگراتھ کا تعلق بلیک گینگ سے ہے اور یہ دونوں ملٹی نیشنل کمپنی اور امپورٹ ایکسپورٹ کی آڑ میں ہر قسم کے غیر قانونی دھندے کرتے ہیں۔ بارٹر بلیک گینگ کا سربراہ تھا اور میگراتھ اس کا نائب۔ کمپنی سے پارٹنر شپ ختم ہونے کے بعد بارٹر تو غائب ہو گیا ہے لیکن میگراتھ اس کمپنی کا سربراہ اور جنرل منیجر بن کر سامنے آیا ہے اور اس نے بلیک گینگ کا بھی چارج سنبھال لیا ہے۔ اب یہی بلیک گینگ کو کنٹرول کرتا ہے''...... ٹرومین نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''تمہارا سائنس دان دوست تو واقعی بے حد ذہین معلوم ہوتا ہے اس نے نہ صرف ایسی مشین بنائی جس سے نہ صرف کسی بھی ہیومن

کو محض ڈیٹا فیڈ کرنے سے ٹریس کیا جا سکتا ہے بلکہ سیٹلائٹ فونز کی لوکیشن کا بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ویل ڈن۔ میں تمہارے اس ذہین دوست سے ملنا ضرور پسند کروں گا۔ کہاں ہے وہ اور اس کا نام کیا ہے''...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا نام گیری ہے اور وہ یہیں کراؤس میں ہی رہتا ہے۔ آپ جب چاہیں میرے ساتھ چل کر اس سے مل سکتے ہیں''۔ ٹرومین نے کہا۔

''میں اس سے ضرور ملوں گا لیکن ابھی نہیں کیونکہ ابھی فوری طور پر میگراتھ سے ملنا ضروری ہے۔ اگر اس نے مجھے اور میجر پرمود کو ہلاک کرنے کا ٹاسک ڈیگر جیسے بدمعاش کو دیا تھا اور اس کے اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ جمع کرایا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ضرور سی ورلڈ سے کوئی نہ کوئی تعلق ہے''۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو ٹرومین چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ اس پہلو پر تو میں نے بھی غور نہیں کیا تھا''۔ ٹرومین نے کہا۔

''پہلوؤں پر غور کرنے کی بجائے تصویروں کے رنگ دیکھا کرو بھائی۔ کون سا رنگ تیز ہے اور کون سا لائٹ۔ جب تک رنگوں میں بیلنس نہیں ہوتا اس وقت تک کوئی بھی تصویر نکھر کر سامنے نہیں آتی''...... عمران نے کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں''...... ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

''سمجھنے کے لئے دماغ کا بھی ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تمہارے پاس دماغ تو ہے لیکن.....'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرومین بھی مسکرا دیا۔

''اب یہ نہ کہہ دیجئے گا کہ میرے پاس دماغ تو ہے لیکن اس میں بھس بھرا ہوا ہے''..... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں کہتا لیکن یہ تو کہہ سکتا ہوں نا کہ تمہارا دماغ ضرورت سے زیادہ ہی موٹا ہے''..... عمران نے کہا تو ٹرومین نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ سے باتوں میں واقعی کوئی نہیں جیت سکتا''..... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کبھی جیتنے کی کوشش بھی نہ کرنا''..... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیوں''..... ٹرومین نے بے اختیار پوچھا۔

''ہار جاؤ گے''..... عمران نے جواب دیا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

''تو اب ہمیں میگراتھ پر توجہ دینی ہوگی۔ اندھیرے میں ایک ہی راستہ ہمیں نظر آیا ہے اور امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے ذریعے سی ورلڈ یا فورکنگز کے بارے میں کچھ معلومات مل سکتی ہیں''..... ٹرومین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایک ایسی کڑی ہے جو ہمیں اگلی کڑیوں سے ملاتی ہوئی اس کڑے تک پہنچا دے گی جہاں ہم پہنچنا چاہتے ہیں''..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو ٹرومین نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو۔

اسی لمحے عمران یکلخت چونک پڑا اور اس کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں جہاں دروازے کے نیچے سے سفید رنگ کا بے حد ہلکا دھواں اندر آ رہا تھا۔ ٹائیگر اور ٹرومین نے عمران کی تقلید میں دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ چونک پڑے۔ تینوں ایک ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''سانس روک لو۔ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے گیس پھیلائی جا رہی ہے''..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا۔ ٹائیگر اور ٹرومین نے بھی سانس روک لئے لیکن دوسرے لمحے عمران کو اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھیں جل رہی ہوں۔ اسے اپنی آنکھوں میں تیز مرچیں اور جسم میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کرتا اسی لمحے اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا۔ وہ لہرایا اور کسی خالی ہوتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح فرش پر گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنیں تھیں۔

میگراتھ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔ اس کا رنگ فرط مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر قبل ٹام نے اسے کال کر کے بتایا تھا کہ انہوں نے نہ صرف میجر پرمود کو تلاش کر لیا تھا بلکہ اس پر بھرپور اٹیک کر کے اسے اور اس کے ایک ساتھی کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیا ہے۔

ٹام نے میگراتھ کے پوچھنے پر جب اسے میجر پرمود پر اٹیک کی تفصیل بتائی تو میگراتھ کو یقین ہو گیا کہ میجر پرمود جیسا خطرناک، ذہین اور ہزاروں آنکھیں رکھنے والا انسان جو خود کو موت کا متلاشی کہتا تھا آخر کار اپنے انجام تک پہنچ گیا تھا۔ اس کی کار پر جس طرح مشین گنوں سے برسٹ مارے گئے تھے اور پھر پیچھے سے اس کی کار کو ایک کار نے ٹکر مار کر دریا برد کیا تھا میجر پرمود اور اس کے ساتھی کا زندہ بچ جانا ناممکن تھا۔ میگراتھ کے خیال میں میجر پرمود کو اسی طرح اچانک اور غیر متوقع اٹیک کر کے ہی اس کے انجام تک

پہنچایا جا سکتا تھا ورنہ معمولی سا موقع ملنے پر بھی وہ نہ صرف چوکنا ہو جاتا تھا اور اپنے بچاؤ کے لئے وہ سب کر گزرتا تھا جس کی امید بھی نہ کی جا سکتی ہو۔

میگراتھ نے ٹام کی اس کامیابی پر اس کی بے حد تعریف کی تھی اور اسے مزید حکم دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ میجر پرمود کے باقی ساتھیوں کو بھی تلاش کرے اور انہیں بھی ان کے انجام تک پہنچا دے۔ ٹام نے کہا تھا کہ اس کے ساتھی اس کی نمبر تو سلایہ کی نگرانی میں تمام ہوٹلوں، کلبوں اور بارز کے ساتھ ساتھ ایسی تمام جگہوں کو چیک کر رہے ہیں جہاں میجر پرمود کے ساتھیوں کے ہونے کا امکان ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ٹام نے میگراتھ کو یہ بھی بتایا تھا کہ اس کی نمبر تو سلایہ نے کارلینا کے تمام بڑے ہوٹلوں کے کمروں میں بگ لگا دیئے ہیں جن کا لنک سپیشل کنٹرولنگ مشین سے کر دیا گیا ہے۔ ہوٹلوں کے جس کمرے میں میجر پرمود یا اس کے ساتھیوں کے نام استعمال ہوں گے تو اس کمرے میں لگے ہوئے بگ فوراً ایکٹیو ہو جائیں گے اور ان بگ کا لنک سپیشل کنٹرولنگ مشین سے ہو جائے گا۔ اس طرح انہیں پتہ چل جائے گا کہ میجر پرمود کے ساتھی کس ہوٹل اور کس کمرے میں موجود ہیں۔ ٹام کی طرح میگراتھ نے ڈیگی کو بھی گراؤس میں عمران کی تلاش پر لگا دیا تھا تاکہ وہ بھی عمران اور اس کے ساتھی کو ٹریس کرے اور ان دونوں کو فوراً ہلاک کر دیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ جس طرح سے ٹام نے میجر پرمود اور اس

کے ساتھی کو ہلاک کیا تھا اسی طرح ڈیبی بھی جلد ہی اسے عمران اور اس کے ساتھی کی ہلاکت کی خبر سنائے گا۔ وہ اسی انتظار میں ابھی تک اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں جیسے ابھی فون کی گھنٹی بجے گی اور دوسری طرف سے ڈیبی اسے کامیابی کی اطلاع دے گا۔

فون کی گھنٹی تو نہ بجی لیکن اس کے ریسٹ واچ کا الارم ضرور بج اٹھا۔ اس نے ریسٹ واچ دیکھی جس پر پانچ بج رہے تھے۔ یہ اس کی ڈیوٹی ختم ہونے کا وقت تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے اپنا مخصوص سامان نکال کر اپنی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"آفس کے سپیشل فون کو میرے سیل فون کے ساتھ لنک کر دو۔ میں آفس سے جا رہا ہوں"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا اور میگراتھ نے انٹرکام آف کر دیا۔ سپیشل فون سے اس کی مراد سرخ فون تھا جو سی ورلڈ اور فور کنگز کے لئے مخصوص تھا۔ فور کنگز سے بات کرنے کے ساتھ ساتھ میگراتھ اسی فون پر ای کنگ کی ریڈ فورس کو کنٹرول کرتا تھا۔ ریڈ فورس کے ممبران بھی اسی فون پر اس

سے بات کر سکتے تھے۔ میگراتھ آفس سے جاتے ہوئے اس فون کا لنک اپنے سیل فون سے کرا لیتا تھا تاکہ اس کی غیر موجودگی میں سرخ فون غیر فعال ہو جائے اور اس پر آنے والی تمام کالز اس کے سیل فون پر ڈائیورٹ ہو جائیں اور وہ کہیں بھی ہو نہ صرف سیل فون پر ای کنگ سے بات کر سکتا تھا بلکہ ریڈ فورس کو بھی کنٹرول کر سکتا تھا اور ان سے بات بھی کر سکتا تھا۔

انٹرکام آف کرنے کے بعد میگراتھ آفس سے جانے کے لئے اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اچانک اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ اٹھتے اٹھتے رک گیا۔ اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر سرخ رنگ میں ایک نمبر فلیش ہو رہا تھا۔ سرخ رنگ کا نمبر فلیش ہونے کا مطلب تھا کہ اس کے آفس کے ریڈ فون پر کال کی جا رہی ہے۔ اس نے فوراً سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور کان سے لگا لیا۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ڈیبی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ڈیبی کی آواز سنائی دی تو میگراتھ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ تم۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا نانسنس"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ مجھے تھوڑا وقت لگ گیا"...... ڈیبی نے کہا۔

"بہرحال بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ عمران کا کچھ پتہ چلا"۔

میگراتھ نے پوچھا۔

"یس باس۔ آپ نے جو حلیئے بتائے تھے۔ ان حلیوں سے میں نے ماسٹر مشین سے اسکیچ بنوا لئے تھے اور یہ اسکیچ میں نے اپنے تمام آدمیوں کو دے دیئے تھے۔ میرے آدمیوں نے کراؤس کی مکمل چیکنگ کی ہے۔ ایک آدمی نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ان دو افراد کو الباٹیو ہوٹل میں دیکھا ہے۔ دونوں تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر تین میں موجود ہیں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"اگر وہ تمہیں مل چکے ہیں تو اب تک تم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی نانسنس۔ کیا تم نے مجھے صرف یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں موجود ہیں۔ کیا تم میری ہدایات بھول گئے ہو۔ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جیسے ہی عمران اور اس کا ساتھی ملے انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ تمہیں ان کی ہلاکت کے بعد مجھے کال کرنا چاہئے تھا۔ نانسنس"...... میگراتھ نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ مجھے آپ کی ہدایات یاد ہیں۔ میں نے اور میرے آدمیوں نے ہوٹل کا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ میرے آدمی ہوٹل میں بھی داخل ہو چکے ہیں اور تھرڈ فلور پر بھی موجود ہیں۔ ہم کسی بھی لمحے کمرہ نمبر تین میں داخل ہو کر وہاں موجود عمران اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر سکتے ہیں لیکن......" ڈینی کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا نانسنس۔ تم رک کیوں گئے ہو"...... میگراتھ نے اسی لہجے میں کہا۔

"میرا ایک آدمی ریمنڈ تھرڈ فلور پر کمرہ نمبر تین کے سامنے موجود ہے۔ اس کے پاس بلیو گلاسز ہیں۔ ان گلاسز سے دیوار کے پار بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ریمنڈ نے روم نمبر تھری میں دیکھا تو اسے کمرے میں دو کی بجائے تین افراد دکھائی دیئے۔ جن میں ایک آدمی ہوٹل کے ویٹر کے روپ میں ہے۔ ریمنڈ کے کہنے کے مطابق روم میں جو افراد ہیں وہ سب میک اپ میں ہیں اور وہ ان دونوں میں سے نہیں ہیں جن کے اسکیچ بنائے گئے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ان میں عمران اور اس کا ساتھی نہیں ہے"...... میگراتھ نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ چونکہ ان کے چہرے اسکیچ سے میچ نہیں کرتے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے میک اپ کر لیا ہو۔ آپ نے مجھے صرف ٹارگٹ ہٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں اس بات سے اجتناب برتتا ہوں کہ میرے ہاتھوں کوئی بے گناہ یا غیر متعلق افراد ہلاک ہوں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"اس کام سے میں نے تمہیں اس لئے روکا تھا کہ تم بلاوجہ انسانی جانوں سے کھیلنا شروع کر دیتے ہو۔ تمہارے سامنے کوئی بھی اونچی آواز میں بات کرے تو تم اسے کوئی موقع دیئے بغیر گولی مار کر ہلاک کر دیتے تھے۔ چونکہ ابھی سی ورلڈ کی سرگرمیاں محدود ہیں

اس لئے ای سنگ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ ہم کسی بھی جگہ کھل کر کام کریں یا قتل عام کریں"...... میگراتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ پھر ان تین افراد کے لئے کیا حکم ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے یا پہلے اس بات کی تصدیق کی جائے کہ یہ اصل افراد ہیں یا نہیں"...... ڈیبی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر تمہیں شک ہے کہ یہ میک اپ میں ہیں تو پہلے اس بات کی تصدیق کرو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں۔ ہمارے لئے عمران کی ہلاکت اہم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم انہیں ہلاک کرو اور ان کی ہلاکت کا سن کر عمران جو کہیں اور موجود ہو محتاط ہو جائے"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کر لینا مناسب سمجھا تھا"...... ڈیبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کسی طرح انہیں بے ہوش کر کے زیرو پوائنٹ پر لے جاؤ۔ میں خود وہاں آ کر ان کے میک اپ واش کراؤں گا اور ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ ان میں عمران ہوا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار کر ہلاک کروں گا"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں اپنے ساتھ وائٹ گیس سلنڈر بھی لایا ہوں۔ میں ابھی اوپر جا کر ان کے کمرے میں وائٹ گیس پھیلا دیتا ہوں۔ اس گیس کے اثر سے وہ تینوں فوراً بے ہوش ہو جائیں گے پھر میں

انہیں وہاں سے نکال کر آپ کے پاس پہنچا دوں گا"...... ڈیبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنگل وائٹ گیس سے کچھ نہیں ہو گا۔ اگر ان تینوں میں عمران موجود ہے تو اس کے لئے تمہیں ڈبل پلس گیس کا استعمال کرنا ہو گا۔ عمران دیر تک سانس روک سکتا ہے۔ ڈبل پلس ایسی گیس ہے جو آنکھوں اور جسم کے مساموں کے ذریعے اثر انداز ہوتی ہے۔ پھر کوئی انسان چاہے سانس روکے یا کچھ بھی کر لے وہ ڈبل پلس گیس کے اثر سے نہیں بچ سکتا"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی ڈبل پلس گیس سلنڈر منگوا لیتا ہوں اور یہی گیس اس کمرے میں چھوڑ دیتا ہوں تاکہ وہ تینوں فوراً بے ہوش ہو جائیں"...... ڈیبی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں زیرو پوائنٹ پر موجود کرس کے حوالے کر دینا۔ کرس انہیں خود ہی بلیک روم میں پہنچا دے گا اور وہ مجھے ان کے پہنچنے کی اطلاع بھی دے دے گا"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس"...... ڈیبی نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا اور میگراتھ نے رابطہ ختم کیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ کرس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ لنکڈ فون تھا اس لئے اس فون کا نمبر کسی بھی ڈیوائس یا سیل فون پر ڈسپلے نہیں ہوتا تھا اس لئے کال کرنے والے کو اس بات کا علم نہ ہوتا تھا کہ کس کی طرف سے کال کی جا

رہی ہے۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... میگراتھ کی آواز سن کر دوسری طرف سے کرس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیبی ہوٹل الباتیو سے تین افراد کو اغوا کر کے لا رہا ہے۔ وہ ان تینوں کو لا کر تمہارے سپرد کر دے گا۔ تینوں بے ہوش ہوں گے۔ تم انہیں بلیک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دینا اور انہیں ایس ایس تھری انجکشن لگا دینا تاکہ ان کی قوت مدافعت ختم ہو جائے اور ہوش میں آنے کے باوجود ان کے جسم حرکت کے قابل نہ رہیں"...... میگراتھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... کرس نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں خود بھی تھوڑی دیر تک زیرو پوائنٹ پر پہنچ جاؤں گا۔ میرے پہنچنے تک ان تینوں کو ایس ایس تھری انجکشن لگ جانے چاہئیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ ڈیبی جیسے ہی ان تینوں کو یہاں لے کر آئے گا میں انہیں فوراً ڈبل ایس تھری کے انجکشن لگا دوں گا"...... کرس نے کہا تو میگراتھ نے سیل فون کان سے ہٹایا اور کال ڈسکنکٹ کر دی۔ اس نے سیل فون جیب میں ڈالا اور پھر وہ اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی مخصوص نیلے رنگ کی کار میں شہر کی سڑکوں پر اڑا جا رہا تھا۔ بیس منٹ کے سفر کے بعد اس نے اپنی کار مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر موڑی اور پھر وہ خالی سڑک دیکھ کر رفتار بڑھتا چلا گیا۔ مزید پندرہ منٹ کے سفر کے بعد اس نے کار ایک کچی سڑک پر اتاری۔ یہاں ہر طرف کھیت تھے اور دور بڑے بڑے فارم ہاؤس بنے ہوئے تھے۔ میگراتھ کار اسی طرف لئے جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے کار ایک فارم ہاؤس کے قریب لے جا کر روک دی۔ جیسے ہی اس نے کار روکی اسی لمحے فارم ہاؤس سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان نکلا اور تیزی سے اس کی کار کی طرف بڑھا۔ میگراتھ کار سے نکل کر باہر آیا تو نوجوان نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

"ڈیبی لے آیا ان تینوں کو"...... میگراتھ نے اس آدمی کو سلام کا جواب دیتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ وہ تینوں تہہ خانے میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں اور میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں ڈبل ایس تھری انجکشن بھی لگا دیئے ہیں"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ یہ زیرو پوائنٹ کا انچارج کرس تھا۔

"ڈیبی کہاں ہے"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"وہ ان تینوں کو یہاں پہنچا کر واپس چلا گیا تھا"...... کرس نے جواب دیا تو میگراتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"انہیں ہوش تو نہیں آیا ابھی"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"نو باس۔ ڈینی بتا رہا تھا کہ اس نے ان تینوں کو ڈبل پلس گیس سے بے ہوش کیا ہے۔ انہیں بے ہوش ہوئے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا ہے اور ڈبل پلس کا اثر ختم ہونے میں تین سے چار گھنٹے لگتے ہیں"...... کرس نے جواب دیا تو میگراتھ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کرس کے ساتھ چلتا ہوا فارم ہاؤس میں آ گیا۔ فارم ہاؤس کے ایک کمرے میں آ کر کرس نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول آلہ سا نکالا اور اس کا رخ فرش کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ آلے سے ایک شعاع نکلی اور اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فرش کا ایک حصہ تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹتا چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"آئیں باس"...... کرس نے کہا اور آگے بڑھ کر سیڑھیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ کرس آگے بڑھا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ یہ ایک کافی بڑا تہہ خانہ تھا جہاں ہر طرف مختلف سامان کے بڑے بڑے باکس رکھے ہوئے تھے۔ سامنے فرش پر تین کرسیاں تھیں جو زمین میں گڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کرسیوں پر تین افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک نے ہوٹل کے ویٹر کی وردی پہن رکھی تھی جبکہ باقی دو افراد عام لباسوں میں تھے۔ تینوں کے جسموں کے گرد راڈز تھے اور وہ راڈز

والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے۔ ان تینوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ بے ہوش ہیں۔

"کتنی دیر میں ہوش آئے گا انہیں"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"ابھی کافی وقت ہے باس۔ دو گھنٹوں سے قبل ان کا ہوش آنا ناممکن ہے"...... کرس نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں اتنا انتظار نہیں کر سکتا۔ تم اینٹی گیس سنگھا کر انہیں ہوش میں لاؤ ابھی"...... میگراتھ نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ میرے پاس ڈبل پلس گیس کا اینٹی نہیں ہے۔ اگر آپ پہلے بتاتے تو میں اس کا انتظام کر لیتا"...... کرس نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ تم سے کتنی بار کہا ہے یہ زیرو پوائنٹ ہے یہاں ہر چیز کا پہلے سے انتظام کر کے رکھا کرو۔ تم اپنی شراب کا تو انتظام کر لیتے ہو لیکن ضرورت کی چیزیں لانے کا تمہارے پاس وقت نہیں ہوتا۔ اب کیا میں دو گھنٹوں تک یہاں بیٹھ کر ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کروں۔ بولو"...... میگراتھ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس یس۔ سوری باس۔ اگر آپ کہیں تو میں پوائنٹ ٹو سے جا کر اینٹی گیس لے آتا ہوں"...... کرس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوائنٹ ٹو جانے اور پھر واپس یہاں آنے میں بھی دو گھنٹے

لگ جائیں گے نانسنس"...... میگراتھ نے اسی انداز میں کہا۔

"سم سم۔ میں ہولڈن کو کال کر دیتا ہوں وہ ایک گھنٹے سے پہلے پوائنٹ ٹو سے اینٹی گیس لے کر یہاں پہنچ جائے گا۔ اس کے پاس تھری سلنڈر کی تیز رفتار کار ہے"...... کرس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کال کر کے جلد سے جلد اینٹی گیس منگاؤ اور اس کے آنے تک میک اپ واشر سے ان تینوں کے چہرے صاف کرو۔ اگر ان میں عمران موجود ہے تو پھر ہمیں انہیں ہوش میں لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ عمران کا چہرہ سامنے آتے ہی ہم انہیں ہوش میں لائے بغیر ہی ہلاک کر دیں گے"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ میرے پاس سی ٹی لوشن کا سلنڈر موجود ہے۔ میں ان کے چہروں پر سپرے کرتا ہوں۔ اس سپرے سے ان کے چہروں پر موجود جدید سے جدید میک اپ بھی بھاپ بن کر اڑ جائے گا اور ہمیں جدید میک اپ واشر مشین بھی استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... کرس نے کہا۔

"ویل ڈن۔ کچھ تو ہے تمہارے پاس۔ فوراً لاؤ سلنڈر اور ان کے چہرے واش کرو"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ ابھی لایا"...... کرس نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سلنڈر تھا۔

"تمہاری مشین گن کہاں ہے"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"مشین گن نہیں میرے پاس مشین پسٹل ہے باس۔ اگر آپ کہیں تو میں دوسرے تہہ خانے سے مشین گن بھی لے آیا ہوں"۔ کرس نے کہا۔

"نہیں۔ مشین پسٹل بھی چلے گا۔ لاؤ مجھے دو اپنا مشین پسٹل"۔ میگراتھ نے کہا تو کرس نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر اسے دے دیا۔ میگراتھ نے اس کا میگزین چیک کیا۔ مشین پسٹل لوڈڈ تھا۔

"اوکے۔ اب کرو ان کے چہروں پر سپرے"...... میگراتھ نے کہا تو کرس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ان تینوں افراد کے سامنے آ گیا۔ اس نے باری باری ان تینوں کے چہروں پر سپرے کیا تو ان تینوں کے چہرے سے جھاگ میں چھپ گئے۔ سپرے کرتے ہی کرس تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"صرف تین منٹ میں خود بخود ان کے چہرے صاف ہو جائیں گے باس۔ اگر یہ میک اپ میں ہوئے تو اس جھاگ کے ختم ہوتے ہی ان کے میک اپ بھی غائب ہو جائیں گے"...... کرس نے کہا تو میگراتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں جن کے چہروں پر جھاگ جیسا فوم بھرا ہوا تھا۔ ایک منٹ گزرتے ہی جھاگ نے بلبلوں کی طرح پھوٹنا شروع کر دیا اور

جھاگ کا حجم کم ہونا شروع ہو گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں ان تینوں کے چہروں پر سے سارا جھاگ غائب ہو گیا۔ جھاگ کے پیچھے سے جب ان کے اصل چہرے نمودار ہوئے تو میگراتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان میں سے دو افراد کو تو وہ نہیں پہچانتا تھا لیکن ایک آدمی کا چہرہ ایسا تھا جسے دیکھ کر میگراتھ کا خون کھول اٹھا تھا اور وہ چہرہ علی عمران کا تھا۔ سپرے نے واقعی دو افراد کے چہروں کا میک اپ صاف کر دیا تھا۔ ویٹر کا چہرہ ایسا تھا جس میں میک اپ واشر سپرے کے باوجود کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اس کا چہرہ پہلے جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے میک اپ نہیں کیا ہوا تھا۔ جبکہ عمران اور اس کے ایک ساتھی کے چہرے صاف ہو چکے تھے اور وہ دونوں اس کے سامنے اصل چہروں میں تھے۔

"لگتا ہے یہ دونوں میک اپ میں تھے جبکہ اس آدمی نے میک اپ نہیں کیا تھا"...... کرس نے کہا۔

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں نے جو چہرہ دیکھنا تھا دیکھ لیا ہے اور وہ چہرہ عمران کا ہے"...... میگراتھ نے غرا کر کہا۔

"لیں باس۔ آپ نے کہا تھا کہ عمران کا چہرہ آپ کے سامنے آ گیا تو ہمیں انہیں ہوش میں لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور آپ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے"...... کرس نے کہا۔

"ہاں۔ اس جیسے خطرناک انسان کو ہوش میں لانا اپنی موت کو

دعوت دینے کے مترادف ہے اس لئے میں ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ انہیں اب اسی حالت میں مرنا پڑے گا"...... میگراتھ نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ عمران کی جانب کر دیا اور پھر اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا لیکن دوسرے لمحے اس نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹا کر مشین پسٹل کا رخ نیچے کر لیا۔

"کیا ہوا باس"...... کرس نے حیرت سے پوچھا۔

"اسے دنیا کا انتہائی ذہین، شاطر اور خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بے شمار نامور اور خطرناک ایجنٹ اسے ہلاک کرنے کی حسرت دل میں لئے اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور بے شمار ایجنسیاں اس کی موت کی خواہاں ہیں لیکن آج تک کوئی بھی اسے ہلاک نہیں کر سکا ہے۔ یہ جس طرح ہمارے ہاتھ لگا ہے اور اس وقت یہ بے بسی کے عالم میں پڑا ہوا ہے۔ راڈز والی کرسی سے خود کو آزاد کرانا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کیا جائے یا ہوش میں لا کر یہ ہمارے خلاف کچھ نہیں کر سکے گا"...... میگراتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ اب اسے ہوش میں لا کر ہلاک کرنا چاہتے ہیں"...... کرس نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک عام سا انسان ہے

"یہ مافوق الفطرت نہیں ہے جسے موت نہیں آ سکتی"...... میگراتھ نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس طرح اسے بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے"...... کرس نے کہا۔

"تم ہولڈن کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ جلد سے جلد ڈبل پلس گیس کا اینٹی لے کر یہاں پہنچ جائے میں اس کا انتظار کر رہا ہوں"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس"...... کرس نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ہولڈن کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ منیجر صاحب کہاں رہ گئے۔ وہ تو ہمارے لئے امرود لینے کے لئے گئے تھے"...... لاٹوش نے ریسٹ واچ دیکھنے کے بعد سامنے بیٹھی ہوئی لیڈی بلیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیڈی بلیک اور لاٹوش کارلینا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے جبکہ میجر پرمود کے کہنے پر کیپٹن توفیق اور اس کے ساتھی کسی دوسرے ہوٹل میں چلے گئے تھے۔

"منیجر۔ امرود۔ کیا مطلب"...... لیڈی بلیک جو گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اس کی بات سن کر چونک کر بولی۔

"میرا مطلب میجر پرمود سے ہے"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار مسکرا دی۔

"معلوم نہیں۔ وہ ہمیں اس ہوٹل میں چھوڑ کر تمہارے سامنے ہی وائٹ شارک کے ساتھ گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کسی اولڈ سنیک سے ملنے اولڈ سٹی جا رہا ہے۔ اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ

کب لوٹے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"انہیں گئے تین گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا ہے۔ اولڈ سٹی یہاں سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ اگر انہوں نے کسی سے ملنا تھا تو اب تک اس سے مل کر انہیں واپس آ جانا چاہئے تھا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اولڈ سٹیک میجر صاحب کو نہ ملا ہو یا ان کی ملاقات طویل ہو گئی ہو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی میجر صاحب۔ میرا مطلب ہے کہ میجر صاحب کو طویل ملاقاتیں کرنے کا شوق ہے"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"میجر صاحب کے سامنے جب کوئی مجرم آسانی سے زبان نہ کھولے تو پھر میجر صاحب اس کی زبان کھلوانے کے لئے نت نئے طریقے آزماتے ہیں جن میں ظاہر ہے وقت لگتا ہے"...... لاٹوش نے مسکرا کر کہا تو لیڈی بلیک ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم بھی باتوں کو نجانے کہاں سے کہاں لے جا کر ملا دیتے ہو"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ میری قسمت میں کسی اور سے ملنا تو لکھا ہی نہیں اس لئے میں باتوں سے باتیں ملا کر اپنا ٹائم پاس کر لیتا ہوں"۔ لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"تو تمہیں کس نے منع کیا ہے۔ میجر پرمود میت سب نے ہی تمہیں متعدد بار کہا ہے کہ تمہاری عمر نکلی جا رہی ہے۔ کوئی لڑکی ڈھونڈو اور کر لو اس سے شادی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"شادی۔ آپ کا مطلب ہے کہ میں اپنے لئے دلہن تلاش کروں"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ شادی کے لئے دلہن ہی تلاش کی جاتی ہے"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شادی تو میں ضرور کروں گا لیکن میں اپنے لئے خود اپنی دلہن تلاش نہیں کروں گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"وہ کیوں۔ اگر تم تلاش نہیں کرو گے تو پھر تمہاری شادی کیسے ہو گی"...... لیڈی بلیک نے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے الٹا چکر چلے"...... لاٹوش نے کہا۔

"الٹا چکر۔ میں کچھ سمجھی نہیں"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیشہ دولہا ہی اپنے لئے دلہن تلاش کرتا ہے لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی دلہن مجھے تلاش کرے اور بجائے اس کے کہ میں اس سے کہوں کہ وہ مجھ سے شادی کرے کوئی لڑکی خود آ کر مجھ سے یہ کہے کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے اور مجھ

سے شادی کرنا چاہتی ہے"...... لاثوش نے کہا۔

"ارے۔ ایسا کیوں۔ بھلا ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی لڑکی نے کسی مرد سے آ کر کہا ہو کہ وہ اسے پسند کرتی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے"...... لیڈی بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہوا۔ ماڈرن زمانہ ہے۔ آج کل کی لڑکیاں تو لڑکوں سے بھی زیادہ ایڈوانس ہیں۔ اس دور میں لڑکے کم اور لڑکیاں زیادہ پرپوز کرتی ہیں"...... لاثوش نے کہا۔

"اچھا۔ یہ میں تم سے پہلی بار ہی سن رہی ہوں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"چلیں سن تو رہی ہیں نا۔ تو بس میں یہی چاہتا ہوں اور اب تک اسی انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں کہ دنیا میں کوئی تو ہو گی جو مجھے پسند کرے گی اور مجھے خود آ کر پرپوز کرے گی"...... لاثوش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس انتظار میں اگر تم بوڑھے ہو گئے تو"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ب بھی میرا انتظار جاری رہے گا لیکن میں کسی بھی صورت میں اور کسی بھی لڑکی کو خود پسند نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی کو پرپوز کروں گا"...... لاثوش نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اسے میں تمہاری حماقت ہی کہوں گی"...... لیڈی بلیک نے

کہا۔

"جو بھی ہے۔ میں اپنے فیصلے سے کسی بھی صورت میں پیچھے نہیں ہٹوں گا"...... لاثوش نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں کوئی لڑکی پسند آ گئی تو"...... لیڈی بلیک نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ایسی بددعا نہ دیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر میں اس بات کے لئے مجبور ہو جاؤں گا کہ اپنی زبان پر قائم رہنے کے لئے میں اس لڑکی سے درخواست کروں کہ وہ مجھے بھی پسند کرے اور مجھے خود پرپوز کرے"...... لاثوش نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایسی صورت بناؤ گے تو اگر کسی لڑکی نے تمہیں پرپوز بھی کرنا ہوگا تو وہ بھی بھاگ جائے گی"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا تو لاثوش بھی ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"شاید منیجر صاحب کو امرود مل گئے ہیں"...... لاثوش نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیڈی بلیک بھی دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ لاثوش دروازے کے پاس پہنچ کر رک گیا۔

"کون ہے"...... لاثوش نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"روم سروس"...... باہر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی تو

لاٹوش چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر لیڈی بلیک کی طرف دیکھا۔

"کیا آپ نے روم سروس کو کوئی آرڈر دیا تھا"...... لاٹوش نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں"...... لیڈی بلیک نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ خاتون کیوں آئی ہے"...... لاٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے دروازے کا لاک ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اسی لمحے وہ سینے پر ایک بھرپور فلائنگ کک کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ پیچھے جا گرا۔ لاٹوش کو اس طرح اچھل کر گرتے دیکھ کر لیڈی بلیک بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اسی لمحے کھلے ہوئے دروازے سے ایک لڑکی اور اس کے ساتھ دو نوجوان مرد مشین پسٹل لئے اچھل اچھل کر اندر آ گئے۔

"خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گی"...... لڑکی نے لیڈی بلیک کی طرف مشین پسٹل کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ایک نوجوان نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور دوسرا تیزی سے گرے ہوئے لاٹوش کی طرف بڑھا اور اس نے مشین پسٹل کا رخ لاٹوش کی طرف کر دیا۔

"کون ہو تم"...... لیڈی بلیک نے لڑکی کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی غیر ملکی تھی۔ اس نے سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ نوجوانوں نے بھی جیکٹ اور جینز پہن رکھی تھیں۔ وہ

دونوں لڑکی کے مقابلے میں بدمعاش ٹائپ دکھائی دے رہے تھے۔

"میرا نام سلایہ ہے"...... لڑکی نے لیڈی بلیک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"سلایہ۔ کون سلایہ"...... لیڈی بلیک نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ہیری"...... لڑکی نے پہلے لیڈی بلیک سے اور پھر دروازہ لاک کرنے والے اپنے ساتھی سے کہا جو دروازہ لاک کر کے وہیں رک گیا تھا۔

"یس مادام"...... ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کمرے کی تلاشی لو"...... سلایہ نے کہا۔

"تلاشی۔ لیکن کیوں"...... لیڈی بلیک نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کمرے میں میجر پرمود کا نام لیا گیا ہے"...... سلایہ نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف لیڈی بلیک بلکہ لاٹوش بھی چونک پڑا۔

"میجر پرمود۔ کیا مطلب۔ کون ہے میجر پرمود"...... لیڈی بلیک نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس کمرے کی تلاشی ہو گی اس کے بعد میں تم سے بات کروں گی سمجھی تم"...... سلایہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن......" لیڈی بلیک نے کہنا چاہا۔

"شٹ اپ۔ اب اگر تمہارے منہ سے آواز نکلی تو میں برسٹ مار کر تمہیں چھلنی کر دوں گی"...... سلایہ نے چیختے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"جلدی کرو ہیری۔ تلاشی لو کمرے کی"...... سلایہ نے اپنے ساتھی سے کہا تو ہیری نے اثبات میں سر ہلا کر مشین پسٹل اپنی پتلون کی بیلٹ میں اڑسا اور اس نے جیکٹ کی جیب سے کاؤنگر سے ملتا جلتا ایک چھوٹا مگر جدید چیکر نکال لیا۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس آلے سے وہ کمرے کی چیکنگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

لیڈی بلیک اور لاٹوش ہونٹ بھینچے اسے سائنسی آلے سے چیکنگ کرتے دیکھ رہے تھے۔ لاٹوش آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے سر پر کھڑے مشین پسٹل بردار نے مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا تھا۔

"نو مادام۔ یہاں کسی اسلحے کا کاشن نہیں ملا۔ ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے"...... تھوڑی دیر بعد ہیری نے آلہ بند کرتے ہوئے سلایہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور کوئی ایسی چیز جو خطرناک ہو۔ میرا مطلب ہے کوئی سائنسی ہتھیار۔ ٹرانسمیٹر یا سپیشل فون ہے ان کے پاس"...... سلایہ نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان میں سے کسی بھی چیز کا بلیک مارک سسٹم پر کاشن نہیں ملا ہے"...... ہیری نے جواب دیا تو سلایہ نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔

"اوکے۔ اب بلیک مارک سے ان کے جسم چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے لباسوں میں کوئی ایسی چیز موجود ہو"...... سلایہ نے کہا تو ہیری سر ہلا کر لیڈی بلیک کی طرف بڑھا۔

"آخر تم ڈھونڈ کیا رہے ہو"...... لیڈی بلیک نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے خاموش رہنے کو کہا گیا ہے"...... سلایہ نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں خاموش نہیں رہ سکتی۔ ہم یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے پاس اصل کاغذات ہیں۔ اگر تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے تو تم ہمارے کاغذات چیک کر سکتی ہو لیکن اس طرح ہماری تلاشی لے کر تم ہمیں پریشان نہیں کر سکتی"۔ لیڈی بلیک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر سلایہ مشین پسٹل لئے لیڈی بلیک کے سامنے آ گئی اور اس نے مشین پسٹل لیڈی بلیک کے سر سے لگا دیا۔

"تم چاہتی ہو کہ میں تم سے کوئی بات نہ کروں اور تمہاری کھوپڑی اڑا دوں"...... سلایہ نے لیڈی بلیک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں۔ ہمارا قصور تو بتاؤ"...... لیڈی بلیک نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ اس کمرے سے میجر پرمود کا نام

لیا گیا ہے اور ہم میجر پرمود کے ساتھیوں کی تلاش میں ہیں"۔ سلایہ نے کہا۔

"لیکن یہ میجر پرمود ہے کون اور تم اس کے کن ساتھیوں کی بات کر رہی ہو"...... لیڈی بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ایسے نہیں مانو گی۔ او کے میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ میرا تعلق ریڈ گینگ سے ہے اور ہم میجر پرمود کے سب سے بڑے دشمن ہیں جو بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ ہے۔ ہمیں خبر ملی تھی کہ میجر پرمود اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ یہاں آیا ہوا ہے۔ ہمیں اس سے پرانا بدلہ لینا تھا اس لئے ہم نے اس کی آمد کی اطلاع ملتے ہی اس کی تلاش شروع کر دی تھی۔ اس شہر میں ہمارا ہولڈ ہے۔ ہم تمام ہوٹلوں، کلبوں، بارز اور ایسی جگہوں کی نگرانی کر رہے تھے جہاں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے ٹھہرنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ ہم نے ہر ہوٹل کے کمرے میں ایسے بگ لگا رکھے ہیں جن کا لنک ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے کر دیا گیا ہے۔ ہم نے اس کمپیوٹرائزڈ مشین میں خصوصی ڈیٹا فیڈ کر رکھا ہے کہ کسی بھی کمرے میں میجر پرمود کا نام لیا جائے تو وہ بگ فوراً آن ہو جاتا ہے اور اس کا کاشن ایک لمحے میں کمپیوٹرائزڈ مشین کو مل جاتا ہے اور اس کمپیوٹرائزڈ مشین سے پتہ چل جاتا ہے کہ کس ہوٹل کے کس کمرے سے میجر پرمود کا نام لیا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک بار نہیں اس کمرے سے دو بار میجر پرمود کا نام لیا گیا ہے ایک بار تم نے اور ایک بار تمہارے

اس ساتھی نے۔ جیسے ہی ہمیں مشین سے کاشن ملا ہم فوراً یہاں پہنچ گئے۔ اب تم بتاؤ کہ اگر تمہارا میجر پرمود سے تعلق نہیں ہے تو پھر تم نے اور تمہارے ساتھی نے میجر پرمود کا نام کیوں لیا تھا"...... سلایہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک دل ہی دل میں اس گینگ کی کارکردگی کو سراہنے لگی جنہوں نے جدید سائنسی نظام اپنایا ہوا تھا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ ہم نے جس میجر پرمود کا نام لیا ہو وہ وہی ہو جسے تم یا تمہارا گینگ تلاش کر رہا ہے"...... لیڈی بلیک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تم اب تک زندہ ہو ورنہ ہمیں میجر پرمود کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی ہلاک کرنے کا حکم ہے"...... سلایہ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس نے حکم دیا ہے"...... لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

"جس نے بھی دیا ہے تم بتاؤ تم کس میجر پرمود کو جانتی ہو اور تمہارا تعلق کس ملک سے ہے"...... سلایہ نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق کانڈا سے ہے اور ہم یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ میرے اور میرے ساتھی کے منہ سے غلطی سے میجر پرمود کا نام نکلا تھا جبکہ ہم جس پرمود کو جانتے ہیں وہ میجر نہیں فیجر ہے۔ جسے ہم جان بوجھ کر فیجر پرمود کی بجائے میجر پرمود کہتے ہیں"۔

لیڈی بلیک نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"کون ہے یہ مینجر پرمود"...... سلامیہ نے پوچھا۔

"ہمارا ایک دوست ہے جو ہمارے ساتھ کانڈا سے آیا ہے۔ کانڈا میں پرمود نام کا ایک ہوٹل ہے جس کا وہ جنرل مینجر اور مالک ہے اس لئے ہم اسے پرمود کی بجائے مینجر پرمود ہی کہتے ہیں اور ہم اکٹھے ہی سیاحت کے لئے یہاں آئے ہیں"...... لیڈی بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ"...... سلامیہ نے اسے مسلسل گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ وہ باہر گیا ہوا ہے ابھی تھوڑی دیر تک آ جائے گا"...... لیڈی بلیک نے جواب دیا۔

"تم شاید ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کمرے میں باقاعدہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کا نام لیا گیا ہے اور یہ اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سچ سچ بتا دو کہ تمہارا تعلق بلگارنیہ کے ڈی ایجنٹ سے ہے یا نہیں"...... سلامیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وائٹ شارک۔ کیا مطلب۔ ہم نے تو کسی وائٹ شارک کا نام نہیں لیا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم اس طرح سے نہیں مانو گی۔ ہمارے ساتھ چلو۔ جب تک اس بات کی ہم تصدیق نہیں کر لیتے کہ تم نے جو کہا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ اس وقت تک تمہیں ہمارے ساتھ رہنا ہو گا"...... سلامیہ نے کہا۔

"لیکن کہاں۔ تم ہمیں کہاں لے جانا چاہتی ہو"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"اپنے ٹھکانے پر۔ جہاں تمہارے اور بھی ساتھی موجود ہیں"۔ سلامیہ نے اس بار بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ساتھی۔ کون ساتھی"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ان کی تعداد آٹھ ہے اور ان میں ایک کیپٹن توفیق نامی آدمی بھی شامل ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا تعلق بھی میجر پرمود اور تم سے ہے۔ ہماری کمپیوٹرائزڈ مشین میں میجر پرمود سمیت تین بڑے نام فیڈ ہیں جن میں دوسرا وائٹ شارک کا اور تیسرا لیڈی بلیک کا اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم لیڈی بلیک ہو"...... سلامیہ نے کہا تو لیڈی بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"نہیں۔ میں بلیک نہیں ہوں اور نہ ہی میرا کسی لیڈی بلیک سے کوئی تعلق ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہمارے ساتھ چلو۔ جب تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے مائنڈ سکین کئے جائیں گے تو سارا سچ خود ہی سامنے آ جائے گا"۔ سلامیہ نے کہا اور مائنڈ سکین کرنے کا سن کر لیڈی بلیک تلملا کر رہ گئی۔

"نہیں۔ ہم تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے۔ تمہیں ہمارے بارے میں جو پوچھنا ہے یا جو بھی تصدیق کرنی ہے یہیں کر لو۔ اگر کہو تو ہم اپنے بارے میں تمہیں اپنے سفارت خانے سے بھی تصدیق کرا سکتے ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہمیں کسی سے تصدیق کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنا کام خود کرتے ہیں۔ سمجھی تم۔ اب اپنا منہ بند کرو اور شرافت سے ہمارے ساتھ چلو۔ ورنہ......" سلایہ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تت تت۔ تم میں شرافت کون ہے"...... لاٹوش نے کہا جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔

"شرافت۔ کون شرافت"...... سلایہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ شرافت کے ساتھ چلو۔ تم تو لڑکی ہو اس لئے تمہارا نام شرافت نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں میں کون ہے یہ تم بتا دو"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا تو سلایہ نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم میرے ساتھ مسخریاں کر رہے ہو"...... سلایہ نے اس پر الٹتے ہوئے کہا۔

"مسخریاں۔ یہ کس کھیل کا نام ہے۔ میں نے کرکٹ، بیڈ منٹن، ہاکی، کبڈی، ریسلنگ اور دوسرے بہت سے کھیلوں کا نام سنا ہے لیکن مسخریاں کا نام پہلی بار سن رہا ہوں"...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ مارٹن۔ اسے گولی مار دو اور تم......" سلایہ نے غصیلے لہجے میں پہلے لاٹوش سے پھر اس کے سر پر مشین پسٹل لئے کھڑے اپنے ساتھی سے کہا اور پھر وہ جیسے ہی لیڈی بلیک

سے کچھ کہنے کے لئے مڑی اسی لمحے لیڈی بلیک تیزی سے حرکت میں آئی۔ اس نے نہ صرف ہاتھ مار کر سلایہ کے ہاتھ سے اس کا مشین پسٹل نیچے گرا دیا بلکہ لیڈی بلیک نے سلایہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے تیزی سے موڑا اور اسے جھٹکا دے کر دوسری طرف گھماتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں ڈال دیا۔

لیڈی بلیک نے سلایہ کی گردن پر ہاتھ ڈالتے ہی اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ اس نے سلایہ کی گردن کو بازو سے جھٹکا دیا تو سلایہ کے منہ سے تیز چیخ نکلی۔ یہ سب اتنی تیزی سے ہو گیا کہ سلایہ کے مشین پسٹلز بردار ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے۔

"خبردار۔ اگر تم دونوں نے کوئی حرکت کی تو میں اس کی گردن توڑ دوں گی"...... لیڈی بلیک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سلایہ کی گردن کو جھٹکا دیا تو سلایہ بری طرح سے تڑپ اٹھی۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو اسلحہ پھینک دیں۔ ورنہ......" لیڈی بلیک نے سلایہ کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھینکو۔ پھینکو۔ پھینک دو۔ پھینک دو اسلحہ"...... سلایہ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام......" مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہنا چاہا۔

"میں کہہ رہی ہوں۔ پھینک دو نانسنس۔ فوراً پھینکو اسلحہ ورنہ یہ میری گردن کی ہڈی توڑ دے گی"...... سلایہ نے چیختے ہوئے کہا تو

مارٹن اور ہیری نے مشین پسٹلز نیچے گرا دیے۔

"لاٹوش۔ دونوں مشین پسٹل اٹھا لو"...... لیڈی بلیک نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر دونوں مشین پسٹل اٹھا لئے۔

"آپ کہیں تو میں ان دونوں مشین پسٹلز کو چیک کر لوں کہ یہ چلتے بھی ہیں یا یہ محض ہمیں ڈرانے کے لئے کھلونا پسٹلز لائے تھے۔ میں دونوں مشین پسٹلز سے ایک ایک گولی ان دونوں پر داغ دیتا ہوں"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ فائرنگ کی آوازوں سے ہم مصیبت میں آ جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تو میں کیا کروں۔ میرے دونوں ہاتھوں میں مشین پسٹل ہیں۔ مجھے ان میں سے ایک تو چلانے دیں"...... لاٹوش نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں ایک دوسرے کے قریب آؤ اور سامنے دیوار کے پاس جا کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"...... لیڈی بلیک نے لاٹوش کی بجائے مارٹن اور ہیری سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان دونوں نے سلامیہ کی طرف دیکھا جس کی گردن لیڈی بلیک کی گرفت میں تھی اور وہ اس کی گرفت میں بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر کی طرف ابل آئی تھیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ جو کہہ رہی ہے اس پر عمل کرو"...... لیڈی بلیک کے دباؤ بڑھاتے ہی سلامیہ نے تکلیف بھرے لہجے میں کہا تو وہ دونوں لیڈی بلیک اور لاٹوش کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے آگے بڑھے اور سامنے والی دیوار کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے اپنے منہ دیوار کی طرف کر لئے تھے۔ لیڈی بلیک نے لاٹوش کی طرف دیکھ کر اسے آنکھوں سے اشارہ کیا تو لاٹوش اس کا اشارہ سمجھ کر بے آواز قدموں سے چلتا ہوا ان کے عقب میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ سلامیہ اپنے ساتھیوں کو لاٹوش کے بارے میں کچھ بتاتی یا مارٹن اور ہیری، لاٹوش کے عقب میں ہونے کا احساس کرتے لاٹوش کے دونوں ہاتھ ایک ساتھ حرکت میں آئے اور کمرہ ان کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ لاٹوش نے ان دونوں کے سروں کے عقبی حصے پر ایک ساتھ مشین پسٹل کے دستے مار دیئے۔ وہ چیخ کر مڑے لیکن لاٹوش نے ان کے سروں پر ایک ایک اور ضرب لگائی تو اس بار وہ منہ سے کوئی آواز نکالے بغیر خالی ہوتے ہوئے ریت کے بوروں کی طرح ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

"ویل ڈن۔ اب بیڈ کی چادر پھاڑ کر اس کی پٹیاں بناؤ اور انہیں بل دے کر رسیوں کی طرح بٹ لو۔ تمہیں ان دونوں کو باندھنا ہے"...... لیڈی بلیک نے لاٹوش کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو لاٹوش ایک طویل سانس لے کر بیڈ کی طرف بڑھا اس نے مشین پسٹل اپنی جیب میں رکھے اور پھر اس نے بیڈ سے چادر اٹھائی اور

اسے پھاڑ کر لمبی لمبی پٹیاں سی بنانے لگا۔ چند پٹیاں بنا کر اس نے ان پٹیوں کو بل دے کر رسیوں جیسا بنایا اور پھر وہ مارٹن اور جیری کے قریب آیا اور اس نے ان دونوں کو باری باری باندھنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں بندھے پڑے تھے۔ اسی لمحے لیڈی بلیک نے سلایہ کی گردن کی ایک مخصوص رگ پکڑی۔ اس سے پہلے کہ سلایہ کچھ سمجھتی، لیڈی بلیک نے انگلیوں سے پوری قوت سے اس کی رگ مسل دی۔ لیڈی سلایہ کے حلق سے ہذیانی چیخ نکلی اور وہ لیڈی بلیک کے ہاتھوں میں بے دم سی ہوتی چلی گئی۔ لیڈی بلیک نے احتیاطاً اس کی نبض اور سانس چیک کی اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سلایہ کو سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر ڈال دیا۔

"ایک رسی مجھے بھی دو تاکہ میں اسے باندھ سکوں"...... لیڈی بلیک نے کہا تو لاٹوش نے بچی ہوئی رسی لا کر اسے دے دی اور لیڈی بلیک، سلایہ کو باندھنے لگی۔

"تینوں ہمارے قابو آ چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں فوری طور پر یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے"...... لاٹوش نے کہا۔

"جگہ تو ہمیں چھوڑنی ہی پڑے گی لیکن اس سے پہلے مجھے اس حرافہ سے کچھ معلومات لینی ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"کیسی معلومات"...... لاٹوش نے چونک کر کہا۔

"تم نے سنا نہیں اس نے کہا تھا کہ کیپٹن توفیق اور ہمارے باقی ساتھی ان کی قید میں ہیں۔ یہ ہمیں ان کے پاس لے جانا چاہتی تھی

تاکہ ہمیں ایک ساتھ ہلاک کر سکے"...... لیڈی بلیک نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں سنا تھا۔ اس وقت میں خوفزدہ ضرور تھا لیکن میرے کان کھلے ہوئے تھے"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مجھے اس سے معلوم کرنا ہے کہ اس نے ہمارے ساتھیوں کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ پھر ہم وہاں جا کر اپنے ساتھیوں کو بچائیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ لیکن آپ اس کی زبان یہاں کیسے کھلوائیں گی۔ اس کی چیخیں سن کر یہاں کوئی آ گیا تو"۔ لاٹوش نے کہا۔

"یہی میں بھی سوچ رہی ہوں۔ ہمیں کسی طرح اسے چیخنے سے روکنا ہو گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ تشدد کے بغیر یہ زبان نہیں کھولے گی اور اس پر تشدد ہوا تو یہ حلق کے بل چیخنا شروع کر دے گی"...... لاٹوش نے کہا۔

"مجھے سوچنے دو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ سوچیں تب تک میں باہر کا ایک راؤنڈ لگا کر آتا ہوں۔ یہ تینوں پہلے بھی چیخے تھے کہیں ان کی چیخیں سن کر کوئی دروازے پر نہ آ گیا ہو"...... لاٹوش نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ باہر ان کے مزید ساتھی بھی موجود ہوں

اس لئے تمہیں واقعی باہر کا ایک راؤنڈ لگا لینا چاہئے"...... لیڈی بلیک نے کہا تو لاٹوش نے ایک مشین پسٹل لیڈی بلیک کی طرف اچھال دیا۔ لیڈی بلیک نے مشین پسٹل ہوا میں ہی دبوچ لیا۔ لاٹوش نے دوسرا مشین پسٹل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے پر رک کر اس نے دروازے سے کان لگا کر باہر سے سن گن لینے کی کوشش کی لیکن باہر خاموشی تھی۔ اس نے لاک کھول کر احتیاط سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکنے لگا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ باہر کوئی نہیں تھا۔ اس نے مڑ کر لیڈی بلیک کی طرف دیکھتے ہوئے اطمینان سے سر ہلایا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

لاٹوش کے جانے کے بعد لیڈی بلیک چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ کچھ سوچ کر تیزی سے مارٹن اور ہیری کی طرف بڑھی۔ وہ سب سے پہلے مارٹن پر جھکی اور اس نے مارٹن کو گردن سے اٹھا کر اچانک ایک زوردار جھٹکا دیا۔ کڑک کی تیز آواز کے ساتھ مارٹن کی گردن کی ہڈی ٹوٹتی چلی گئی۔ وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ لیڈی بلیک ہیری کی طرف بڑھی اور اس نے اسی انداز میں ہیری کی گردن کی ہڈی بھی توڑ کر اسے ہلاک کر دیا۔ ان دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد لیڈی بلیک صوفے پر بے ہوش پڑی سلامیہ کی طرف بڑھی۔ اس نے بندھی ہوئی سلامیہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک پکڑ لیا۔ چند ہی لمحوں بعد سلامیہ کے

جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو لیڈی بلیک نے اس کی ناک چھوڑ دی البتہ اس کا دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر ہی تھا۔ سلامیہ نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھی ہوئی ہے۔

"سنو۔ میں نے تمہارے دونوں ساتھیوں کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو اپنے منہ سے ہلکی سی بھی آواز نہ نکالنا ورنہ تمہارا انجام بھی تمہارے ساتھیوں سے مختلف نہ ہو گا"...... لیڈی بلیک نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹائے بغیر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر سلامیہ کا رنگ زرد پڑ گیا۔ وہ خوف بھری نظروں سے سامنے پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگی جو بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور ان کی گردنیں مڑی ہوئی تھیں جنہیں دیکھ کر صاف پتہ چلتا تھا کہ ان کی گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔

لیڈی بلیک نے اسے خوفزدہ ہوتے دیکھ کر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور میز پر رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر اس کی نال سلامیہ کے سر سے لگا دی۔

"اب میں تم سے جو پوچھوں میرے سوالوں کا سچ سچ جواب دینا ورنہ میں تمہاری کھوپڑی کے پرخچے اڑا دوں گی"...... لیڈی بلیک نے مشین پسٹل اس کے سر سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''تت تت۔ تو کیا تم واقعی میجر پرمود کی ساتھی لیڈی بلیک ہو''۔ سلایہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں لیڈی بلیک ہوں لیکن جو مجھے جانتے ہیں وہ مجھے بھوکی شیرنی بھی کہتے ہیں''...... لیڈی بلیک نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھ سے غلطی ہوئی۔ مجھے چاہئے تھا کہ تمہیں دیکھتے ہی میں تمہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیتی''...... سلایہ نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے غلطی کی لیکن میں ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گی''۔ لیڈی بلیک نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا چاہتی ہو مجھ سے''...... سلایہ نے اسی انداز میں پوچھا۔

''تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے اور تم ہمیں کیوں ہلاک کرنا چاہتی ہو''...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

''میں بتا چکی ہوں۔ میرا تعلق ریڈ گینگ سے ہے اور ہم میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے دشمن ہیں''...... سلایہ نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ میں جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنا جانتی ہوں۔ سچ سچ بتاؤ کس گروپ سے ہے تمہارا تعلق''...... لیڈی بلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں سچ بول رہی ہوں''...... سلایہ نے کہا تو لیڈی بلیک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ سلایہ کے منہ

پر چونکہ لیڈی بلیک نے ہاتھ رکھا ہوا تھا اس لئے وہ چیخ نہ سکی لیکن تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ ضرور بگڑ گیا تھا۔ اس کے سر پر جہاں مشین پسٹل کا دستہ لگا تھا وہاں سے اس کا سر پھٹ گیا تھا۔ خون نکل کر اس کے چہرے پر آ گیا اور لیڈی بلیک کے ہاتھ بھی اس کے خون سے رنگین ہو گئے۔

''مجھے سچ سننا ہے۔ صرف سچ سمجھی تم''...... لیڈی بلیک نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''تت تت۔ تم۔ تم......'' سلایہ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

''اونچی آواز میں بولو گی تو میں تمہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگاؤں گی''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''تم اس طرح میرا منہ نہیں کھلوا سکتی''...... سلایہ نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے منہ نہیں کھولنا تو تم میرے لئے بے کار ہو۔ اس لئے مجھیں کرو''...... لیڈی بلیک نے ایک بار پھر مشین پسٹل اس کے سر سے لگایا اور ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھانے لگی۔ لیڈی بلیک کے چہرے پر سرد مہری اور سفاکی دیکھ کر سلایہ بری طرح سے سہم کر رہ گئی۔

''رر۔ رر۔ رکو۔ میں بتاتی ہوں''...... سلایہ نے اس بار خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''جو بولنا ہے جلدی بولو۔ ورنہ......'' لیڈی بلیک نے غراتے

ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ سلامیہ بری طرح سے کانپ کر رہ گئی۔

"ہم میگراتھ کے آدمی ہیں۔ اس نے ہی ہمیں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا ہے"...... سلامیہ نے کہا تو اس بار اس کے انداز سے ہی لیڈی بلیک سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"کون ہے یہ میگراتھ اور اس کی ہم سے کیا دشمنی ہے جو وہ ہم سب کو ہلاک کرنے کے درپے ہو رہا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اس کا تعلق بگ گینگ سے ہے اور اسے بگ گینگ کے چیف نے تم سب کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا اور میں صرف میگراتھ اور اس کے نمبر ٹو ٹام کو جانتی ہوں۔ میں ٹام کے ساتھ کام کرتی ہوں اور میگراتھ کے بعد اس کے احکامات پر عمل کرنا میری ذمہ داری ہے۔ میگراتھ نے تم سب کی ہلاکت کا ٹاسک ٹام کو دیا تھا اور ہم ٹام کی ہدایات پر مختلف گروپس کی شکل میں تم سب کو تلاش کر رہے تھے"...... سلامیہ نے جواب دیا۔

"ٹام کہاں ہے اور میگراتھ کا پتہ کیا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"میگراتھ کے بارے میں ٹام جانتا ہے۔ میگراتھ مجھ سے بات ضرور کرتا ہے لیکن میں آج تک اس کے ٹھکانے پر نہیں گئی اور نہ

ہی میں یہ جانتی ہوں کہ وہ کہاں ہوتا ہے"...... سلامیہ نے کہا۔

"ٹام تو جانتا ہو گا کہ میگراتھ کا ٹھکانہ کہاں ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ جانتا ہے"...... سلامیہ نے جواب دیا۔

"او کے۔ تو بتاؤ کہ ٹام کہاں ملے گا اور یہ بھی بتاؤ کہ تم نے ہمارے جن ساتھیوں کو پکڑا ہے وہ کہاں ہیں۔ یہ سب بتا کر تم مجھ سے اپنی جان بچا سکتی ہو ورنہ نہیں"...... لیڈی بلیک نے لہجے میں ایک بار پھر سرد مہری پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹام، ٹام کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ تمہارے دوسرے ساتھیوں کو ہمارے ساتھیوں نے اسی کلب میں پہنچایا ہے۔ وہ سب ٹام کلب کے تہہ خانے میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ ٹام کی ہدایات کے تحت انہیں وہاں پہنچایا گیا ہے اور یہاں بھی انہیں ٹام نے ہی بھیجا تھا تاکہ تم دونوں کو بھی پکڑ کر کلب میں لایا جائے اور تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کیا جائے"...... سلامیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ٹام کلب میں ہی رہتا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ میگراتھ جب تک اسے کوئی ٹاسک نہیں دیتا اس وقت تک وہ اپنے کلب میں ہی رہتا ہے۔ ٹاسک ملنے پر ہی وہ کلب سے باہر آتا ہے"...... سلامیہ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب تم مجھے ٹام کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ اس

کا حلیہ۔ اس کے بولنے کا انداز۔ وہ تمہیں کس نام سے پکارتا ہے اور اس کا تم سے رویہ کیسا ہے۔ سب کچھ"...... لیڈی بلیک نے کہا تو سلایہ اسے تفصیل بتانے لگی۔ لیڈی بلیک اس سے ضروری معلومات لیتی رہی اور سلایہ جس پر واقعی لیڈی بلیک کا خوف غالب آ چکا تھا وہ اسے ہر بات کا جواب دیتی رہی۔ تھوڑی ہی دیر میں لاٹوش بھی واپس آ گیا۔ لیڈی بلیک کو سلایہ سے پوچھ گچھ کرتے دیکھ کر وہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔

"اگر میگراتھ یا ٹام نے ہمارے بارے میں جدید سائنسی نظام سے پتہ چلا لیا تھا تو کیا انہوں نے میجر پرمود اور وائٹ شارک کا ابھی تک پتہ نہیں چلایا ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... لیڈی بلیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... اس کی بات سن کر سلایہ نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔ اس کی بات سن کر نہ صرف لیڈی بلیک بلکہ لاٹوش بھی چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے میجر پرمود اور وائٹ شارک کو"۔ لیڈی بلیک نے کہا تو اس بار سلایہ کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہونہہ۔ کیا تم واقعی نہیں جانتی ہو کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھ موجود وائٹ شارک کا کیا انجام ہوا ہے"...... سلایہ نے انتہائی

زہریلے لہجے میں کہا۔

"انجام۔ کیسا انجام"...... لیڈی بلیک نے کہا۔ اس کا انداز دیکھ کر لیڈی بلیک کا دل دھک دھک کرنا شروع ہو گیا تھا۔ سلایہ کی زہریلی مسکراہٹ اور اس کے بولنے کا انداز ایسا ہی تھا جیسے میجر پرمود اور وائٹ شارک واقعی ان کا شکار بن گئے ہوں۔

"وہ دونوں ہلاک ہو گئے ہیں"...... سلایہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تو لیڈی بلیک اور لاٹوش دونوں یکلخت اچھل پڑے۔

"ہلاک ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیسے ہلاک ہوئے ہیں وہ اور انہیں کس نے ہلاک کیا ہے"...... لاٹوش نے چیختے ہوئے کہا تو سلایہ انہیں میجر پرمود اور وائٹ شارک پر ٹام اور اس کے ساتھیوں کے حملے کی تفصیل اس انداز سے سنانے لگی جیسے وہ بچوں کو انتہائی دلچسپ کہانی سنا رہی ہو۔

"نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میجر پرمود اور وائٹ شارک ایسے نہیں مر سکتے۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ سراسر جھوٹ"۔ لاٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ جھوٹ نہیں سچ ہے۔ میجر پرمود اور وائٹ شارک واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب تک تو شاید ان کی لاشیں بھی دریائی جانور ہضم کر چکے ہوں گے"...... سلایہ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا دوسرے لمحے کمرہ زور دار چٹاخ اور سلایہ کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ لیڈی بلیک کا الٹا ہاتھ پوری قوت سے اس کے گال پر

پڑا تھا۔ یہ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ نہ صرف سلابیہ کے گال پر لیڈی بلیک کے ہاتھ کا نشان چھپ گیا تھا بلکہ اس کے منہ سے خون بھی چھلک پڑا تھا۔

''جھوٹ بول رہی ہو تم۔ ایسا ہونا ناممکن ہے''...... لیڈی بلیک نے غرا کر کہا۔

''یہ جھوٹ نہیں ہے اور نہ ہی تم اس سچائی کو میرا منہ توڑ کر بدل سکتی ہو۔ یہی سچ ہے جو میں نے تمہیں بتایا ہے''...... سلابیہ نے منہ بنا کر کہا تو لیڈی بلیک اسے گھور کر رہ گئی۔ میجر پرمود کی ہلاکت کا اسے یقین نہیں تھا لیکن اس پر اور وائٹ شارک پر جس طرح سے حملہ کیا گیا تھا اور سلابیہ کے کہنے کے مطابق ان دونوں کی کار پیچھے سے آنے والی کار کی ٹکر سے اچھل کر خطرناک دریا میں جا گری تھی یہ بات لیڈی بلیک کے لئے پریشانی کا باعث تھی۔

''تت۔ تت۔ تو کیا واقعی میجر پرمود اور وائٹ شارک......'' لاٹوش نے ہکلاتے اور لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ دونوں ملک عدم روانہ ہو چکے ہیں''...... سلابیہ نے جواب دیا تو لیڈی بلیک غصے سے آگے بڑھی اور اس نے پوری قوت سے اس کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ مار دیا۔ اس سے پہلے کہ سلابیہ کے منہ سے چیخ نکلتی، لیڈی بلیک نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس بار مشین پسٹل کے دستے کی ضرب سے سلابیہ کا سر کھل گیا تھا۔ اس کی آنکھیں پھیلیں اور وہ بندھی ہوئی ہونے کے

باوجود بری طرح سے تڑپنے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''اس کا تو کام تمام ہو گیا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کو چھڑانا ہے پھر دیکھیں گے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک زندہ ہیں یا نہیں''...... لیڈی بلیک نے سپاٹ لہجے میں کہا تو لاٹوش نے تھکے تھکے انداز میں سر ہلا دیا۔ میجر پرمود اور وائٹ شارک کی ہلاکت کا سن کر اسے شدید جھٹکا لگا تھا اور اسے واقعی یوں محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا جیسے اب وہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کو کبھی نہ دیکھ سکے گا۔

عمران کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ جیسے ہی اسے ہوش آیا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

شعور جاگتے ہی عمران نے ادھر ادھر دیکھا تو اس نے خود کو اور ٹائیگر کو ایک ہال نما بڑے سے کمرے میں موجود پایا۔ ٹرومین اور ٹائیگر اس کے دائیں بائیں راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے تھے۔ دونوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے انہیں ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ ہال نما کمرے میں ہر طرف بڑے بڑے باکس پڑے ہوئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی گودام ہو جہاں سامان کی پیٹیاں رکھی گئی تھیں۔ سامنے ایک کرسی پڑی ہوئی تھی جو خالی تھی۔

پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کے دماغ میں سابقہ منظر فلم کی طرح چلنے لگا جب وہ ٹرومین کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا

تو اچانک دروازے کے پاس سفید رنگ کا دھواں پھیلا تھا۔ دھواں دیکھ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو سانس روکنے کا کہا تھا اور خود بھی سانس روک لیا تھا لیکن اسی لمحے اسے اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہوئیں اور ساتھ ہی اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں بے شمار سوئیاں سی چبھ رہی ہوں۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔ پھر کیا ہوا تھا۔ وہ کہاں تھا اور کون اسے یہاں لے آیا تھا اس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہ جانتا تھا۔

کمرے کے دائیں طرف سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جہاں ایک دروازہ تھا اور وہ دروازہ بند تھا۔ سیڑھیاں اور دروازہ دیکھ کر عمران کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ کسی تہہ خانے میں موجود ہے۔ تہہ خانے کی دیواریں کوٹڈ تھیں۔ ایسی دیواریں عموماً سائلنٹ روم بنانے کے لئے استعمال کی جاتی تھیں جنہیں عام طور پر ساؤنڈ پروف روم کہا جاتا تھا۔

"اب یہ کون سی جگہ ہے۔ پہلے اسی طرح ہمیں رابن نے اغوا کیا تھا اور اب پھر ہمیں بے ہوش کر کے اس تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کون ہے جو بے چارے ٹائیگر اور قسمت کے مارے عمران کے پیچھے پڑ گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹرومین کے جسم میں حرکت ہوئی۔ ٹرومین کے ساتھ ٹائیگر کی بھی کراہنے کی آواز سنائی دی۔ دونوں کو ایک ساتھ ہی ہوش آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں

آتے ہی انہوں نے بھی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔

"یہ کیا باس۔ اب ہمیں یہاں کون لایا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں بھائی بچے آدمی۔ کیا تم اس جگہ کو پہچانتے ہو"۔ عمران نے ٹائیگر کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ البتہ تہہ خانے کی بناوٹ اور ارد گرد پھیلی ہوئی مہک سے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم کسی فارم ہاؤس کے تہہ خانے میں ہوں۔ تہہ خانے میں آنے والی خوشگوار ہوا میں مخصوص فصلوں کی خوشبو بھی رچی ہوئی ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ تو میں نے بھی محسوس کیا ہے لیکن اس فارم ہاؤس کا مالک کون ہے اور ہمیں اس طرح بے ہوش کر کے یہاں کیوں لایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ موجود ہوں اس لئے میں بھلا کیسے بتا سکتا ہوں کہ ہمیں یہاں کون لایا ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"وہ جو بھی ہے اس کا تعلق کرائم ڈیپارٹمنٹ سے ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کرائم ڈیپارٹمنٹ۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... ٹرومین نے چونک

کر کہا۔

"جس طرح سرکاری ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں جن میں پولیس اور دوسری سرکاری ایجنسیوں شامل ہوتی ہیں اسی طرح ظاہر ہے کرمنلز نے بھی اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ بنا رکھے ہیں جو مختلف گروپس، تنظیموں اور سینڈیکیٹس کے تحت کام کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں کرائم ڈیپارٹمنٹ ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ہم کسی مجرم تنظیم کے قبضے میں ہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اگر ہم کسی سرکاری ایجنسی کی قید میں ہوتے تو وہ ہمیں اس طرح یہاں گودام میں لا کر قید نہ کرتے۔ ایسے ٹھکانے عموماً مجرم تنظیمیں ہی استعمال کرتی ہیں اور یہ مجرم تنظیم ضرورت سے زیادہ فعال اور باوسائل معلوم ہوتی ہے جنہوں نے ہمیں ایک ایسی گیس سے بے ہوش کیا تھا جو آنکھوں اور جسمانی مساموں سے اثر انداز ہوتی ہے اور پھر ٹائیگر کا چہرہ بھی صاف ہے۔ انہوں نے بے ہوشی کے دوران یقیناً میک اپ واشر سے ہمارے میک اپ واش کر دیئے ہیں۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں اور ٹائیگر نے سادہ سے میک اپ کر رکھے ہیں۔ اس لئے انہیں ہمارے چہرے صاف کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی ہو گی لیکن تم نے چونکہ خود ساختہ پلاسٹک میک اپ کر رکھا ہے اس لئے وہ تمہارا چہرہ صاف کرنے میں ناکام رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہ میرا میک اپ صاف نہیں کر سکے"...... ٹرومین نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ مسرت کا عنصر تھا جیسے وہ اس بات سے خوش ہو رہا ہو کہ اس کا میک اپ واش نہیں ہوا ہے۔

"فی الحال تو تمہاری وہی شکل ہے جو تم نے ویٹر کے روپ میں دکھائی تھی"...... عمران نے کہا تو ٹرومین مسکرا دیا۔

"مجھے اپنے چہرے سے آلمنڈ اور بلیک نٹ کی مہک بھی محسوس ہو رہی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہمارے میک اپ صاف کرنے کے لئے سی ٹی لوشن کا سپرے کیا ہے۔ یہ دونوں خوشبوئیں اسی لوشن میں استعمال ہوتی ہیں۔ سلنڈر سے سپرے کر کے چہرے پر فوم جیسی جھاگ سی بنائی جاتی ہے اور جب جھاگ ختم ہوتی ہے تو چہرے پر موجود ہر قسم کا میک اپ خود بخود واش ہو جاتا ہے"۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

"تمہارے چہرے پر چونکہ پلاسٹک میک اپ ہے اس لئے یہ سی ٹی لوشن سے صاف نہیں ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ خصوصی ساخت کا میک اپ ہے جسے کسی بھی لوشن، کریموں یا پھر میک اپ واشر مشین سے بھی صاف نہیں کیا جا سکتا ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تو پھر کیسے صاف ہوتا ہے یہ میک اپ"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس ماحول میں بتانا ضروری ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"اس ماحول میں کیا تم کسی بھی ماحول میں یہ بتانا پسند نہیں کرو گے تاکہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ تمہارا ایجاد کردہ میک اپ کیسے واش کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹرومین کھسیانی ہنسی ہنس پڑا۔

"کسی اور کو تو نہیں لیکن آپ کہیں گے تو میں آپ کو ضرور بتا دوں گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"تو میں نے ہی پوچھا تھا۔ میرے فرشتوں نے تو نہیں پوچھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ یہاں سے باہر جاتے ہی میں آپ کو بتا دوں گا"۔ ٹرومین نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سیڑھیوں کے اوپر دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس آدمی نے سفید رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کے چہرے پر سختی اور سرد مہری ثبت تھی۔ اس کی آنکھیں گہرے رنگ کی تھیں جن میں بلا کی چمک تھی جو اس کی ذہانت کا ثبوت تھی۔ ادھیڑ عمر کے پیچھے دو لمبے تڑنگے نوجوان داخل ہوئے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"یہ میگراتھ ہے۔ وہی ملٹی نیشنل کمپنی کا جنرل منیجر اور بلیک گینگ کا سربراہ ہے جس کے بارے میں آپ کو میں نے بتایا تھا"۔ اچانک ٹرومین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ ادھیڑ عمر آدمی اور اس

کے پیچھے دونوں مشین گن بردار سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور تیز تیز چلتے ہوئے ان کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔

''تو تم تینوں کو ہوش آ گیا''...... اس آدمی نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ دونوں مشین گن بردار اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مشین گنوں کے رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانب کر دیئے۔

''نہیں۔ ان دونوں کو ہوش آیا ہے۔ میں ابھی غنودگی میں ہی ہوں۔ مجھے ہوش میں آنے میں وقت لگے گا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میرا نام سنو گے تو تمہیں یقیناً ہوش آ جائے گا مسٹر علی عمران''...... میگراتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ کیا تم دونوں میں سے کسی کا نام علی عمران ہے''...... عمران نے پہلے میگراتھ سے کہا اور پھر اپنے دائیں بائیں بیٹھے ٹائیگر اور ٹرومین مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تمہیں شاید ابھی اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ میں نے تمہارا اور تمہارے ایک ساتھی کا میک اپ صاف کر دیا ہے''...... میگراتھ نے کہا۔

''میک اپ۔ میرا۔ کیا مطلب۔ میں مرد ہوں۔ عورت نہیں جو

ہر وقت میک اپ میں بنی سنوری رہتی ہیں اور......'' عمران نے کہا۔

''میرے سامنے تمہاری یہ اداکاری نہیں چلے گی عمران۔ میری بات دھیان سے سنو۔ میرا نام میگراتھ ہے اور میں ایکریمیا کے سب سے طاقتور اور فعال بلیک گینگ کا سربراہ ہوں۔ سنا تم نے''۔ میگراتھ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

''نہیں سنا۔ میں تھوڑا اونچا سنتا ہوں۔ اس لئے ذرا اونچی آواز میں بات کرو۔ اگر ہو سکے تو میگا فون لے آؤ اور اس سے بات کرو۔ میگا فون کی آواز مجھے بخوبی دکھائی۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے سنائی دیتی ہے''...... عمران نے کہا تو میگراتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میرا نام اور بلیک گینگ کا نام سن کر تمہیں جھٹکا نہیں لگا کیا''...... میگراتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام میگراتھ ہے۔ تم ابوالہول تو نہیں ہو اور نہ ہی بلیک گینگ کسی ڈراؤنی مووی کا نام ہے جسے سن کر اور دیکھ کر میں ڈر جاؤں''...... عمران نے کہا تو میگراتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''جب تمہارا میک اپ صاف کیا گیا تھا اور جیسے ہی میرے سامنے تمہارا اصل چہرہ آیا تھا تو میں نے تمہیں اسی وقت ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میرے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور میں

عین وقت پر اس کا ٹریگر دباتے دباتے رک گیا تھا۔ جانتے ہو کیوں"...... میگراتھ نے غراتے ہوئے کہا۔

"شاید تمہیں مشین پسٹل کا ٹریگر دبانا نہیں آتا ہوگا یا پھر تمہیں یاد آ گیا ہوگا کہ مشین پسٹل لوڈ نہیں ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو میگراتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں گن چلانا بھی جانتا ہوں اور میرے پاس موجود مشین پسٹل بھی لوڈ تھا۔ نانسنس"...... میگراتھ نے کہا۔

"تب پھر تم اس خوف میں مبتلا ہو گئے ہو گے کہ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو کہیں میرا بھوت تمہیں نہ چمٹ جائے"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو میگراتھ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"نہیں۔ میں نے تمہیں جان بوجھ کر بے ہوشی کی حالت میں ہلاک نہیں کیا تھا"...... میگراتھ نے کہا اور غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اگر تم اس انتظار میں ہو کہ میں پوچھوں کیوں۔ تو بتاؤ۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں ہوش میں لا کر تمہاری آنکھوں میں موت کا خوف دیکھ کر تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تم یقینی موت سے بھی بچ نکلنے کا گر جانتے ہو اور مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہو تو یہ سب میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا کہ تم ہوش میں آ کر مجھ سے اپنی جان کیسے

بچاتے ہو اور تمہارے پاس ایسا کون سا جادو ہے جس سے تم مرنے کے باوجود زندہ بچ جاتے ہو جبکہ میرے نزدیک ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میں ابھی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ تم جن راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہو ان کرسیوں کے پایوں کے ساتھ میں نے ہائی وولٹیج کے وائر نصب کرا دیئے ہیں جن کا لنک ایک ہیوی جنریٹر سے ہے۔ جیسے ہی تم تینوں ہلاک ہو گئے میرے ساتھی جنریٹر چلا دیں گے۔ کرسیوں میں اس قدر تیز رو آئے گی کہ تمہاری لاشوں میں آگ بھڑک اٹھے گی جو لمحوں میں تمہاری لاشیں جلا کر بھسم کر دے گی۔ ایسی صورت میں، میں یقیناً دیکھنا پسند کروں گا کہ تم کس طرح دوبارہ زندہ ہوتے ہو"...... میگراتھ نے سفاکی سے کہا۔

"میں دوبارہ زندہ ہونے کا فن تو نہیں جانتا لیکن مجھے ایک ایسا جادو آتا ہے جو اگر میں نے استعمال کیا تو ہماری جگہ تم تینوں ان کرسیوں پر جکڑے نظر آؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... میگراتھ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم دیکھنا چاہتے ہو یہ جادو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں ضرور۔ کیوں نہیں"...... میگراتھ نے بدستور طنز بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایک منٹ کے لئے اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ میری

کرسی کے قریب آ کر کھڑے ہو جائیں۔ کرسی سے ایک فٹ کے فاصلے پر۔ بے شک یہ اپنی مشین گنوں کے رخ میری جانب رکھیں لیکن ایک منٹ کے لئے انہیں میری کرسی سے ایک فٹ کے فاصلے پر آنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔ میگراتھ غور سے عمران کی شکل دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تلخی اور طنز موجزن تھا۔

"ہونہہ۔ تم احمقوں کے شہنشاہ ہو۔ یقیناً تم احمقانہ حرکت ہی کرو گے"...... میگراتھ نے منہ بنا کر کہا۔

"ارے نہیں۔ میں سچ میں تمہیں جادو دکھاؤں گا۔ ایسا جادو جسے تم مرنے کے بعد بھی نہ بھول سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ میں فضول باتیں پسند نہیں کرتا"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو صاف کہو کہ تم میرے جادو سے ڈر گئے ہو"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ڈر۔ ہونہہ۔ تم جن راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہو انہیں کھولنے کا ریموٹ کنٹرول میرے پاس ہے۔ تم لاکھ کوششیں کر لو لیکن ان کرسیوں سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ سمجھے تم"...... میگراتھ نے سخت لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں ان کرسیوں پر اتنا ہی اعتماد ہے کہ ان کے راڈز تمہاری مرضی کے بغیر نہیں کھل سکتے تو پھر کہو اپنے ساتھیوں سے میرے نزدیک آئیں"...... عمران نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

میگراتھ چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اس کے سامنے۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ یہ کیا کرتا ہے"...... میگراتھ نے کہا تو اس کے دونوں ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور عمران کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مشین گنوں کے رخ عمران کی جانب کر دیئے۔

"اب ایک منٹ کے لئے آنکھیں بند کرو اور بولو شک شکا شک، شک"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہے"...... ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس جادو کا منتر جو میں کرنے والا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے پلٹ کر میگراتھ کی طرف دیکھا۔ میگراتھ کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات تھے۔

"جو کہتا ہے کرو"...... میگراتھ نے منہ بنا کر کہا تو وہ دونوں عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ جس نے یکلخت اپنا جسم اکڑا لیا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنا سانس روک لیا ہو۔

"بند کرو آنکھیں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہی انہوں نے آنکھیں بند کیں اسی لمحے اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ عمران کی کرسی کے راڈز کھلے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں آنکھیں کھولتے اس لمحے عمران کسی عقاب کی طرح ان دونوں پر جھپٹ پڑا۔ عمران کے ہاتھ اور پاؤں

ایک ساتھ حرکت میں آئے۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر ان دونوں کی مشین گنیں جھپٹیں اور انہیں باری باری ٹانگیں مار کر دور اچھال دیا۔ عمران نے ایک مشین گن کا رخ میگراتھ کی طرف کیا اور دوسری مشین گن سے یکلخت ان دونوں پر فائرنگ کر دی۔ اس نے میگراتھ کے دونوں آدمیوں کی ٹانگوں میں گولیاں ماری تھیں۔ وہ دونوں حلق کے بل چیخ اٹھے۔ میگراتھ یہ سب دیکھ کر ساکت سا ہو کر رہ گیا۔ وہ عمران کو یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے عمران کی بجائے اس کے سامنے کسی دوسری دنیا کی مخلوق موجود ہو۔

''دیکھا میرا جادو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تت تت۔ تم راڈز والی کرسی سے آزاد کیسے ہو گئے''...... میگراتھ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مخصوص قسم کا ریموٹ کنٹرول نکال لیا اور حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''تمہارا یہ ریموٹ کنٹرول بے کار ہو چکا ہے۔ اس ریموٹ کنٹرول کا تم کوئی بھی بٹن پریس کرو تب بھی کرسیوں کے راڈز نہ تو اوپن ہوں گے اور نہ کلوز۔ یقین نہیں تو آزما لو''...... عمران نے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... میگراتھ نے چونک کر کہا۔

''میں نے کہا تو ہے کہ اگر میری بات پر یقین نہیں تو آزما کر

دیکھ لو ریموٹ کنٹرول''...... عمران نے کہا تو میگراتھ نے فوراً ریموٹ کنٹرول کا رخ راڈز والی کرسیوں کی طرف کیا اور ایک بٹن پریس کیا۔ جیسے ہی اس نے ریموٹ کنٹرول پریس کیا اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ٹرومین اور ٹائیگر کی کرسیوں کے راڈز بھی کھلتے چلے گئے۔ راڈز کھلتے ہی ٹرومین اور ٹائیگر فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے جیسے وہ پہلے سے ہی اس کے لئے تیار تھے کہ راڈز کھلنے والے ہیں۔

''یہ ہے میرا دوسرا جادو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو میگراتھ غرا کر رہ گیا۔

''تو تم نے دھوکے سے اپنے ساتھیوں کو آزاد کرایا ہے''۔ میگراتھ نے غرا کر کہا۔

''اسے دھوکہ کہو یا جادو تمہاری مرضی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگراتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم اپنا بتاؤ تم بغیر ریموٹ کنٹرول کے کیسے آزاد ہو گئے''۔ میگراتھ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

''تم نے میرا اور میرے ساتھیوں کو جس سی ٹی لوشن سے میک اپ صاف کیا تھا اس لوشن میں قدرتی اجزاء کے ساتھ ساتھ چند مخصوص کیمیکلز کا بھی استعمال ہوتا ہے جن میں ایک کیمیکل لازا بھی ہے۔ لازا ایک تیزابی کیمیکل ہے جو انسانی جلد کو تو نقصان نہیں پہنچاتا لیکن اس کیمیکل سے ایسی گیس پیدا ہوتی ہے جو اردگرد کے

کمپیوٹرائزڈ سسٹم کو معطل کر دیتی ہے۔ ان راڈز والی کرسیوں کو کمپیوٹرائزڈ ریموٹ کنٹرول سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ چونکہ تم نے ہم پر سی ٹی لوشن کا استعمال کیا تھا اس لئے ہمارے ارد گرد ریموٹ پاور تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ میں ان کرسیوں کی طرز بناوٹ سے واقف ہوں۔ ایسی کرسیوں کا اگر ریموٹ کنٹرول سسٹم ختم یا کمزور ہو جائے تو کرسی کے راڈز پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ راڈز پر دباؤ بڑھا کر یکلخت ختم کر دیا جائے تو راڈز کا ریموٹ سسٹم مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور ایسا ہی ہوا تھا۔ جب تمہارے آدمی مشین گنیں لے کر میرے سامنے آئے تو میں نے اپنا جسم اکڑا کر سانس روک لیا تھا اور راڈز پر دباؤ ڈال دیا تھا یا ایسا سمجھو کہ میں نے اپنا جسم پھلا کر خود کو ان راڈز میں اور زیادہ پھنسا لیا تھا جس سے راڈز کرسی کے جوڑوں کی طرف ٹائٹ ہو گئے اور پھر جیسے ہی میں نے سانس چھوڑ کر اپنا جسم ڈھیلا کیا تو راڈز کا ریموٹ سسٹم ختم ہو گیا جس کے نتیجے میں راڈز کھل گئے۔ یہ ہے میرا جادو"...... عمران نے مسکرا کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میگراتھ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہیں سمجھنے میں مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ تم واقعی ذہین ہو بے حد ذہین۔ اب مجھے سمجھ آ گیا ہے کہ تمہارے بارے یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اگر تم قابو آ جاؤ تو تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر دینا چاہئے تمہیں کوئی موقع نہیں دینا چاہئے جس کا

تم فائدہ اٹھا سکو اور میں یہ غلطی کر بیٹھا ہوں"...... میگراتھ نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"غلطی تو غلطی ہوتی ہے پیارے جس کا مداوا ضروری ہوتا ہے اور اب تمہاری غلطی کا یہی مداوا ہے کہ تم اب وہی کرو جو میں تم سے کرنے کا کہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا کرانا چاہتے ہو تم مجھ سے"...... میگراتھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"فی الحال اس کرسی کو چھوڑو اور میری کرسی پر آ کر بیٹھ جاؤ اور یہ ریموٹ کنٹرول میرے ساتھی کو دے دو"...... عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر میگراتھ سے ریموٹ کنٹرول چھین لیا۔ عمران نے اس کے جن دو ساتھیوں کی ٹانگوں پر گولیاں ماری تھیں وہ دونوں زیادہ خون کے اخراج کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے اس لئے عمران کو ان کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔

"نہیں۔ میں راڈز والی کرسی پر نہیں بیٹھوں گا"...... میگراتھ نے سخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور میگراتھ بوکھلا کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے اس کے پیروں کے پاس یکلخت فائرنگ کر دی تھی۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس"...... میگراتھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی جو ایک نانسنس دوسرے نانسنس کے ساتھ کرتا ہے۔ چلو آگے بڑھو اور بیٹھو اس کرسی پر ورنہ......" عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر میگراتھ کانپ اٹھا۔ وہ چند لمحے عمران کی طرف دیکھتا رہا جس کے چہرے پر یکلخت پتھروں جیسی سختی اور سنجیدگی ابھر آئی تھی اور اس کی آنکھوں میں سفاکیت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"تت تت۔ تم تم......" میگراتھ نے ہکلا کر کہنا چاہا۔

"راڈز والی کرسی پر بیٹھ جاؤ نانسنس۔ ورنہ اس بار میں تمہارا جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے میں بدل دوں گا۔ جلدی کرو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو میگراتھ تیزی سے آگے بڑھا اور فوراً اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر کچھ دیر پہلے عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو واقعی عمران اسے گولیوں سے چھلنی کر دے گا۔ جیسے ہی وہ راڈز والی کرسی پر بیٹھا عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور عمران کی جگہ میگراتھ راڈز والی کرسی پر جکڑا نظر آیا۔

"اب ہوا ہے میرا جادو مکمل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی اور درشتگی کافور ہو گئی تھی۔

"تم شاطر ہو۔ انتہائی شاطر"...... میگراتھ نے غرا کر کہا۔

"ٹرومین تم اوپر جاؤ اور نگرانی کرو۔ اگر کوئی اس طرف آنے کی کوشش کرے تو اسے گولیوں سے اڑا دینا"...... عمران نے میگراتھ کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک مشین گن اس کی طرف اچھال دی جسے ٹرومین نے ہوا میں ہی دبوچ لیا اور وہ تیز تیز چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی خنجر تلاش کرو اور خنجر سے میگراتھ کے دونوں کان، ناک اور گال کاٹ دو۔ پھر اس کی آنکھیں نکال دینا اور اس کے بعد جس طرح جانوروں کا گوشت کاٹا جاتا ہے اس کے جسم سے گوشت کے ٹکڑے کاٹنا شروع کر دینا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں اس سے جو کچھ پوچھوں گا یہ تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے آسانی سے میرے کسی سوال کا جواب نہ دے گا۔ جب اس کے جسم کے اعضاء کٹیں گے اور اس کی قوت مدافعت کے ساتھ قوت برداشت بھی ختم ہو جائے گی تو یہ میرے کسی سوال کا جواب دینے سے انکار نہیں کر سکے گا"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر میگراتھ کانپ اٹھا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ میگراتھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کا حکم سن کر ٹائیگر

فوراً آگے بڑھا اور اس نے تہہ خانے میں خنجر ڈھونڈنا شروع کر دیا۔

''میں تم سے سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتا ہوں۔ بتاؤ گے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو سی ورلڈ اور فور کنگز کا سن کر میگراتھ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلے لیکن اس نے فوری اور انتہائی حیرت انگیز طور پر خود کو نارمل کر لیا۔

''سی ورلڈ۔ فور کنگز۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے''...... میگراتھ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ نام وہ زندگی میں پہلی بار سن رہا ہو۔ اس کا جواب سن کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے میگراتھ کے چہرے پر یہ دونوں نام سن کر پیدا ہونے والے تاثرات واضح طور پر دیکھ لئے تھے۔

''میں جانتا تھا۔ تم یہی جواب دو گے اسی لئے میں نے اپنے ساتھی سے خنجر تلاش کرنے کا کہا ہے۔ ایک بار وہ خنجر تلاش کر لے پھر وہ تمہارے جسم پر ایسے نقش و نگار بنائے گا جسے دیکھ کر تمہیں اپنے بھولے ہوئے عزیزوں اور رشتہ داروں تک کے نام یاد آ جائیں گے''...... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میرا تعلق بلیک گینگ سے ہے اور میں بلیک گینگ کا سربراہ ہوں''...... میگراتھ نے خوف بھرے لہجے میں

کہا۔

''چلو۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں کہ تم بلیک گینگ کے چیف ہو۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اپنے گروپس کو مجھے اور میجر پرمود کو ریڈ ڈان بن کر ہلاک کرنے کے احکامات کیوں دیئے تھے۔ جب ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں تھی تو پھر تم ہمیں ہلاک کرنے کے درپے کیوں ہو گئے تھے اور تم نے ڈیگر کو وہ دو ہیومن سرچ ڈیوائسز کیوں فراہم کی تھیں جن سے ڈیگر کے ساتھی آسانی سے مجھے اور میجر پرمود کو تلاش کر سکتے تھے۔ بولو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں نے کسی کو تمہاری اور میجر پرمود کی ہلاکت کے احکامات نہیں دیئے اور نہ ہی میں نے کسی کو ایسی کوئی سرچ ڈیوائسز دی تھیں''...... میگراتھ نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جب تک تمہارے جسم کا گوشت نہ نوچا جائے گا تم آسانی سے کچھ نہیں بتاؤ گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔ اسے تہہ خانے میں موجود ایک الماری سے تیز دھار خنجر مل گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر میگراتھ کا رنگ زرد ہو گیا۔

''خنجر مل گیا ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آگے بڑھو اور میگراتھ کے ساتھ وہی کرو جو میں نے کرنے کے لئے کہا تھا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔

"رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ میرے نزدیک مت آؤ۔ اسے روکو عمران پلیز"...... ٹائیگر کو خنجر لے کر اپنے قریب آتے دیکھ کر میگراتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ تمہارا ہاتھ اس وقت تک نہیں رکنا چاہئے جب تک یہ منہ نہ کھول دے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت میگراتھ کی انتہائی تیز اور دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے خنجر مار کر اس کا دایاں گال چیر دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ میگراتھ کچھ کرتا ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور میگراتھ کی ناک آدھی سے زیادہ کٹتی چلی گئی۔ میگراتھ کے حلق سے دلخراش چیخ نکلی اور اس نے بری طرح سے سر مارنا شروع کر دیا۔

"بولو۔ جلدی بولو۔ تم باس کے سوالوں کے جواب دو گے یا نہیں"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ چلا اور اس بار میگراتھ کا دایاں کان الگ ہو گیا۔ میگراتھ کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کے جسم سے روح ہی نکل کر باہر آ جائے گی۔

"بس کرو۔ فار گاڈ سیک بس کرو۔ میں اور اذیت نہیں سہہ سکتا۔ پلیز پلیز"...... میگراتھ نے تڑپتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ۔ باس جو پوچھ رہا ہے اس کا جواب دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کر سکتا۔ اگر میں نے سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں زبان کھولی تو وہ مجھے ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دیں گے۔ تم نہیں جانتے۔ ان کے پاس ایسا کنٹرول سسٹم ہے کہ جیسے ہی سی ورلڈ یا فور کنگز کے بارے میں کوئی زبان کھولتا ہے تو سی ورلڈ میں موجود ماسٹر کمپیوٹر فوراً ایکٹیو ہو جاتا ہے اور سیٹلائٹ سسٹم سے زبان کھولنے والا مارک ہو جاتا ہے جسے سیٹلائٹ سے منسلک ریز گن سے کسی بھی جگہ ریز سے جلا کر بھسم کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ جہاں سی ورلڈ موجود ہے اس علاقے کے ارد گرد تو ایسی ریز پھیلی ہوئی ہیں کہ اگر سی ورلڈ کا نام بھی لیا جائے تو موت فوراً نام لینے والے تک پہنچ جاتی ہے اور پھر......" میگراتھ نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔ یہ ساری باتیں تم ہمیں کوڈز میں بھی بتا سکتے ہو۔ بولو کون سے کوڈز جانتے ہو تم"...... عمران نے پوچھا۔

"کوڈز۔ مم مم۔ میں کوئی کوڈ نہیں جانتا"...... میگراتھ نے کہا اسی لمحے ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور میگراتھ بری طرح سے چیخ اور تڑپ اٹھا۔

"ڈاٹ کوڈ۔ میں ڈاٹ کوڈ ورڈز جانتا ہوں"...... اس نے

یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ تو اب ہم ڈاٹ کوڈز میں بات کریں گے مجھے امید ہے کہ سی ورلڈ میں ڈاٹ کوڈز کے تحت کچھ فیڈ نہ کیا گیا ہوگا اور تم اس کوڈ میں مجھے ساری تفصیل بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن......" میگراتھ نے کہنا چاہا۔ ٹائیگر نے پھر خنجر چلایا اور اس کا دوسرا کان بھی کاٹ دیا۔ میگراتھ حلق کے بل چیخا ہوا تڑپ رہا تھا اس کا جسم خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹ رہی تھیں۔

"اب تم نے باس کے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے کوئی اور بات کی یا اگر مگر سے کام لیا تو میں ایک ایک کر کے تمہاری دونوں آنکھیں نکال دوں گا سمجھے تم"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر میگراتھ بری طرح سے کانپ اٹھا۔

"ٹھ۔ ٹھ۔ ٹھیک ہے۔ ہم ڈاٹ کوڈ میں بات کرتے ہیں"۔ میگراتھ نے کہا۔

"تو بتاؤ۔ کیا ہے سی ورلڈ اور فور کنگز کہاں ہیں اور انہوں نے کس مقصد کے لئے سی ورلڈ بنایا ہے"...... عمران نے ہونٹوں سے ٹک ٹک کی آواز نکالتے ہوئے کہا۔ یہ مخصوص ڈاٹ کوڈ تھا جو ٹک ٹک کی مخصوص آواز سے ہی بولا اور سمجھا جا سکتا تھا۔

"سی ورلڈ کے بارے میں مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ یہ دنیائے سمندر میں کہیں موجود ہے اور سمندر کی گہرائی میں بنائی گئی ایک

ایسی دنیا ہے جہاں تمام سپر پاورز سے بھی جدید سائنسی نظام موجود ہے۔ اس ورلڈ پر فور کنگز کی حکمرانی ہے"...... میگراتھ نے کہا اور پھر وہ عمران کو وہی ساری تفصیل بتانے لگا جو ٹرومین عمران کو پہلے ہی بتا چکا تھا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ تم کس کنگ کے لئے کام کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا تعلق ارتھ کنگ سے ہے جسے کوڈ میں ای کنگ کہا جاتا ہے۔ ای کنگ نے یہاں کے انڈر ورلڈ اور بے شمار گینگز اور سینڈیکیٹ کا کنٹرول سنبھال رکھا ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"کہاں ہے یہ ای کنگ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ ای کنگ سے میرا ہمیشہ ٹرانسمیٹر یا سپیشل فون پر رابطہ ہوتا ہے۔ میں نے اس کی آواز ہی سنی ہے آج تک اس سے ملا نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس کا کوئی پتہ ٹھکانہ جانتا ہوں"...... میگراتھ نے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہارے چہرے پر ایسے تاثرات بھی دکھائی دے رہے ہیں جیسے سی ورلڈ یا پھر فور کنگز کے حوالے سے تم کوئی اہم بات جانتے ہو۔ بولو۔ سچ ہے نا یہ بات"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو میگراتھ نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ میں خون آلود خنجر دیکھ کر وہ خوف سے

حلق میں تھوک نگلنے لگا۔

"میں ای کنگ کے بارے میں تو کچھ نہیں جانتا لیکن ڈی کنگ کے بارے میں میرے پاس ایک اہم راز ہے"...... میگراتھ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈی کنگ سے تمہاری مراد ڈیزرٹ کنگ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... میگراتھ نے کہا۔

"کیا راز ہے تمہارے پاس ڈیزرٹ کنگ کا"...... عمران نے پوچھا۔

"تم نے وائٹ ڈیزرٹ کا سنا ہے"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"وائٹ ڈیزرٹ، ایکاسا کا ڈیزرٹ جو ہوشیو سے ملتا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرے خیال میں ڈی کنگ اسی ڈیزرٹ میں کہیں موجود ہے جہاں اس نے ریگستان کے نیچے اپنا خفیہ ٹھکانہ بنا رکھا ہے اور اسی خفیہ ٹھکانے سے وہ دنیا کے ان تمام ڈیزرٹس کو کنٹرول کرتا ہے جہاں ایکریمیا، اسرائیل اور دوسرے ممالک کے خفیہ میزائل اسٹیشن بنے ہوئے ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"اتنا بڑا راز تم کیسے جانتے ہو۔ کیا یہ بات تمہیں خود ڈی کنگ نے بتائی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ بات مجھے ای کنگ سے پتہ چلی تھی"...... میگراتھ

نے جواب دیا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"میری ای کنگ سے سپیشل فون پر بات ہو رہی تھی تو اچانک اسے ایک ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی۔ ای کنگ نے مجھے ہولڈ کرنے کا کہا اور خود ٹرانسمیٹر پر بات کرنے لگا۔ وہ دھیمی آواز میں یا پھر فون سے ہٹ کر بات کر رہا تھا لیکن میرے کان تیز ہیں اس لئے میں نے اس کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ وہ ڈی کنگ سے بات کر رہا تھا"...... میگراتھ نے جواب دیا۔

"کیا باتیں کر رہا تھا وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈی کنگ اسے بتا رہا تھا کہ وہ وائٹ ڈیزرٹ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا ہے اور اس نے ڈیزرٹ پوائنٹ جسے کوڈ میں وہ ڈی پی کہہ رہا تھا سے مزید چند ممالک کو میزائلوں کے نشانے پر لے لیا ہے۔ وہ ای کنگ یہ بھی بتا رہا تھا کہ اس نے اب تک بیس بڑے ممالک کو اپنے میزائلوں کے ٹارگٹ پر لے لیا ہے۔ اب اسے صرف ایک بٹن پریس کرنا ہے۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی اس کے ڈی پوائنٹ سے پچیس میزائل نکلیں گے اور دنیا کے پچیس صحراؤں میں موجود میزائل اسٹیشن نیست و نابود ہو جائیں گے۔ وہ چاہے تو ان میزائلوں سے صحراؤں میں موجود میزائل اسٹیشنوں کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے شہروں کو بھی تباہ کر سکتا ہے جو اس کے ڈی

بی میں موجود ہیں"...... میگراتھ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اور کیا سنا تھا تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسی ہی باتیں تھیں۔ وہ ای کنگ سے اس انداز میں بات کر رہا تھا جیسے وہ دونوں آپس میں دوست ہوں اور ایک دوسرے کو اپنی کارکردگی کے بارے میں بتا رہے ہوں"...... میگراتھ نے کہا۔

"ان دونوں میں جو باتیں ہوئی تھیں اور جو کچھ تم نے سنا تھا وہ سب بتاؤ مجھے"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو میگراتھ اسے تفصیل سے ڈی کنگ اور ای کنگ کے درمیان ہونے والی باتیں بتانے لگا۔ یہ سب باتیں ایسی ہی تھیں جیسے واقعی دو دوست ایک دوسرے سے اپنی کارکردگی کے بارے میں باتیں کر رہے ہوں۔ ڈی کنگ کے ساتھ ای کنگ بھی ایسی ہی باتیں کر رہا تھا کہ اس نے کرائم کی دنیا میں بھی بہت حد تک قدم آگے بڑھا رکھے ہیں۔ بہت جلد وہ پوری دنیا کے انڈر ورلڈ کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لینے والا ہے اور اس سلسلے میں اس نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ ایسی ہی باتیں تھیں جو عمران کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تم نے ای کنگ اور ڈی کنگ سے وائٹ ڈیزرٹ اور ڈیزرٹ پوائنٹ کے بارے میں ہی سنا تھا یا اس نے کسی اور ڈیزرٹ کا نام لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ اس نے وائٹ ڈیزرٹ کا ہی نام لیا تھا"...... میگراتھ نے کہا۔

"کیا تمہارا ڈی کنگ سے بھی رابطہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا رابطہ صرف ای کنگ سے ہے۔ میرا ڈی کنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا اس سے کبھی کوئی رابطہ ہوا ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"اب ایک آخری بات بتاؤ۔ اس کے بعد تمہاری چھٹی"۔ عمران نے کہا۔

"چھٹی۔ کیا مطلب"...... میگراتھ نے ہکلا کر کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اس کے بعد میں تم سے کوئی سوال نہیں پوچھوں گا"...... عمران نے کہا۔

"او کے پوچھو"...... میگراتھ نے کہا۔

"تمہارے لہجے سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ تم آوازیں بدل کر بات کر سکتے ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تم میری طرح دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتے ہو۔ یہ سچ ہے نا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے۔ میں واقعی دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہوں۔ بلیک گینگ کے تحت میں اپنے ماتحتوں اور لوگوں سے آواز بدل کر بات کرتا ہوں تاکہ میری اصل شخصیت پوشیدہ رہے"۔

میگراتھ نے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر ایک بار ای کنگ کے لہجے میں بات کرو جس لہجے اور جس انداز سے وہ تم سے بات کرتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... میگراتھ نے حیرت سے پوچھا۔

"جو باس کہہ رہے ہیں کرو۔ ورنہ......" ٹائیگر نے اس کے سامنے خون آلود خنجر لہرا کر کہا تو میگراتھ ایک بار پھر کانپ اٹھا۔

"مم مم۔ میرا نام میگراتھ ہے اور میں بلیک کنگ کا سربراہ ہوں۔ میں اور میرا سارا گینگ سی ورلڈ کے ای کنگ کے لئے کام کرتا ہے"...... میگراتھ نے ای کنگ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس سپیشل سیل فون اور ٹرانسمیٹر کے بارے میں بتاؤ جس سے تم ای کنگ سے بات کرتے ہو۔ کہاں ہیں وہ"...... عمران نے کہا۔

"سیل فون میری جیب میں ہے۔ آفس کا سپیشل فون اسی سیل فون سے لنکڈ ہے اور اسی سیل فون کو ٹرانسمیٹر کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے"...... میگراتھ نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے میگراتھ کی جیبوں کی تلاشی لیتے ہوئے اس کی ایک جیب سے ایک جدید ساخت کا سیل فون نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران غور سے سیل فون دیکھنے لگا۔

"نمبر بتاؤ جس پر تم ای کنگ سے رابطہ کرتے ہو"...... عمران

نے کہا۔

"اس کا کوئی نمبر نہیں ہے۔ سپیشل فون کو آن کر کے نمبر ایک اور دو دو بار پریس کرو تو ای کنگ کے ہیڈ کوارٹر سے ڈائریکٹ رابطہ ہو جاتا ہے اور پھر مشینی کمپیوٹر سے کوڈ ورڈز کے تبادلوں کے بعد ای کنگ سے بات ہوتی ہے۔ لیکن......" میگراتھ نے کہا اور پھر کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کمپیوٹر میں میری آواز فیڈ ہے۔ میرے بجائے اگر کوئی اور ہیڈ کوارٹر رابطہ کرے گا تو کمپیوٹر فوراً اس کی آواز پہچان لے گا اور رابطہ ختم کر دے گا"...... میگراتھ نے کہا۔

"یہ تمہارا نہیں میرا مسئلہ ہے اور اسے میں خود ہی حل کروں گا۔ تم ایک بار ای کنگ سے رابطہ کرو تاکہ مجھے کمپیوٹر سسٹم کا پتہ چل سکے اور ان کوڈ ورڈز کا علم ہو سکے جس کے تبادلے کے بعد تم سے ای کنگ بات کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لل۔ لل۔ لیکن میں ای کنگ سے کیا بات کروں گا۔ اسے اگر میں نے بلا کسی وجہ کے فون کیا تو وہ مجھ پر سخت برہم ہو گا"۔ میگراتھ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہوتا برہم۔ تم اسے رپورٹ دو کہ تم نے مجھے اور میرے ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہاری یہ رپورٹ سن کر وہ یقیناً خوش ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن......" میگراتھ نے کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کیا اور پھر اس نے ایک اور دو نمبر دو بار پریس کیا اور ساتھ ہی لاؤڈر آن کر دیا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے سیل فون میگراتھ کے منہ کے سامنے کر دیا۔

"یس۔ ای ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"ریڈ کمانڈ کا ٹاپ ریڈ ایجنٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"کوڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مشینی آواز میں پوچھا گیا۔

"ٹاپ ریڈ ایجنٹ۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"سیکنڈ کوڈ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"ایس ڈبلیو۔ اوور"...... میگراتھ نے جواب دیا۔

"تھرڈ کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... مشینی آواز نے پوچھا۔

"ڈبل ہنڈرڈ۔ اوور"...... میگراتھ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"لاسٹ کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"سی ورلڈ۔ اوور"...... میگراتھ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"کوڈز درست ہیں۔ ایس ڈبلیو کے ای کنگ آپ سے بات کریں گے۔ اوور"...... مشینی آواز نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور چند لمحوں کے لئے ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"ای کنگ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک غراہٹ بھری اور کرخت آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی خونخوار بھیڑیا شکار دیکھ کر غرا رہا ہو۔

"ریڈ ایجنٹ میگراتھ بول رہا ہوں۔ اوور"...... میگراتھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... ای کنگ نے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے ای کنگ۔ اوور"...... میگراتھ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ اوور"...... ای کنگ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے علی عمران اور اس کے ساتھ آئے ہوئے اس کے ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... میگراتھ نے دوبارہ کہا۔

"کیسے۔ علی عمران تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا اور تم نے اسے کیسے ہلاک کیا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ اس کی۔ اوور"...... ای کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو میگراتھ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی کہ اس کے

ساتھیوں نے انہیں کیسے پکڑا تھا۔

"جب میں نے ان کے چہروں پر سی ٹی لوشن سپرے کیا تو عمران اور اس کے ساتھی کے چہروں پر موجود میک اپ صاف ہو گیا اور ان کے اصل چہرے میرے سامنے آ گئے۔ دونوں چونکہ ڈبل ایس گیس سے بے ہوش تھے اور عمران کو میں پہچانتا تھا اس لئے میں نے کسی قسم کا کوئی رسک نہ لیتے ہوئے اور ان دونوں کو فوراً اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اوور"...... میگراتھ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں۔ اوور"...... ای کنگ نے بے [illegible] لہجے میں پوچھا۔

"میرے سامنے ہی پڑی ہیں۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والا عمران اور اس کا ساتھی ہی تھا کوئی اور نہیں۔ اوور"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ۔ یہ کنفرم ہے کہ یہ عمران اور اس کا ساتھی ہی تھا۔ دونوں کے بغیر میک اپ کے چہرے میرے سامنے ہیں اور میں عمران کو بخوبی پہچانتا ہوں۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران نے اپنی جگہ کسی اور کو ڈبل میک اپ کرا دیا ہو اور جسے تم عمران کی لاش سمجھ رہے ہو وہ کوئی اور ہو۔ اوور"۔ ای کنگ نے کہا۔

"سی ٹی لوشن ہر قسم کا میک اپ صاف کر دیتا ہے ای کنگ۔

ڈبل یا ٹرپل میک اپ بھی ہوں تو سی ٹی لوشن یہ سارے میک اپ چند منٹوں میں ختم کر دیتا ہے اور تہہ در تہہ چھپا ہوا اصل چہرہ سامنے آ جاتا ہے۔ اوور"...... میگراتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم عمران کو نہیں جانتے میگراتھ۔ وہ شیطان ہے۔ بہت بڑا شیطان جو مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتا ہے۔ اسے ہلاک کرنے کی حسرت لئے اب تک بے شمار ایجنٹ اس کے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچ چکے ہیں۔ جس آسانی سے عمران تمہارے ہاتھ لگا تھا اور جس طرح تم نے اسے ہلاک کیا ہے یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔ اگر عمران کو اس قدر آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہوتا تو وہ اب تک سینکڑوں بار مر چکا ہوتا۔ اوور"۔ ای کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ میگراتھ کوئی جواب دیتا عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر اس کا اشارہ سمجھ کر فوراً میگراتھ کی طرف بڑھا اور اس نے اچانک میگراتھ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"لیکن اس بار عمران حقیقتاً ہلاک ہوا ہے ای کنگ۔ اس کی لاش میرے سامنے پڑی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ اس کی لاش دیکھ سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے میگراتھ کی آواز میں کہا اور اسے اپنی آواز میں بات کرتے دیکھ کر میگراتھ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے ای کنگ کوئی جواب دیتا اچانک سیل فون میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے رابطہ

منقطع ہو گیا اور ساتھ ہی عمران کو سیل فون میں وائبریشن ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے فوراً سیل فون نیچے پھینک دیا۔ سیل فون فرش پر گر کر گھسٹتا ہوا میگراتھ کی کرسی کے نیچے چلا گیا۔

"اس سے دور ہٹ جاؤ ٹائیگر"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ ٹائیگر نے میگراتھ کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور تیزی سے چھلانگ لگا کر فرش پر گرا اور دور تک گھسٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے یکلخت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور میگراتھ کی کرسی کے نیچے موجود سیل فون کسی بلاسٹر کی طرح پھٹا۔ کرسی اور کرسی پر بیٹھے ہوئے میگراتھ کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

عمران اور ٹائیگر فرش پر گھسٹتے ہوئے دیوار تک پہنچ گئے تھے اور فرش سے چپک گئے تھے۔ اس لئے ان پر دھماکے کا تو کوئی اثر نہ ہوا تھا لیکن میگراتھ کے خون اور گوشت کے ٹکڑے ضرور ان پر آ گرے تھے جن سے ان کے لباس بھر گئے تھے۔

"یہ کیا ہوا ہے باس۔ سیل فون کیسے بلاسٹ ہو گیا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیل فون میں بلاسٹر نصب تھا۔ ای کنگ کے پاس لگا ہوا ماسٹر کمپیوٹر ضرورت سے زیادہ ایڈوانسڈ ہے۔ جیسے ہی میں نے میگراتھ کی آواز میں بات کی کمپیوٹر نے نہ صرف کال ڈسکنکٹ کر

دی بلکہ سیل فون میں موجود بلاسٹر ایکٹیو کر دیا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ جب بلاسٹر ایکٹیو ہوا تو سیل فون کا وائبریٹ سسٹم آن ہو گیا تھا اس لئے میں نے سیل فون فوراً پھینک دیا تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو میگراتھ کی جگہ میرے ٹکڑے بکھر جاتے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ای کنگ کو پتہ چل گیا ہو گا کہ اس سے میگراتھ نہیں کوئی اور بات کر رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ای کنگ کو پتہ چلے نہ چلے اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ماسٹر کمپیوٹر کو ضرور پتہ چل چکا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کمپیوٹر میں میری آواز بھی فیڈ کی گئی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو کمپیوٹر میری آواز کو میگراتھ کی آواز کے ساتھ میچ کرے گا اور تب ای کنگ کو پتہ چل جائے گا کہ اس سے آخری بات میگراتھ نے نہیں بلکہ میں نے کی تھی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹرومین تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔ نیچے کا منظر دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹکا اور پھر عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے ہی وہ تیزی سے نیچے آ گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کیسا دھماکہ تھا اور آپ دونوں ٹھیک ہیں نا"۔ ٹرومین نے ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جو ہوا ہے اچھا ہوا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اچھے کے لئے ہی ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... ٹرومین نے کہا تو عمران نے اسے ساری
باتیں بتا دیں۔
"اوہ۔ تو ای کنگ نے جدید سسٹم سے وہ سیل فون بلاسٹ کیا
تھا جس سے میگراتھ ہلاک ہوا ہے"...... ساری تفصیل سن کر ٹرومین
نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ اب تم جلد سے جلد ہمارے لئے نیا ٹھکانہ تلاش کرو اور
میگراتھ نے ہمیں وائٹ ڈیزرٹ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے تم
اس بارے میں جس قدر جلدی اور تفصیلی معلومات حاصل کر سکتے ہو
کرو۔ اگر واقعی ڈی کنگ وائٹ ڈیزرٹ میں موجود ہے تو پھر ہمارا
اس تک پہنچنا بے حد ضروری ہے۔ تم جب تک معلومات حاصل کرو
تب تک میں چیف کو کال کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو
یہاں بلا لیتا ہوں۔ معاملہ میری سوچ سے زیادہ ہی بڑا ہے اور اس
معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فورس کا میرے ساتھ ہونا بہت
ضروری ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
"سیکرٹ سروس کے ممبران کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ کہیں گے
تو میں آپ کے لئے یہاں لاتعداد افراد اکٹھے کر دوں گا جو آپ
کے ایک حکم پر اپنے ہاتھوں سے اپنا سر تک کاٹ لینے کے لئے تیار
ہوں گے"...... ٹرومین نے کہا۔
"مجھے کسی کا سر نہیں ایسے ہاتھ چاہئیں جو دشمنوں کا سر کچل
سکیں۔ یہ معاملہ میری توقع سے کہیں بڑا اور خطرناک ہے۔ اس

کے خلاف کام کرنے کے لئے مجھے تربیت یافتہ افراد کی ضرورت
ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ایسے کئی معاملات کو اپنی
ذہانت، پلاننگ اور بہترین حکمت عملی سے انجام دے چکے ہیں۔
اور پھر سب سے اہم ترین بات یہ ہے کہ ہم یہاں جس مقصد کے
لئے آئے ہیں اسی مقصد کے لئے بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ میجر پرموو
بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا میں موجود ہے۔ ہمارا کسی بھی
وقت اس سے ٹکراؤ ہو سکتا ہے اس لئے ان کے مقابلے کے لئے
مجھے اپنے ساتھیوں کی ضرورت ہے جو اس بات کا دھیان رکھتے
ہوئے میجر پرموو اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آئیں گے کہ وہ
ہمارے دشمن بھی ہیں اور دوست بھی"...... عمران نے باقاعدہ تقریر
کرتے ہوئے کہا تو ٹرومین نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا
دیا۔
"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کی مرضی میں نے تو آپ کو محض
ایک آفر دی تھی۔ آپ کو نہیں قبول تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔
ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"میں جب بھی قبول کہوں گا تو تین بار کہوں گا اور جس کے
لئے میں نے تین بار قبول ہے قبول ہے کہنا ہے وہ بھی ممبران میں
شامل ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹرومین بے اختیار ہنس
پڑا۔

فائرنگ ہوتے ہی میجر پرمود اور وائٹ شارک نیچے جھک گئے تھے۔ گولیاں تو انہیں نہ لگیں لیکن ونڈ سکرین جو چھناکے سے ٹوٹ گئی تھی اس کی کرچیاں ضرور ان پر آ گری تھیں۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کچھ کرتے اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ایک زور دار دھماکہ ہوا ہو۔ اس دھماکے کے ساتھ ہی میجر پرمود کو اپنا جسم ہوا میں اُڑتا محسوس ہوا۔

ایک لمحے کے لئے میجر پرمود کا دماغ گھوم کر رہ گیا لیکن اس نے بروقت خود کو سنبھال لیا۔ اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ان کی کار کو پیچھے سے آنے والی کسی گاڑی نے زور دار ٹکر ماری ہے جس کے نتیجے میں کار ہوا میں اچھلی تھی۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود کچھ کرتا کار چھپاکے سے پانی میں گری۔ چونکہ کار فرنٹ سے پانی میں گری تھی اور ونڈ سکرین ٹوٹی ہوئی تھی اس لئے کار میں فوراً پانی داخل ہو گیا تھا۔

میجر پرمود فوراً سیدھا ہوا اور اپنا جسم موڑ کر تیزی سے آگے کی طرف جھکی ہوئی کار کی ٹوٹی ہوئی ونڈ سکرین کی طرف بڑھا اور پھر وہ بجائے دائیں بائیں جانے کے نیچے کی طرف تیرتا چلا گیا۔ اس نے اپنے ساتھ وائٹ شارک کو بھی ونڈ سکرین سے نکل کر باہر آتے دیکھ لیا تھا۔ پانی صاف تھا اس لئے وہ دونوں ایک دوسرے کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ میجر پرمود نے اشارہ کیا تو وائٹ شارک تیزی سے اس کے پیچھے تیرتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔

گہرائی میں آتے ہی میجر پرمود نے ایک طرف اشارہ کیا اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے اس طرف تیرنا شروع ہو گئے۔ یہ ان دونوں کے لئے قدرت کی طرف سے غیبی امداد ہی تھی کہ ان کی کار سے کوئی گاڑی آ ٹکرائی تھی اور اس نے ان کی کار کو اچھال کر دریا میں پھینک دیا تھا ورنہ سامنے موجود افراد جس طرح سے کار پر گولیاں برسا رہے تھے وہ آگے بڑھ کر ڈائریکٹ انہیں بھی نشانہ بنا سکتے تھے۔ ان کے پاس چونکہ کوئی اسلحہ نہ تھا اس لئے وہ اپنے مقابلے پر آنے والے مسلح افراد کا سامنا نہ کر سکتے تھے اور یقینی طور پر بے موت مارے جاتے لیکن قدرت کو ان کی زندگی مقصود تھی اس لئے ان کی کار کو پیچھے سے کسی گاڑی نے اس زور سے ٹکر ماری کہ ان کی کار پل سے اچھل کر دریا میں آ گری اور انہیں بچ نکلنے کا موقع مل گیا۔

کار کی ٹکر اور کار کے دریا میں گرنے کے باوجود میجر پرمود کو

کوئی گزند نہ پہنچا تھا اور جس طرح سے وائٹ شارک اس کے ساتھ تیر رہا تھا اس سے میجر پرمود کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ زوردار ٹکر کے باوجود وائٹ شارک بھی زخمی ہونے سے محفوظ رہا ہے۔

کافی دور تک تیرتے رہنے کے بعد میجر پرمود نے وائٹ شارک کو اشارہ کیا اور پھر وہ تیرتے ہوئے سطح کی طرف بڑھنے لگے۔ سطح پر آتے ہی انہوں نے سر باہر نکال کر زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔ میجر پرمود نے چاروں طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ جس پل سے ان کی کار دریا میں گری تھی وہ بہت دور رہ گیا تھا اس لئے کسی سڑک سے انہیں نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

سطح پر آنے کے باوجود پانی کے بہاؤ سے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ دونوں کنارے ان سے کافی فاصلے پر تھے۔ میجر پرمود کے کہنے پر وائٹ شارک دائیں کنارے کی طرف بڑھنے لگے۔ اس طرف پانی کے بہاؤ کا دباؤ کم تھا اس لئے وہ تیرتے ہوئے جلد ہی کنارے تک پہنچ گئے۔ کنارہ ایک نواحی علاقے کے پاس تھا جہاں جھاڑ جھنکار اور درختوں کی بہتات تھی۔ دونوں کنارے پر اگی ہوئی جھاڑیاں پکڑ کر دریا سے نکل کر باہر آ گئے۔

"بڑا زبردست اٹیک تھا۔ اگر ہماری کار پیچھے سے آنے والی کار کی ٹکر سے اچھل کر دریا میں نہ گر گئی ہوتی تو وہ لوگ ہمیں

گولیوں سے چھلنی کر دیتے"...... وائٹ شارک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ سب اسی ٹریکر کی وجہ سے ہوا ہے۔ انہوں نے جدید سائنسی سسٹم سے ہمیں ڈھونڈا تھا اور تیز رفتاری سے ہم تک پہنچ گئے تھے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا وہ اب بھی ہم تک پہنچ جائیں گے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"نہیں۔ جس سیل فون سے انہوں نے مجھے ٹریک کیا تھا وہ سیل فون کار کے ڈیش بورڈ پر پڑا تھا جو اب دریا کی نذر ہو چکا ہے اس لئے اب وہ اس ٹریکر سے ہمیں تلاش نہیں کر سکیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ حملہ آور آخر ہیں کون اور اس طرح پوری قوت سے ہم پر حملہ کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"وہ نہیں چاہتے کہ ہم بلیک ڈائمنڈ تلاش کریں۔ یہ انہی لوگوں کا کام ہے جن کے قبضے میں بلیک ڈائمنڈ ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ یہیں کہیں موجود ہے اور مجرموں کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ہم ان تک نہ پہنچ جائیں اس لئے وہ ہمیں راستے سے ہی ہٹا دینے کا پروگرام بنائے ہوئے

ہیں''...... وائٹ شارک نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی بات ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نجانے اب ہم اولڈ سٹی سے کتنی دور ہیں اور یہاں سے واپس جانے میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''پل کو میں نے جس طرف مڑتے دیکھا تھا وہ اولڈ سٹی کی طرف ہی جاتا تھا۔ ہم بھی دریا میں بہتے ہوئے اسی جانب آ گئے ہیں۔ مجھے لگ رہا ہے کہ ہم اولڈ سٹی سے زیادہ دور نہیں ہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو پھر چلیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ جائیں۔ ان کے آنے سے پہلے ہی ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرف کوئی نہیں آئے گا۔ جس طرح سے ہم پر اٹیک کیا گیا تھا اور پھر کار کی ٹکر سے جس انداز میں ہماری کار دریا میں گری تھی اس سے انہیں یقین ہو گیا ہو گا کہ ہم زندہ نہیں بچے ہوں گے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''انہوں نے کار نکلوا کر چیک کر لی تو''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ونڈ سکرین ٹوٹی ہوئی تھی دریا کے بہاؤ میں ہماری لاشیں بہہ بھی تو سکتی ہیں''...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر پرمود اٹھ کر کھڑا ہوا تو وائٹ شارک بھی اٹھ گیا اور پھر دونوں درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''تمہارا سیل فون کہاں ہے''...... میجر پرمود نے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''وہ بھی کار میں ہی رہ گیا ہے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''مطلب یہ کہ ہمارا اپنے ساتھیوں سے رابطہ کٹ گیا ہے۔ اب نہ وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں اور نہ ہم انہیں یہ بتا سکتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں''...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہاں تو واقعی ہمارے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو اپنی حالت زار کے بارے میں کچھ بتا سکیں البتہ شہر پہنچ کر ہم ان سے فون بوتھ سے رابطہ کر سکتے ہیں''...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں چلتے رہے۔ دریا سے چند میل کے فاصلے پر کھیتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کھیتوں میں کسان کام کر رہے تھے۔ میجر پرمود کے کہنے پر وائٹ شارک نے ان کسانوں سے جا کر اولڈ سٹی کے ایک نواحی علاقے کے بارے میں پوچھا تو یہ سن کر وائٹ شارک خوش ہو گیا کہ وہ اسی علاقے میں موجود ہیں۔ کھیتوں سے نکل کر وہ ایک آبادی والے علاقے میں پہنچ گئے اور پھر مختلف سڑکوں اور گلیوں سے گزرتے اور مختلف افراد سے اولڈ سٹی کے بارے میں پوچھتے

ہوئے وہ ایک پرانے طرز کے بنے ہوئے گھر کے سامنے پہنچ گئے۔
اس گھر کا دروازہ پرانا اور انتہائی سالخوردہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ سامنے
ایک چھوٹا سا لان دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک بوڑھا آدمی جس
کی کمر جھکی ہوئی تھی واٹر کین سے پودوں کو پانی دینے میں مصروف
تھا۔ وائٹ شارک نے دروازے پر دستک دی تو بوڑھا آدمی چونک
کر مڑا اور حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ لباس اور شکل و
صورت سے وہ ملازم ٹائپ معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے واٹر کین ایک
طرف رکھا اور کاندھے پر رکھے ایک رومال سے ہاتھ پونچھتا ہوا ان
کی طرف بڑھا۔

''یس''...... بوڑھے نے ان دونوں کو بجھی بجھی آنکھوں سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں مسٹر ڈیوڈ سے ملنا ہے''...... میجر پرمود نے اس کی طرف
غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈیوڈ تو بیمار ہیں۔ وہ اندر پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ان
سے کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

''ہمیں ان سے کام ہے۔ کیا آپ ہمیں ان سے ملوا سکتے
ہیں''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے آؤ۔ ملوا دیتا ہوں''...... بوڑھے نے کہا تو وہ
دونوں اندر آ گئے۔ بوڑھا انہیں لے کر لان میں آیا اور پھر اس نے

سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں برآمدے کے پاس ایک کمرہ نظر
آ رہا تھا۔

''مسٹر ڈیوڈ اس کمرے میں ہیں۔ جا کر مل لیں''...... بوڑھے
نے کہا۔

''آپ شاید ان کے ہاں کام کرتے ہیں''...... میجر پرمود نے
اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں مسٹر ڈیوڈ کا پرانا ملازم ہوں اور شروع سے ہی ان
کے ساتھ رہتا ہوں''...... بوڑھے نے جواب دیا۔

''نام کیا ہے آپ کا''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''ایڈرل۔ میرا پورا نام ایڈرل مارک ہے لیکن سب مجھے مارک
کہتے ہیں''...... بوڑھے نے جواب دیا۔

''مسٹر ایڈرل مارک کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مسٹر ڈیوڈ کو کیا
بیماری ہے''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... مارک نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق ایک سماجی تنظیم سے ہے جو اولڈ سٹیزن کو علاج
معالجے کی سہولیات مہیا کرتی ہے۔ اگر ہمیں بیماری کی نوعیت کا علم
ہو جائے تو ہم اس بیماری کے علاج کا مخصوص بجٹ بنا کر اکٹھی رقم
بھی مریض یا اس کے لواحقین کو دے دیتے ہیں تا کہ وہ برابر طریقے
سے اپنا علاج کرا سکے''...... میجر پرمود نے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ کا آنا مبارک ہو۔ مسٹر ڈیوڈ کو واقعی اس وقت علاج کی بے حد ضرورت ہے۔ وہ بلڈ کینسر کے مریض ہیں اور شراب نے ان کے دونوں گردوں اور جگر کا ستیاناس کر رکھا ہے۔ ان کی حالت بے حد دگرگوں ہے۔ میں چونکہ شروع سے ان کے ساتھ رہا ہوں اس لئے اس وقت ان کی دیکھ بھال کا سارا کام میں ہی کرتا ہوں۔ میں مختلف گھروں میں جا کر مالی کا کام کرتا ہوں جس سے دو وقت کی روٹی میسر آ جاتی ہے اور ہم اسی سے گزارہ کر رہے ہیں۔ مسٹر ڈیوڈ میں تو اتنی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ کچھ کر سکیں“...... مارک نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوکے ہم ان سے مل کر بات کرتے ہیں“...... میجر پرمود نے کہا اور وائٹ شارک کو اشارہ کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے برآمدے میں آئے اور پھر کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دیوار کے پاس ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی جس پر ایک دبلا پتلا بوڑھا آدمی لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔ اس آدمی کی صحت اس قدر ڈاؤن تھی کہ اسے دیکھ کر نہ صرف وائٹ شارک بلکہ میجر پرمود بھی جھرجھری سی لے کر رہ گیا۔ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

”اولڈ سٹیک“...... میجر پرمود نے چارپائی کے پاس جا کر بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا تو بوڑھا چونک پڑا اور حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی حالت

اتنی خراب تھی کہ اس سے اٹھا ہی نہ گیا۔

”آپ لیٹے رہیں جناب“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”کون ہیں آپ“...... بوڑھے نے نحیف سی آواز میں پوچھا۔

”آپ کے دوست“...... میجر پرمود نے کہا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات لہرانے لگے۔

”میرے دوست۔ لیکن میرے تو دوستوں نے میری اس حالت کی وجہ سے کب سے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور وہ مجھ سے ملنے آنا تو درکنار مجھ سے ملنے کے بارے میں سوچنا بھی گوارا نہیں کرتے پھر آپ“...... بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے مارک اندر داخل ہوا اس نے دو پرانی سی کرسیاں اٹھا رکھی تھیں۔ اس نے دونوں کرسیاں لا کر بوڑھے کی چارپائی کے پاس رکھ دیں۔

”معاف کریں جناب۔ آپ کو بٹھانے کے لئے یہاں کوئی خاص انتظام نہیں ہے اس لئے مجھے جو ملا میں اٹھا لایا ہوں“۔ مارک نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ہمارے کے لئے یہی کافی ہیں“...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا۔

”مسٹر ڈیوڈ یہ دونوں کسی سماجی تنظیم کی طرف سے آئے ہیں۔ انہیں کھل کر اپنی بیماری اور اپنی حالت کے بارے میں بتائیں تاکہ

یہ اپنی تنظیم کے تحت آپ کا علاج کرا سکیں"...... مارک نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ تو آپ سماجی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں"...... بوڑھے ڈیوڈ نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور ہم یہاں آپ کا علاج کرانے کے لئے آئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔ وہ مارک کی لائی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وائٹ شارک نے بھی دوسری کرسی سنبھال لی۔

"آپ اطمینان سے مسٹر ڈیوڈ سے باتیں کریں۔ میں ہمسائے کے گھر کام کرنے جا رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے تک واپس آؤں گا اور آپ کے لئے چائے بھی بنوا کر لے آؤں گا"...... مارک نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے"...... وائٹ شارک نے کہا تو مارک نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"آپ نے بتایا نہیں۔ کیا واقعی آپ کا تعلق کسی سماجی تنظیم سے ہے اور آپ حقیقتاً میرا علاج کرانا چاہتے ہیں"...... بوڑھے ڈیوڈ نے مارک کے جانے کے بعد ایک بار پھر ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آپ کا علاج ضرور ہو گا جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ بس یہ تصدیق کر دیں کہ آپ واقعی اولڈ سنیک ہیں یا نہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میں ہی اولڈ سنیک ہوں کیوں کوئی شک ہے کہ میں اولڈ سنیک نہیں ہوں"...... بوڑھے ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ شک کی بات نہیں۔ ہمیں آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا تھا آپ اس کے برعکس ہیں۔ آپ کی حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ برسوں سے یہیں پڑے ہوئے ہوں اور باہر کی دنیا سے آپ کا کوئی تعلق نہ ہو جبکہ ہم جس اولڈ سنیک سے ملنا چاہتے ہیں وہ انتہائی باخبر آدمی ہے اور گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ ہزاروں ڈالر کما سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"وہ باخبر آدمی میں ہی ہوں اور آپ کو یہ کس نے کہہ دیا کہ میں اس چارپائی پر برسوں سے پڑا ہوا ہوں۔ مجھے اس چارپائی سے لگے چند دن ہی ہوئے ہیں۔ وہ بھی میری اپنی غلطی کی وجہ سے ورنہ بیمار اور بوڑھا ہونے کے باوجود میں آپ سے زیادہ ایکٹیو تھا"...... بوڑھے ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اپنی غلطی۔ کیا مطلب"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"میں شراب پینے کا عادی ہوں۔ کچھ بھی ہو جائے میں جب تک شراب نہ پی لوں میرے حواس کام ہی نہیں کرتے۔ چند روز قبل میرے پاس ایک گھونٹ شراب پینے تک کے لئے بھی پیسے نہ تھے تو مارک کسی گھر سے دیسی شراب لے آیا جو کچی تھی۔ مجھے چونکہ بے تحاشہ طلب تھی اس لئے میں نے کچی شراب کی پرواہ نہ

کی اور پی گیا۔ پکی شراب نے جیسے میرے جسم کی ساری توانائی ہی
سلب کر لی اور میں بستر سے ہی لگ کر رہ گیا۔ اسی دن سے میرا یہ
حال ہے اور میں یہاں مردوں کی طرح پڑا ہوا ہوں۔ اب بھی اگر
مجھے بلیک لیبل شراب کی بوتل مل جائے تو میں نہ صرف تازہ دم ہو
جاؤں گا بلکہ گھوڑے کی طرح دوڑنا بھاگنا بھی شروع کر دوں گا۔
اس شراب نے مجھے جتنا نقصان پہنچانا تھا پہنچا چکی ہے۔ اب یہی
شراب میرے اس بڑھاپے اور بیماری کے علاج کا ٹانک ہے۔ اس
کے بغیر میرا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا تک محال ہو جاتا ہے۔ مارک
نے آج صبح مجھے کہیں سے ایک گلاس بلیک لیبل لا کر پلا دیا تھا۔ یہ
اسی گلاس کا کمال ہے کہ میں آپ سے اس طرح کھل کر باتیں کر
رہا ہوں ورنہ میرے منہ میں تو جیسے زبان ہی نہ تھی۔ شام تک میری
طبیعت میں یہی سدھار رہے گا۔ اگر شام تک مجھے بوتل نہ ملی تو یہ
سمجھیں کہ میں اس سے زیادہ برے حال میں مبتلا ہو جاؤں گا اور
میری زبان بھی بند ہو جائے گی اور میں فالج زدہ مریض بن کر رہ
جاؤں گا''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو آپ کو اس وقت شراب کی ازحد ضرورت ہے''۔
میجر پرمود نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''ہاں۔ بے حد''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''لیکن یہ چھوٹا سا قصبہ ہے اور میرے خیال میں بلیک لیبل قیمتی
اور نایاب شرابوں میں سے ایک ہے۔ کیا یہاں یہ برانڈ مل سکتا

ہے''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''ہاں ہاں۔ مل سکتا ہے۔ بالکل مل سکتا ہے۔ میرے گھر سے
آٹھ گھر چھوڑ کر دائیں ہاتھ پر ایک چھوٹی سی گلی ہے جسے سرخ گلی
کہا جاتا ہے۔ اس گلی کے اگلے سرے پر شراب کی ایک چھوٹی سی
دکان ہے جہاں بظاہر عام برانڈز کی شراب بیچی جاتی ہے لیکن اس
دکان کے مالک کے پاس ہر قسم کی نایاب اور قیمتی شرابوں کا بھی
وافر اسٹاک موجود ہے لیکن دکان کا مالک جیمز بے حد لالچی انسان
ہے۔ شہر میں بلیک لیبل سو ڈالرز کی ملتی ہے لیکن یہاں چونکہ بلیک
لیبل جیمز سے ہی ملتی ہے اس لئے وہ ایک بوتل کے دو سو ڈالرز لیتا
ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''اور بگ بوتل کتنے میں فروخت کرتا ہے وہ''...... میجر پرمود
نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بگ نہیں اس کے پاس سمال اور لارج بوتلیں ہیں۔ لارج
بوتل کے وہ پانچ سو ڈالرز مانگتا ہے لیکن چار سو ڈالرز میں دے دیتا
ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا
اور اس نے اپنے لباس کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پلاسٹک
کا ایک بیگ نکال لیا جس میں بڑے مالیت کی ڈالرز کی دو گڈیاں
تھیں۔ میجر پرمود کے ہاتھوں میں بڑی مالیت کے ڈالرز کی گڈیاں
دیکھ کر اولڈ سنیک کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ میجر پرمود نے پلاسٹک
بیگ سے گن کر ایک ہزار ڈالر نکالے اور وائٹ شارک کی طرف

بڑھا دیئے۔

''جاؤ اور جا کر جمو سے بلیک لیبل کی دو لارج بوتلیں لے آؤ''...... میجر پرمود نے کہا۔ وائٹ شارک نے حیرت سے میجر پرمود کی طرف دیکھا جیسے وہ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن میجر پرمود نے آئی کوڈ میں اسے کچھ کہنے سے منع کر دیا تو وائٹ شارک ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''کیا یہ دونوں بوتلیں تم نے میرے لئے منگوائی ہیں''...... اولڈ سنیک نے میجر پرمود کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں''...... میجر پرمود نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم نہیں پیتے''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''نہیں۔ میں ان فضولیات سے دور رہتا ہوں''...... میجر پرمود نے کہا۔ اس نے ڈالرز کی گڈیوں والا پلاسٹک بیگ اولڈ سنیک کی چارپائی کے ساتھ پڑی ہوئی چھوٹی سی میز پر رکھ دیا تھا اور اولڈ سنیک کی نظریں ان گڈیوں پر یوں چپک کر رہ گئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اولڈ سنیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ولسن''...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

''اور تمہارے ساتھی کا''...... اولڈ سنیک نے پوچھا۔

''اس کا نام ہنگری ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ تمہارا یہاں آنے کا اصل مقصد کیا ہے''...... اولڈ سنیک نے میجر پرمود کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں کہوں کہ میں تم سے کچھ ضروری معلومات لینے کے لئے آیا ہوں تو''...... میجر پرمود نے بھی اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میرا دھندہ ہے۔ اگر مجھے معاوضہ ادا کرو تو میں تمہیں ہر قسم کی معلومات دے سکتا ہوں''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''لیکن تم تو دنیا سے کٹ کر یہاں بیمار پڑے ہوئے ہو اگر تمہارے پاس میرے مطلب کی معلومات نہ ہوئیں تو''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''تم نے شاید وہ کہاوت نہیں سنی کہ زندہ ہاتھی لاکھ کا ہوتا ہے تو مرے ہوئے ہاتھی کی قیمت سوا لاکھ کی ہوتی ہے۔ میں بیمار ضرور ہوں لیکن تمہاری اس بات سے میں اختلاف کروں گا کہ میں دنیا سے کٹا ہوا ہوں۔ دنیا میں اور خاص طور پر انڈر ورلڈ میں کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں مجھے ہر رپورٹ ملتی رہتی ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''اگر تم اس قدر ایکٹیو ہو تو پھر شراب کی ایک بوتل کے لئے

کیوں ترس رہے ہو۔ تمہارے پاس اگر معلومات کا خزانہ ہے تم تو گھنٹوں میں ہزاروں ڈالرز کما سکتے ہو''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میرے پاس معلومات کا خزانہ ضرور ہے لیکن اگر اس کا کوئی خریدار نہ ہو تو میں کیا کروں۔ ہزاروں کیا میں ہر گھنٹے لاکھوں ڈالرز کمانے والا انسان ہوں لیکن ایک تو لوگوں نے مجھے بوڑھا سمجھنا شروع کر دیا ہے اور دوسرا میں بیمار ہو کر گھر کا ہی ہو کر رہ گیا ہوں اس لئے میرے پاس کوئی نہیں آتا کہ شاید میرے پاس ان کے مطلب کا کچھ نہ ہو''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''تو کیا لوگوں کا خیال غلط ہے''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ بالکل غلط ہے۔ میرے پاس معلومات کے جو خزانے ہیں وہ پورے ایکریمیا میں تو کیا پوری دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہیں''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''اوکے۔ کتنا معاوضہ لیتے ہو معلومات فروخت کرنے کا''۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

''معلومات کی نوعیت پر ہے۔ تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو''...... اولڈ سنیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''گرے والٹ کے بارے میں کیا جانتے ہو''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اولڈ سنیک چونک پڑا۔

''تم شاید بلیک ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہو۔ اس بلیک ڈائمنڈ کی جو پارس پتھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ پارس پتھر سے تو لوہا چھو کر سونا بن جاتا ہے لیکن بلیک ڈائمنڈ اس دور کے سائنسی سسٹم کے لئے انتہائی کارآمد ہے خاص طور پر اس سے میزائلوں کے لئے طاقتور اور انتہائی قیمتی ایندھن تیار کیا جا سکتا ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا تو میجر پرمود کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''ہاں۔ میں اسی پتھر کی بات کر رہا ہوں اور میں یہاں اسی پتھر کی تلاش میں آیا ہوں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تم پاکیشیا سے آئے ہو یا بلگارنیہ سے''...... اولڈ سنیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔ پہلی بار اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''پاکیشیا۔ بلگارنیہ۔ کیا مطلب''...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ فری لانسر کے طور پر کام کرنے والا علی عمران اپنے شاگرد ٹائیگر کے ہمراہ یہاں آیا ہوا ہے۔ وہ بھی بلیک ڈائمنڈ کی تلاش میں ہے اور بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ ڈی فورٹین جس کا اصل نام میجر پرمود ہے وہ بھی بلیک ڈائمنڈ کے حصول کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق عمران اور اس کا شاگرد کراؤس میں موجود ہیں البتہ میجر پرمود کارلینا آیا تھا اور کارلینا یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے اس لئے میں

یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم علی عمران نہیں بلکہ میجر پرمود یا پھر اس کے کوئی ساتھی ہو"...... اولڈ سنیک نے کہا اور میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ بوڑھا اور انتہائی لاغر ہونے کے باوجود اولڈ سنیک جو بستر پر پڑا ہوا ہے اس قدر باخبر ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں اور عمران کے بارے میں بھی جانتا ہو گا۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں میجر پرمود یا اس کا کوئی ساتھی ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں نے ابھی کچھ دیر پہلے تمہیں بتایا ہے کہ میں بوڑھا اور بستر پر پڑا ہونے کے باوجود ہر قسم کی معلومات رکھتا ہوں۔ آخری اطلاعات کے آنے تک مجھے اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ میجر پرمود کو میری تلاش ہے"...... اولڈ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ویل ڈن۔ تم واقعی کام کے آدمی ہو۔ جو آدمی اس قدر باخبر ہو تو پھر اسے یقیناً یہ بھی معلوم ہو گا کہ بلیک ڈائمنڈ اب کہاں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"تو بتاؤ"...... میجر پرمود نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"تم شاید بھول رہے ہو کہ میں معلومات فری میں نہیں دیتا"۔

اولڈ سنیک نے کہا۔

"تمہاری شاید نظریں کمزور ہیں۔ میں نے نوٹوں کی گڈیاں پہلے ہی تمہاری میز پر رکھ دی ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ دونوں گڈیاں میری ہیں تو پھر میں تمہیں اپنے پاس موجود معلومات کے تمام خزانے دینے کے لئے تیار ہوں"۔ اولڈ سنیک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ دونوں گڈیاں تمہارے لئے ہی ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے وائٹ شارک واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا لفافہ تھا۔ لفافہ دیکھ کر اولڈ سنیک کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔ میجر پرمود کے اشارے پر وائٹ شارک نے بوتلوں والا لفافہ اولڈ سنیک کی طرف بڑھایا تو اولڈ سنیک نے اس سے لفافہ یوں جھپٹ لیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ اگر دیر ہو گئی تو وائٹ شارک شراب کی بوتلیں واپس لے جائے گا۔ اس نے فوراً لفافہ کھولا اور لمبے منہ والی لارج سائز کی ایک بوتل نکال لی۔ بوتل پر نظریں پڑتے ہی اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اس کے چہرے پر خون کی سی سرخی دکھائی دینے لگی۔

"مجھے یہ بوتل پی لینے دو پھر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ بوتل پینے کے بعد میرے دماغ کی بند کھڑکیاں بھی کھل جائیں گی اور پھر میں تمہیں بلیک ڈائمنڈ کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی معلومات بھی فراہم کروں گا جنہیں سن کر تمہارے چودہ طبق روشن ہو جائیں

گے''...... اولڈ سنیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اولڈ سنیک نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر اس نے فوراً بوتل منہ سے لگا لی اور یوں شراب اپنے حلق میں اتارنے لگا جیسے وہ صدیوں سے پیاسا ہو۔ اس نے بوتل اس وقت منہ سے ہٹائی جب بوتل میں موجود شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں اتر گیا۔

بوتل خالی ہوتے ہی اس نے چارپائی کی دوسری طرف رکھ دی اور دوسری بوتل اپنے لحاف کے نیچے کر لی۔ شراب پینے کے بعد اس کی آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئی تھی اور اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا جیسے واقعی شراب نے اس کے جسمانی نظام سمیت اس کے دل و دماغ پر ٹانک کا کام کیا ہو۔

''اب آیا ہے سکون۔ صبح کے ایک پیگ سے تو بمشکل میرا حلق ہی تر ہوا تھا''...... اولڈ سنیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب بتاؤ''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اور عمران جس بلیک ڈائمنڈ کی تلاش میں یہاں آئے ہو وہ ڈائمنڈ ایکریمیا میں تو کیا پورے روئے زمین پر کہیں موجود نہیں ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ روئے زمین پر موجود نہیں ہے اس سے تمہاری کیا مراد ہے''...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وائٹ شارک کے چہرے پر بھی اولڈ سنیک کی بات سن کر

حیرت لہرا رہی تھی۔

''جس بلیک ڈائمنڈ کی تمہیں تلاش ہے وہ اب سی ورلڈ پہنچ چکا ہے جسے واپس حاصل کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے قطعی ناممکن''۔ اولڈ سنیک نے کہا۔

''سی ورلڈ۔ یہ سی ورلڈ کیا ہے''...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فور کنگز کی بنائی ہوئی ایک جدید اور انتہائی طاقتور دنیا جو انہوں نے سمندر میں بنائی ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا اور پھر وہ انہیں سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں تفصیل بتانے لگا جسے سن کر واقعی میجر پرمود اور وائٹ شارک حیران رہ گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم پر جو حملے کئے جا رہے ہیں وہ فور کنگز کی جانب سے ہی کرائے جا رہے ہیں''...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میجر پرمود پارٹی اور عمران اور اس کے شاگرد پر جن گروپوں نے حملے کئے ہیں ان کا تعلق سگرانھ سے ہے جس کا تعلق بلیک گینگ سے ہے اور بلیک گینگ، سی ورلڈ کے ارتھ کنگ کے تحت کام کرتا ہے جسے کوڈ میں ای کنگ کہا جاتا ہے''...... اولڈ سنیک نے کہا۔

''سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں تم نے مجھے جو کچھ بتایا ہے۔ اس میں سچائی کتنی ہے اور سی ورلڈ اگر واقعی سیکرٹ ورلڈ ہے تو

پھر اس کے بارے میں تمہیں یہ ساری معلومات کہاں سے ملی ہیں"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہیں اپنی معلومات کے ذرائع تو نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہ حرف بہ حرف سچ ہے۔ سی ورلڈ ایک حقیقت ہے جو بہت جلد دنیا کے سامنے آنے والی ہے اور فور کنگز ای کنگ و دو میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ سی ورلڈ کے ذریعے پوری دنیا پر قابض ہو سکیں جس پر انہوں نے باقاعدہ کام کرنا بھی شروع کر دیا ہے"...... اولڈ سنیک نے کہا تو میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر تمہاری معلومات کے ذرائع اتنے ہی وسیع ہیں تو پھر تم یقیناً یہ بھی جانتے ہو گے کہ سی ورلڈ کہاں پر موجود ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میری انتہائی کوششوں کے باوجود ابھی تک مجھے یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ فور کنگز کا سی ورلڈ کہاں ہے اور دنیا کے کس بحر میں موجود ہے البتہ میں تمہیں ای کنگ کے بارے میں ایک ٹپ دے سکتا ہوں"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کہ ای کنگ کون ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ ای کنگ کون ہے لیکن مجھے یہ ضرور معلوم ہے کہ ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں موجود ہے"۔ اولڈ

سنیک نے کہا۔

"کہاں ہے اس کا ہیڈ کوارٹر"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"اس کے لئے اس رقم سے کام نہیں چلے گا۔ اگر تم ای کنگ کے ٹھکانے کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں مجھے ایسی ہی تین گڈیاں اور دینی پڑیں گی"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"زیادہ لالچ نہ کرو"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میں لالچ نہیں کر رہا۔ ای کنگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں، میں نہیں ایک اور آدمی جانتا ہے اور وہ آدمی اس وقت تک منہ نہیں کھولے گا جب تک اس کے منہ میں بڑی مالیت کے ڈالروں کی گڈیاں نہ ٹھونس دی جائیں"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی۔ اس کا نام اور پتہ بتا دو ہم خود ہی اس کا منہ کھلوا لیں گے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ وہ دولت کے لئے ہی اپنی زبان کھولتا ہے۔ اگر اس سے زبردستی کچھ اگلوانے کی کوشش کی جائے تو وہ اپنا مائنڈ بلینک کر لیتا ہے۔ پھر چاہے تم اس پر تشدد کے پہاڑ ہی کیوں نہ توڑ دو وہ کچھ نہیں بتاتا۔ مائنڈ بلینک کرنے میں اسے خاص مہارت حاصل ہے"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"نام کیا ہے اس کا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"اس کا اصل نام رابرٹ ہے لیکن سب اسے وائنڈ لائن کہتے

ہیں۔ وہ حقیقت میں بھی وائلڈ لائن ہے۔ زبردست شکاری اور وائلڈ گائیڈ۔ عام طور پر لوگ اسے جنگلوں میں لے جانے کے لئے وائلڈ گائیڈ کے طور پر ہائر کرتے ہیں اور اس کے کہنے کے مطابق ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر بھی کسی جنگل میں موجود ہے"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"کہاں ملے گا یہ وائلڈ لائن"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"اس سے ملنے کے لئے تمہیں ہانڈا جانا پڑے گا۔ اگر کہو تو میں تمہارے لئے اس سے بات کر لیتا ہوں۔ تم اسے کسی بھی جنگل میں لے جانے کے لئے بطور شکاری اور گائیڈ ہائر کر لو۔ پھر اس سے مل کر ای کنگ کے بارے میں پوچھ لینا۔ وہ تم سے بڑے معاوضے کی ڈیمانڈ کرے گا لیکن تم میرا نام لے دینا اور میری اس سے ایک بار فون پر بات کرا دینا تو وہ اپنی ڈیمانڈ سے آدھی رقم پر آمادہ ہو جائے گا"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"اگر اس سلسلے میں تم اس سے بات کر دو تو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"پھر تو میں اسے جو دوں گا وہ خاموشی سے لے لے گا۔ کسی زمانے میں وہ میرا شاگرد رہ چکا ہے اس لئے وہ میری کسی بھی بات سے انکار نہیں کرے گا"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس سے بات کر لو۔ ہم آج ہی ہانڈا روانہ ہو جائیں گے۔ ہانڈا پہنچ کر ہم اس سے تمہارے حوالے سے بات

کریں گے اور پھر آگے کیا کرنا ہے یہ ہم خود ہی اسے بتا دیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے تمہارے لئے ہائر کر لیتا ہوں۔ تم ایک لاکھ ڈالرز مجھے دے دو اور جب اس کے پاس جاؤ تو اسے دو لاکھ ڈالرز دے دینا۔ دو لاکھ ڈالرز اس کا معاوضہ اور ایک لاکھ ڈالرز میرا کمیشن۔ بولو منظور ہے"...... اولڈ سنیک نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"منظور ہے۔ لیکن اس وقت میرے پاس یہی دو لاکھ ڈالرز تھے جو میں پہلے ہی تمہیں دے چکا ہوں۔ اب میرے پاس مزید کیش نہیں ہے البتہ میں تمہیں اور وائلڈ لائن کو گارنٹڈ چیک دے سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میجر پرمود کسی سے دھوکہ نہیں کرتا"...... اولڈ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو وائٹ شارک اس کے منہ سے میجر پرمود کا نام سن کر اچھل پڑا۔

"میجر پرمود۔ کیا مطلب۔ کون میجر پرمود"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب جانتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جانتا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا جانتا ہے یہ"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"یہی کہ یہ میجر پرمود ہیں اور تم آفتاب سعید جو عرف عام میں وائٹ شارک کہلاتا ہے"...... اولڈ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو وائٹ شارک اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے زبردست شاک لگا ہو۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں ہی میجر پرمود ہوں اور یہ وائٹ شارک ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ دونوں کے بات کرنے کا انداز اور خاص طور پر آپ کے قد کاٹھ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میرے پاس ہر قسم کی معلومات ہوتی ہیں۔ جس آدمی کے بارے میں میرے پاس معلومات پہنچ جائیں اور پھر وہ میرے سامنے کسی بھی میک اپ میں آ جائے تو فوری طور پر مجھے اسے پہچاننے میں مشکل ضرور ہو سکتی ہے لیکن آخر کار مجھے پتہ چل ہی جاتا ہے کہ میرے سامنے آنے والا کون ہے"...... اولڈ سنیک نے کہا۔

"تم واقعی خطرناک انسان ہو"...... وائٹ شارک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو اولڈ سنیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا ان باتوں کو چھوڑو اور ہمارے سامنے وائلڈ لائن کو فون کرو تاکہ وہ کسی اور کے لئے کام کرنے کی حامی نہ بھر لے۔ ہو سکتا ہے ہم سے پہلے عمران اس تک پہنچ جائے اور میں نہیں چاہتا کہ عمران کو اگر وائلڈ لائن کا پتہ چلے تو وہ ہم سے پہلے ہی اسے ہائر کر

لے۔ تمہاری باتوں سے مجھے یہ اندازہ ضرور ہو گیا ہے کہ اگر مجھے بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے مجھے سی ورلڈ تک پہنچنا پڑے گا اور سی ورلڈ میں پہنچنے کا ذریعہ ای کنگ ہی ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اور ای کنگ کے ہیڈ کوارٹر تک تمہیں وائلڈ لائن ہی لے جا سکتا ہے اور کوئی نہیں"...... اولڈ سنیک نے میجر پرمود کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی واٹر پروف جیب سے ایک چیک بک نکالی اور ایک قلم سے ایک چیک پر ایک لاکھ ڈالرز کی رقم لکھی اور اس پر دستخط کر کے چیک اولڈ سنیک کو دے دیا۔ اولڈ سنیک نے چیک دیکھا اور اس پر ایک لاکھ کا معاوضہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ زندہ ہاتھی ایک لاکھ کا ہوتا ہے اور مرا ہوا ہاتھی سوا لاکھ کا"...... اولڈ سنیک نے مسکرا کر کہا تو میجر پرمود بھی جواب میں مسکرا دیا۔

"اب کرو فون وائلڈ لائن کو تاکہ ہم جلد سے جلد ای کنگ تک اور پھر سی ورلڈ کے بگ کنگ تک پہنچ سکیں اور اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر سکیں"...... میجر پرمود نے کہا تو اولڈ سنیک نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنے تکیے کے نیچے رکھا ہوا سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے وائلڈ لائن کو کال کرنے لگا۔

جولیا اور اس کے ساتھی کراوس کے گولڈن روز ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ کل رات کراوس پہنچے تھے اور چیف نے چونکہ پہلے سے ان کے لئے گولڈن روز ہوٹل میں کمرے بک کرا دیئے تھے اس لئے انہیں یہاں آنے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔ طویل سفر کے بعد وہ ہوٹل پہنچے تھے اور چونکہ رات ہو چکی تھی اس لئے انہوں نے رات اسی ہوٹل میں گزاری تھی اور اب وہ ہال میں لنچ کرنے کے بعد جولیا کے کمرے میں آ گئے تھے۔

چیف نے جولیا کے ساتھ صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور فور سٹارز کو فوری طور پر ایکریمیا پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ چیف نے ہی ان کے لئے انتظامات کئے تھے اور انہیں ایئر پورٹ پہنچنے اور ایکریمیا روانہ ہونے کے احکامات دیئے تھے۔ جولیا نے چیف سے نئے کیس کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن چیف نے کہا تھا کہ وہ ایکریمیا پہنچ جائیں۔ کراوس میں عمران اور اس کا شاگرد

ٹائیگر موجود ہیں۔ عمران ان سے خود آ کر ملے گا اور وہی انہیں کیس کے بارے میں بتائے گا۔ چیف نے جولیا کو صرف اتنا ہی بتایا تھا کہ انہیں عمران کی درخواست پر یہاں بھیجا جا رہا ہے۔ ایک اہم معاملے میں اسے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی ضرورت آن پڑی ہے اس لئے وہ بلا تاخیر ایکریمیا پہنچ جائیں۔ عمران، ٹائیگر سمیت ایکریمیا میں تھا اور کیا کر رہا تھا اس کے بارے میں بھی چیف نے انہیں کچھ نہ بتایا تھا۔

جولیا اور اس کے باقی ساتھیوں نے ماسوائے تنویر کے اس بات پر کوئی تعرض نہیں کیا تھا کہ چیف انہیں عمران کی درخواست پر ایکریمیا روانہ کر رہا ہے جہاں انہیں عمران کی سرکردگی میں کام کرنا تھا۔ چیف کے حکم کی وجہ سے تنویر خاموش ضرور تھا لیکن سارے راستے اس کا موڈ بگڑا رہا تھا کہ چیف نے انہیں کیس کے بارے میں بریفنگ نہیں دی اور صرف عمران کے کہنے پر ان سب کو ایکریمیا روانہ کر دیا ہے اور اسے ایک بار پھر عمران کے انڈر کام کرنا پڑے گا۔

"یہ شاید ہماری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ چیف نے ہمیں کیس کی تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا ہے اور عمران صاحب کی درخواست پر ہم سب کو ایکریمیا بھیج دیا ہے"...... صفدر نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کوئی اہم معاملہ ہو گا جو چیف نے عمران صاحب کی

درخواست پر ہم سب کو ایک ساتھ یہاں بھیجا ہے ورنہ چیف نہ تو کسی کی سنتا ہے اور نہ ہی کسی کی سفارش مانتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ملکی مفاد کا ہی کوئی معاملہ ہو گا ورنہ چیف اس طرح عمران صاحب کی درخواست مان لیں یہ ممکن نہیں ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ جو بھی معاملہ ہے چیف نے اس کے بارے میں مس جولیا کو بریف کیوں نہیں کیا۔ عمران صاحب نے چیف کو آخر کچھ تو بتایا ہو گا کہ وہ کس سلسلے میں ایکریمیا پہنچے ہوئے ہیں اور وہ بھی اپنے شاگرد ٹائیگر کے ساتھ''۔ صدیقی نے کہا۔

''اس احمق کو سوائے حماقتوں کے اور سوجھتا بھی کیا ہے۔ آئی ہوں گی اس کے دماغ میں کوئی خرافات اور اس نے چیف کو بھی اپنے دام میں پھنسا لیا اور ان سے کہہ کر ہمیں بھی یہاں آنے پر مجبور کر دیا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عمران یہاں حماقتیں کرنے کے لئے آیا ہوا ہے اور چیف نے اس کی خرافات کی وجہ سے ہم سب کو یہاں بھیجا ہے''...... جولیا نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔ اس نے ضرور چیف کو کوئی الٹی سیدھی بات بتا دی ہو گی اور چیف اس کی باتوں میں آ

گئے ہوں گے''...... تنویر نے ڈھٹائی سے کہا۔

''کیا تمہارے خیال میں چیف بھی احمق ہے جو عمران کی احمقانہ باتوں میں آ سکتے ہیں اور بغیر تحقیق کے ہمیں بھی یہاں بھیج دیا ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر کوئی اہم بات تھی اور اس نے چیف کو بتائی تھی تو پھر اس کے بارے میں چیف نے آپ کیوں نہیں بتایا کہ آخر آپ کے ساتھ ہم سب کو یہاں کس مقصد کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ اگر ہمیں معاملے کی نوعیت اور اہمیت کے بارے میں بریف کر دیا جاتا تو ہم باقاعدہ اس کی تیاری کر کے یہاں آتے۔ اب ہمیں کیا معلوم کہ یہاں کیا ہو رہا ہے یا کیا ہونے والا ہے۔ حالات اور واقعات کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ہم سب اونٹوں کی طرح منہ اٹھا کر یہاں چلے آئے ہیں اگر یہاں خطرہ ہوا تو ہمیں اس خطرے کا علم کیسے ہو گا اور سب سے بڑی بات کہ ہم اس خطرے کا سامنا یا مقابلہ کیسے کریں گے''...... تنویر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم خطروں سے ڈرتے ہو جو ایسی بات کر رہے ہو''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں معاملے کا تھوڑا بہت علم ہوتا تو ہم اس معاملے کو اسی مناسبت سے ڈیل کرتے اور ہم اس بات کے لئے ذہنی طور پر تیار

ہو کر آئے کہ یہاں ہمیں کن حالات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے اور ہم کس کے اگینسٹ کام کرنے والے ہیں۔ ہمیں کسی سرکاری ایجنسی کے خلاف کام کرنا ہے۔ کسی سینڈیکیٹ کے خلاف یا کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خلاف۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے ہمارا ٹاسک ہے کیا۔ عموماً ہمارے ملک کے سائنس دانوں کو اغوا کیا جاتا ہے یا پھر اہم فارمولے اڑا لئے جاتے ہیں۔ بہت سی ایجنسیاں اور ایجنٹ ایسے ہوتے ہیں جو پاکیشیا کے خلاف انتہائی مذموم اور گھناؤنی سازشیں کر رہے ہوتے ہیں جن کا تار و پود بکھیرنے کے لئے ہمیں فیلڈ میں لایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ......" تنویر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا جولیا نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

"بس بس۔ رہنے دو۔ میں خوب جانتی ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ تمہیں ان سب باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ تمہیں صرف اس بات کا غصہ ہے کہ ہمیشہ کی طرح چیف نے ایک بار پھر عمران کو ہمارا لیڈر بنا دیا ہے اور تمہیں چونکہ عمران سے خدا واسطے کا بیر ہے اس لئے تم اس کے انڈر کام نہیں کرنا چاہتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں مس جولیا۔ یہ درست ہے کہ میں ہمیشہ عمران کے لیڈر بننے پر اختلاف کرتا ہوں لیکن......" تنویر نے کہنا چاہا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ بس کرو۔ تم بس یہ ذہن میں رکھو کہ ہم یہاں عمران کے کہنے پر نہیں آئے ہیں۔ عمران نے ہمیں یہاں بلانے کے لئے چیف سے بات کی ہے اور اس کے پاس ہمیں یہاں بلانے کا ضرور کوئی اہم جواز ہو گا ورنہ چیف ہم سب کو ایک ساتھ یہاں نہ بھیجتا۔ ہمیں عمران کے ساتھ کام کرنا ہے یہ ہم سے عمران نے نہیں کہا۔ یہ چیف کا حکم ہے اور ہمارے لئے ہر حال میں چیف کا حکم مقدم ہے۔ سمجھے تم"...... جولیا نے تلخ لہجے میں کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑ کر یہ سوچو کہ عمران صاحب نے آخر ہمیں ایک ساتھ یہاں کیوں بلایا ہے۔ اس سے پہلے وہ کئی بار ہمیں ڈراپ کر کے ٹائیگر کے ساتھ مختلف مشنوں پر جا چکے ہیں اور ان دونوں نے مشن مکمل بھی کئے ہیں۔ ایسا کبھی کوئی موقع نہیں آیا کہ عمران صاحب اور ٹائیگر کسی مشن پر ہوں اور ضرورت پڑنے پر انہوں نے ہمیں بھی طلب کر لیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات اہم ہے۔ واقعی عمران صاحب جو کچھ بھی کرتے ہیں سوچ سمجھ کر ہی کرتے ہیں۔ وہ یہاں جس مشن پر آئے ہوئے ہیں پہلے انہوں نے سوچا ہو گا کہ وہ اور ٹائیگر مل کر وہ مشن مکمل کر لیں گے لیکن جب یہاں آ کر انہیں حالات کی سنگینی اور اہمیت کا علم ہوا ہو گا تب انہیں پتہ چلا ہو گا کہ یہ کام ان دونوں

کے بس کا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہی سوچ کر انہوں نے ہم سب کو بلایا ہو''...... صدیقی نے کہا۔

''لیکن ایکریمیا میں ایسا کون سا ٹاسک ہو سکتا ہے جس کے لئے عمران صاحب کو ہم سب کی ضرورت پڑ گئی ہو۔ عمران صاحب ہم سب کو اسی صورت میں ساتھ لے کر جاتے ہیں جب انہیں کوئی بڑا مشن مکمل کرنا ہوتا ہے اور بڑی بڑی فورسز ان کے پیچھے لگی ہوتی ہیں یا پھر انہیں ملٹی ٹارگٹ پر کام کرنا ہو تب ہی انہیں الگ الگ گروپس بنانے کے لئے ہماری ضرورت پڑتی ہے ورنہ تو وہ سب کام خود ہی کر لیتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ میں نے کہا ہے نا کہ ہم یہاں چیف کے حکم سے آئے ہیں۔ عمران نے ہمیں یہاں بلانے کے لئے چیف سے کیا کہا ہے اور اسے ہماری کیوں ضرورت ہے اس کا جواب وہی ہمیں دے سکتا ہے اور کوئی نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم اس معاملے پر کوئی بات نہ کریں۔ جب عمران صاحب آئیں گے تو وہ ہمیں خود ہی بتا دیں گے کہ انہوں نے ہمیں یہاں کس مقصد کے لئے بلایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ بتا چکا اور تم سن چکے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''کیا آج تک اس نے سیدھے طریقے سے ہمیں کچھ بتایا ہے

جو اس بار بتائے گا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''خیر یہ بات تو تنویر کی درست ہی ہے کہ عمران صاحب آسانی سے کسی کو کچھ نہیں بتاتے ہیں۔ ان سے کام کی کوئی بات کرو تو وہ الٹی سیدھی ہانکنا شروع کر دیتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''لیکن میں بھی جب ٹھان لوں تو اس سے ہر بات اگلوا لیتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کا ہی ان پر زور چلتا ہے ورنہ ان کے سامنے ہم تو بے بس ہو جاتے ہیں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا بھی تو صفدر پر زور چلتا ہے۔ جب تم کوئی بات کرتی ہو تو یہ بھی تمہارے سامنے بولنا بھول جاتا ہے''...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ صالحہ اور صفدر کھسیانے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''دن کے دس بج رہے ہیں۔ عمران صاحب ابھی نہیں آئے۔ کیا انہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم کل رات ہی یہاں پہنچ گئے تھے''...... خاور نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس نے چیف کو کہہ کر ہمیں بلایا ہے۔ چیف نے یقیناً اسے ہمارے پہنچنے کی اطلاع دے دی ہو گی پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے علم نہ ہو کہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر انہیں اب تک آ جانا چاہئے تھا۔ اگر ان کے لئے فوری

طور پر یہاں آنا ممکن نہیں تو وہ کم از کم ہمیں فون تو کر دیتے''۔ خاور نے کہا۔

''عمران صاحب نے رابطہ نہیں کیا تو ہم نے کون سا فون کر کے انہیں اپنی آمد کا بتا دیا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ مس جولیا کو ہی عمران صاحب سے رابطہ کر کے ان سے بات کرنی چاہئے۔ کم از کم پتہ تو چلے کہ وہ کہاں ہیں اور ہم سے ملنے کب آئیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''اگر اس کے پاس سیل فون نہ ہوا تو میں اس سے کہاں رابطہ کروں گی''...... جولیا نے کہا۔

''ان کے پاس ریسٹ واچ تو ہے۔ آپ ریسٹ واچ کے ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کر لیں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر وہ آؤٹ آف رینج ہوا تو اس سے ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ کرنا مشکل ہو جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کوشش تو کریں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ پر عمران سے رابطہ ملانے کی کوشش کرنے لگی۔ ابھی وہ رابطہ ملا ہی رہی تھی کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑے۔

''شاید عمران ہے۔ صفدر دیکھو جا کر''...... جولیا نے ہاتھ روک کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... صفدر نے دروازے کے پاس جا کر قدرے اونچی آواز میں پوچھا۔

''ویٹر ہوں جناب۔ آپ کے لئے ایک پیغام لایا ہوں''۔ باہر سے آواز سنائی دی تو عمران کی بجائے ویٹر کی آواز سن کر ان کے چہرے لٹک گئے۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ کھولا تو باہر واقعی ایک ویٹر موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیلڈ لفافہ تھا۔

''آپ کے لئے پیغام ہے جناب''...... ویٹر نے لفافہ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس سے لفافہ لے لیا۔ لفافہ سیلڈ تھا اور دونوں طرف سے بلینک تھا۔ اس پر نہ ان میں سے کسی کا نام لکھا ہوا تھا اور نہ ہی بھیجنے والے کا۔

''تھینک یو''...... صفدر نے کہا۔

''یو ویلکم سر''...... ویٹر نے کہا اور جانے کے لئے واپس مڑ گیا۔

''ایک منٹ میری بات سنو''...... صفدر نے کہا تو ویٹر رک گیا۔

''یس سر''...... اس نے کہا۔

''یہ لفافہ تمہیں کس نے دیا ہے اور تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ یہ ہمارے لئے ہی ہے''...... صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ویٹر آگے بڑھا۔

''ایکسٹو''...... ویٹر نے صفدر کے کان کے قریب منہ کر کے کہا تو صفدر چونک پڑا۔ ویٹر نے ایکسٹو کا نام لیا اور پھر مڑ کر تیز تیز

چلتا ہوا راہداری میں بڑھتا چلا گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور اس نے اندر آ کر دروازہ بند کیا اور لفافہ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا۔

''کیا ہے اس لفافے میں اور کس نے بھیجا ہے''...... صالحہ نے صفدر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''لفافے میں کیا ہے یہ تو میں نہیں جانتا لیکن جس نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اسی کی طرف سے یہ لفافہ بھی بھیجا گیا ہے'' صفدر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ لفافہ چیف نے بھیجا ہے''۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ویٹر نے چیف کا ہی نام لیا تھا۔ وہ یقیناً یہاں کا کوئی فارن ایجنٹ ہو گا جس کے ذریعے چیف نے یہ لفافہ ہمیں بھیجا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''لاؤ مجھے دو۔ میں دیکھتی ہوں اس میں کیا ہے''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے لفافے کو سائیڈ سے پھاڑا اور اس میں سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکال لیا۔ یہ ایک لیٹر سائز پیپر تھا۔ جولیا نے تہیں کھولیں تو یہ دیکھ کر سب چونک پڑے کہ پیپر بلینک تھا۔ اس پر کوئی تحریر نہیں تھی۔

''کیا مطلب۔ یہ تو بلینک پیپر ہے۔ چیف نے ہمیں بلینک پیپر کیوں بھیجا ہے''...... چوہان نے چونک کر کہا۔ بلینک پیپر دیکھ کر

جولیا اور باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ بلینک پیپر نہیں ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ پیپر دونوں طرف سے خالی ہے اور اس پر کوئی تحریر نہیں ہے اس کے باوجود تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ پیپر بلینک نہیں ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ سب پیپر پر تحریر ڈھونڈ رہے ہیں لیکن کسی نے پیپر کی طرف غور نہیں کیا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر جولیا کے ہاتھ میں موجود بلینک پیپر کی طرف دیکھنے لگے۔

''ڈبل کوٹڈ راکس پیپر۔ اوہ۔ یہ تو ڈبل کوٹڈ راکس پیپر ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ڈبل کوٹڈ راکس پیپر ہی ہے۔ ہم نے اس پر واقعی غور نہیں کیا تھا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک آپٹیکل باکس نکالا اور ہینڈ بیگ واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس نے آپٹیکل باکس کھول کر اس میں موجود چھوٹے شیشوں والا چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا اور پھر اس نے چشمے کے کنارے پر لگے ہوئے حصے کو مخصوص انداز میں پریس کیا تو چشمے کے فریم

کے کناروں سے نیلے رنگ کی روشنی نکلنے لگی۔ جولیا نے بلینک پیپر کو اپنے سامنے کیا۔ نیلی روشنی اس پیپر پر پڑی تو جولیا کو اس پر چھلے الفاظ دکھائی دیئے۔ جولیا غور سے پڑھنے لگی۔ سارا پیپر پڑھنے کے بعد اس نے پیپر سائیڈ پر رکھا اور پھر اس نے چشمے کی لائٹس آف کیں اور چشمہ اتار کر سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا۔

"کیا لکھا ہے چیف نے"...... صالحہ نے بے تابی سے پوچھا۔

"یہ چیف کا نہیں ہمارے لئے عمران کا پیغام ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پیغام کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"عمران نے ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکل کر اکاسا کے وائٹ ڈیزرٹ پہنچنے کا کہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وائٹ ڈیزرٹ"...... ان سب نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ایکریمین ریاست اکاسا کے مشرق میں ایک بڑا صحرا ہے جسے وائٹ ڈیزرٹ کہا جاتا ہے صحرا ایکریمیا کی دو بڑی ریاستوں کو آپس میں ملاتا ہے جن میں ایک ریاست اکاسا ہے اور دوسری ہوشیو ہے۔ عمران نے ہمیں اکاسا کے قریبی شہر پیاٹ میں پہنچنے کو کہا ہے۔ اس نے ایک ہوٹل کا نام بھی لکھا ہے۔ ہمیں اس ہوٹل میں پہنچنا ہے وہ ہم سے وہیں ملے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن یہ ریاست تو یہاں سے بہت دور ہے۔ ہمیں اکاسا

کے شہر پیاٹ تک پہنچنے میں کئی روز لگ جائیں گے"...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہے۔ عمران نے ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچنے کا کہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا انہوں نے پیغام میں یہ نہیں بتایا کہ ہم نے وہاں جا کر کرنا کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ جتنا پیغام ہے میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں لکھا"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس نے سوائے حماقتوں کے اور کچھ نہیں کرنا۔ کچھ بتائے بغیر اب وہ ہمیں یہاں سے وہاں دوڑاتا رہے گا"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"جو بھی ہے ہمیں اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہے اور بس"۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو کیا ہمیں ابھی یہاں سے روانہ ہونا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے ہمیں فوری طور پر پہنچنے کا کہا ہے اس لئے ہم آج ہی روانہ ہو جائیں گے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"کیا ہمیں چیف کو کال کر کے بتانا چاہئے کہ عمران صاحب نے ہمیں اکاسا پہنچنے کا کہا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ چیف نے ہمیں عمران کے حکم پر عمل کرنے کا کہا ہے اس لئے ہم وہی کریں گے جو عمران نے پیغام میں لکھا ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"شاید عمران صاحب پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں اسی لئے وہ یہاں نہیں آئے اور انہوں نے ہمارے لئے فارن ایجنٹ کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اگر ہمارا ورکنگ سپاٹ الکاسا ہی ہے تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں فوراً الکاسا پہنچنا چاہئے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

لیڈی بلیک اور لاٹوش رات کی تاریکی میں درختوں کی آڑ لیتے ہوئے نہایت محتاط انداز میں ایک عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے جو شہر سے دور ایک ویران علاقے میں درختوں کے درمیان بنی ہوئی تھی۔ ان دونوں کے پاس سلایہ اور اس کے ساتھیوں کا اسلحہ تھا۔ سلایہ کے ساتھیوں کی جیبوں سے انہیں دو، دو ایکسٹرا میگزین بھی مل گئے تھے اور اس کے ساتھ انہیں ان دونوں آدمیوں سے دو بلاسٹر گنیں بھی مل گئیں جن سے فائر کر کے ہیوی بلاسٹ کئے جا سکتے تھے۔ ان میں سے ایک بلاسٹر گن لیڈی بلیک کے پاس تھی اور دوسری لاٹوش کے پاس۔ اسی طرح ایک ایک مشین پسٹل اور دو دو ایکسٹرا میگزین بھی ان کے پاس موجود تھے۔ یہ اسلحہ مسلح افراد سے مقابلہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کے لئے یہاں پہنچ گئے تھے۔

درختوں کے جھنڈ میں بنا ہوا مکان لکڑی کا تھا۔ جو ایک بڑے

کیبن نما دکھائی دے رہا تھا۔ سلامیہ نے لیڈی بلیک کو جو تفصیل بتائی تھی اس کے مطابق اس مکان میں موجود ان کے ساتھیوں کی حفاظت کے لئے دس افراد موجود تھے۔ لیڈی بلیک کے کہنے پر لاٹوش کہیں سے ایک کار چوری کر لایا تھا اور وہ اسی کار کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ درختوں کے درمیان گھرے ہوئے مکان سے پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے کار چھوڑ دی تھی اور کار کو درختوں میں چھپا کر وہ پیدل ہی چلتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے۔ لیڈی بلیک کا خیال تھا کہ کیپٹن توفیق اور اس کے باقی ساتھیوں کی نگرانی کرنے والے مسلح افراد انہیں مکان کے باہر ہی مل جائیں گے اور وہ انہیں فائرنگ کر کے فوراً ہلاک کر دیں گے لیکن اب تک انہیں وہاں کوئی ایک آدمی بھی دکھائی نہ دیا تھا۔ لکڑی کے بنے ہوئے مکان میں نہ صرف تاریکی تھی بلکہ خاموشی بھی چھائی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے مکان سرے سے ہی خالی ہو۔

"یہاں تو ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ کہیں اس لڑکی نے ہم سے غلط بیانی تو نہیں کی"...... لاٹوش نے سرگوشی کے انداز میں لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس کی ایک ایک بات پر خاص دھیان دیا تھا اور مجھے اس کے لہجے سے ایسا کوئی تاثر نہیں ملا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہو"...... لیڈی بلیک نے آہستہ آواز میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر یہاں خاموشی کیوں ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہمارے ساتھی اندر ہیں یا نہیں یہ تو ہمیں مکان کے اندر جا کر ہی پتہ چلے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تو پھر آئیں۔ یہاں ہر طرف درخت اور جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم ان کی آڑ میں مکان تک پہنچ سکتے ہیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی رکو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"نجانے مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ بالکل ٹھیک کہا آپ نے کہ ہم واقعی یہاں اکیلے نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ یہاں جھاڑ جھنکار بھی ہے۔ درخت بھی اور ایک پرانا لکڑی کا مکان بھی تو ہے"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"یہ مذاق کا وقت نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے منہ بنا کر کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ یہ مذاق کا وقت ہے"۔ لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔ اس سے پہلے کہ لیڈی بلیک اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک انہیں اپنے عقب میں کچھ گرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں تیزی سے پلٹے لیکن اس طرف اندھیرا تھا۔ وہ پلٹے ہی تھے کہ انہیں پھر اپنے عقب میں کچھ گرنے کی آواز سنائی دی اور پھر انہیں درخت سے سیاہ رنگ کے سائے سے نیچے کودتے

دکھائی دیئے۔

"خبردار۔ اپنا اسلحہ پھینک دو ورنہ بھون کر رکھ دیں گے"۔ اچانک ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی تو لیڈی بلیک ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ آوازیں کچھ کرنے کی نہیں تھیں بلکہ ان کے ارد گرد درختوں سے مسلح افراد کے کود کر نیچے آنے کی تھیں۔

لیڈی بلیک اور لاٹوش چونکہ قریب تھے اس لئے لیڈی بلیک نے لاٹوش کی طرف دیکھ کر مخصوص انداز میں اشارہ کرتے ہوئے اور اچانک نیچے جھکتے ہوئے اپنے اپنے ارد گرد موجود مسلح افراد پر یکلخت گھومتے ہوئے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ مسلح افراد کو شاید اس قدر اچانک حملے کی توقع نہ دی۔ وہ ٹریگر دباتے دباتے رہ گئے اور ان پر گولیاں برس پڑیں۔ فائرنگ کرتے ہی لیڈی بلیک اور لاٹوش چھلانگیں لگاتے ہوئے درختوں کے پیچھے پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اوٹ لیتے ہی اطراف میں پھیلی ہوئی جھاڑیوں کی طرف فائرنگ کھول دی۔ ماحول مشین پسٹلز کی تڑتڑاہٹوں اور تیز انسانی چیخوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

فائرنگ ہوتے ہی سامنے جھاڑیوں سے بھی کئی سیاہ سائے نکلے اور انہوں نے لیڈی بلیک اور لاٹوش کی طرف اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر لاٹوش نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ہوا میں رول ہوتا چلا گیا۔ رول ہوتے ہوئے اس نے جیب سے انتہائی پھرتی سے بلاسٹر گن نکالی اور پھر اس نے اسی

طرح رول ہوتے ہوئے بلاسٹر گن سے ان جھاڑیوں کی طرف بلاسٹر فائر کر دیا جہاں سے سیاہ سائے ان پر فائرنگ کر رہے تھے۔ بلاسٹر گن سے ایک بڑا شعلہ سا نکلا اور چنگاریاں اُڑاتا ہوا تیزی سے جھاڑیوں کی طرف بڑھا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور جھاڑیوں میں چھپے ہوئے مسلح افراد کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

"ارد گرد مزید بلاسٹر فائر کرو لاٹوش۔ جو نظر آئے اسے اُڑا دو"...... لیڈی بلیک نے چیختے ہوئے کہا اور درخت کے پیچھے سے نکل کر دائیں بائیں فائرنگ کرتی ہوئی وہ تیزی سے سامنے موجود درختوں میں گھرے ہوئے لکڑی کے مکان کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

اس علاقے میں درختوں کی کثرت تھی اور جھاڑیاں بھی کافی گھنی اور اونچی اونچی تھیں جس کی وجہ سے لاٹوش کو دشمنوں کی تعداد کا صحیح طور پر اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ان کے چیخنے اور بھاگنے دوڑنے کی آوازوں کی بنا پر ان پر فائرنگ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ بلاسٹر گن سے دشمنوں کے پرخچے اُڑا رہا تھا۔ جیسے ہی اسے کسی درخت پر کوئی سیاہ سایہ یا مشین گن سے شعلے اگلتے دکھائی دیتے تو وہ بلاسٹر گن سے درخت کے ہی ٹکڑے اُڑا دیتا۔ دشمنوں کی اندھی گولیوں سے بچنے کے لئے وہ جھاڑیوں میں گھس گیا تھا اور فائرنگ کرنے اور بلاسٹر فائر کرتے ہی وہ تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا فوراً اپنی جگہ چھوڑ دیتا تھا۔ جس سے دشمنوں کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے سر سے

سائیں سائیں کرتی ہوئی گزرتی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ ہر طرف یکلخت خاموشی چھا گئی۔ لیڈی بلیک نے بھی لکڑی کے مکان کے قریب موجود چند افراد کو وہاں پہنچتے ہی ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہاں مکمل خاموشی سی چھا گئی تھی۔

لیڈی بلیک اور لاٹوش بدستور جھاڑیوں میں دبکے ہوئے تھے۔ وہ کان لگا کر ارد گرد کی آوازیں سننے کی کوشش کر رہے تھے کہ شاید جھاڑیوں میں یا جھاڑیوں کی دوسری طرف اب بھی مسلح افراد چھپے ہوئے ہوں اور وہ موقع کا انتظار کر رہے ہوں کہ خاموشی دیکھ کر لیڈی بلیک اور لاٹوش جیسے ہی اٹھیں گے وہ ان پر فائرنگ کرنا شروع کر دیں گے۔ پھر کچھ دیر بعد لاٹوش تیزی سے جھاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف اس نے لیڈی بلیک کو جاتے دیکھا تھا۔ آگے جاتے ہی اس نے منہ سے مخصوص انداز میں جھینگر کی آواز نکالی تو اسے جواب میں ایسی ہی آواز سنائی دی اور دوسرے ہی لمحے لیڈی بلیک جھاڑیوں میں رینگتی ہوئی اس کے نزدیک پہنچ گئی۔

"تم ٹھیک ہو"...... لیڈی بلیک نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں اور آپ"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ سلایہ کے کہنے کے مطابق یہاں دس افراد

ہیں لیکن مجھے تو ان کی تعداد زیادہ معلوم ہو رہی تھی۔ کم و بیش بارہ چودہ افراد کو تو میں نے ہلاک کیا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ان کا ٹھکانہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں ان کے اور ساتھی بھی پہنچ گئے ہوں"...... لیڈی بلیک نے آہستگی سے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ کیا سب ختم ہو گئے ہیں یا ابھی کچھ باقی ہیں"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"خاموشی سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے کوئی بھی زندہ نہیں بچا ہے لیکن ہمیں جلد بازی سے گریز کرنا چاہئے ہو سکتا ہے کہ کچھ مسلح افراد ہماری تاک میں بیٹھے ہوں تاکہ ہم خاموشی دیکھ کر اٹھیں گے تو وہ ہم پر فائرنگ کھول دیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی شک ہو رہا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں آگے جا کر دیکھتی ہوں۔ اگر میدان صاف ہوا تو میں تمہیں کاشن دے دوں گی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"کیوں آپ کے ساتھ چلوں"...... لاٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ میں اکیلی ہی جاؤں گی"...... لیڈی بلیک نے سنجیدگی سے کہا تو لاٹوش سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ لیڈی بلیک کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل اور دوسرے میں بلاسٹر گن تھی۔ وہ چند لمحے جھاڑیوں میں دبکی رہی پھر اس نے آہستہ آہستہ جھاڑیوں میں آگے کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔ آگے بڑھ کر اس نے بلاسٹر گن والا ہاتھ اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے ایک

زور دار دھماکہ ہوا لیکن اس دھماکے سے کوئی انسانی چیخ سنائی نہیں دی تھی۔

لیڈی بلیک نے چند لمحے وہیں رک کر ارد گرد کی سن گن لی اور پھر اسی انداز میں آگے رینگتی چلی گئی۔ وہ کافی دیر تک جھاڑیوں میں رینگتی رہی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا البتہ جھاڑیوں میں جگہ جگہ سیاہ لباس والے مسلح افراد کی لاشیں ضرور بکھری ہوئی تھیں۔ لیڈی بلیک ہر طرح تسلی کر لینے کے بعد اطمینان بھرے انداز میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آ جاؤ لانوش۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے تیز آواز میں کہا اور ساتھ ہی اپنی جگہ چھوڑ دی تاکہ آواز سن کر وہاں موجود کوئی مسلح آدمی اسے نشانہ نہ بنا سکے لیکن اس بار بھی نہ تو کوئی فائر ہوا اور نہ ہی کوئی اور آواز سنائی دی البتہ لانوش اس کی آواز سن کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

"واقعی ہر طرف خاموشی چھا گئی ہے۔ یہاں اب کسی کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے"...... لانوش نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم اس کے باوجود احتیاط سے اندر جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی موجود ہو اور وہ اسی انتظار میں ہو کہ جیسے ہی ہم اندر آئیں وہ ہمیں نشانہ بنا سکے"...... لیڈی بلیک نے کہا تو لانوش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مشین پسٹلز اور بلاسٹر گنز لئے محتاط انداز میں لکڑی کے مکان کی طرف بڑھنے لگے۔ لیڈی

بلیک اور لانوش نے مکان کے گرد ایک راؤنڈ لگایا۔ مکان کا ایک ہی دروازہ تھا جو مشرق کی طرف تھا۔ دروازہ بند تھا۔ اندر بدستور خاموشی اور تاریکی تھی۔ وہ دونوں دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔

لیڈی بلیک نے اشارہ کیا تو لانوش دروازے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ لیڈی بلیک بھی اس کے قریب دیوار سے لگ گئی۔ لانوش نے بلاسٹر گن جیب میں رکھی اور ایک ہاتھ میں مشین پسٹل سنبھالا اور دوسرا ہاتھ دروازے کے ہینڈل کی طرف بڑھایا۔ اس نے ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جو لاکڈ نہیں تھا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر لانوش نے جھٹکے سے پورا دروازہ کھول دیا اور پھر ساکت کھڑا ہو گیا۔

"نہیں۔ اندر کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوتا تو دروازہ کھلتے ہی اندر سے گولیوں کی باڑ ماری جاتی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"پھر بھی ہم محتاط رہیں تو بہتر ہو گا"...... لانوش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہاں رکو میں اندر جاتی ہوں"...... لیڈی بلیک نے کہا تو لانوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیڈی بلیک نیچے جھکی اور پھر وہ زمین پر لیٹ گئی۔ اس نے بلاسٹر گن اپنی کمر میں اڑس لی تھی۔ زمین پر لیٹتے ہی اس نے مشین پسٹل دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور تیزی سے کروٹ بدل کر کھلے ہوئے دروازے کے عین سامنے آ گئی۔ اس نے سر اٹھا کر اندر جھانکا۔ اندر تاریکی تھی۔ اس نے

ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ رینگتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی۔ چند لمحوں بعد اچانک اندر روشنی جل اٹھی تو لاٹوش اور زیادہ چوکنا ہو گیا۔

''آ جاؤ۔ یہاں کوئی نہیں ہے''...... اندر سے لیڈی بلیک کی آواز سنائی دی تو لاٹوش نے سکون کا سانس لیا اور اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ان کے ساتھی جن میں کیپٹن توفیق۔ کیپٹن نوازش اور چار دوسرے افراد تھے وہ سب نہ صرف بے ہوش پڑے ہوئے تھے بلکہ ان کے ہاتھ پاؤں بھی بندھے ہوئے تھے۔

''تو یہ سب یہاں پڑے خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں اسی لئے یہاں اس قدر خاموشی چھائی ہوئی تھی''...... لاٹوش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ انہیں شاید طویل مدت کے لئے بے ہوش کرنے والے انجکشن لگائے گئے ہیں اسی لئے یہ اس طرح ساکت پڑے ہوئے ہیں''...... لیڈی بلیک نے کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم باہر ہی رہو اور اردگرد کے ماحول پر نظر رکھو۔ یہاں ہونے والی فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سن کر کوئی بھی پہنچ سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ کوئی یہاں آئے میں ان سب کو ہوش میں لا کر یہاں سے نکل جانا چاہتی ہوں''...... لیڈی بلیک نے کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر باہر چلا گیا۔ لیڈی بلیک چند

لمحے اپنے ساتھیوں کو دیکھتی رہی پھر اس نے سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کی رسیاں کھولیں اور پھر وہ انہیں ہوش میں لانے کے بارے میں سوچنے لگی۔ تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد وہ کیپٹن توفیق کی طرف بڑھی اور اس نے کیپٹن توفیق کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک پکڑ لیا۔ کیپٹن توفیق کا دم گھٹا تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر لیڈی بلیک نے فوراً اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

تھوڑی دیر بعد کیپٹن توفیق نے آنکھیں کھولیں اور فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پہلے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا پھر لیڈی بلیک کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں''۔ کیپٹن توفیق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوال و جواب بعد میں کر لینا پہلے ان سب کو ہوش میں لانے میں میری مدد کرو''...... لیڈی بلیک نے کہا۔ اس وقت تک وہ کیپٹن نوازش کے قریب آ چکی تھی۔ اس نے کیپٹن نوازش کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا ناک پکڑ کر اس کا سانس روک دیا تھا۔ یہ دیکھ کر کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے دوسرے ساتھی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کیپٹن نوازش کو بھی ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس کی حالت بھی کیپٹن توفیق جیسی ہی ہوئی تھی۔ کچھ دیر میں ان کے سارے ساتھی ہوش میں آ چکے تھے۔

"اب آپ بتائیں۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے اور یہ کون سی جگہ ہے"...... کیپٹن توفیق نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم سب یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... لیڈی بلیک نے الٹا اس سے پوچھا۔

"ہم سب میجر صاحب کی ہدایات کے مطابق نئے ہوٹل میں شفٹ ہوئے تھے اور ایک کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک وہاں تیز اور ناگوار بو پھیل گئی۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ کرتے ہم بے ہوش ہو گئے اور اب ہوش آیا ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"تو اس دوران تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں کہ کیا ہوا تھا"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں ابھی آپ نے ہی ہوش دلایا ہے"...... کیپٹن نوازش نے جواب دیا۔

"بہرحال تم سب کو اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہم سب کو ہمارے سیل فونز سے ٹریک کیا گیا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا اور پھر اس نے سلایہ اور اس کے ساتھیوں کی آمد اور ان سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں ان سب کو آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

"اب ہمیں اور زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے سیل فون آف رکھنے ہوں گے تا کہ دوبارہ ہمیں ٹریک نہ کیا جا

سکے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔ وہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کے بارے میں ساری باتیں گول کر گئی تھی جن کے بارے میں سلایہ نے بتایا تھا کہ وہ دونوں ہٹ ہو چکے ہیں۔

"ٹھیک ہے اور میجر صاحب کہاں ہیں"...... کیپٹن نوازش نے پوچھا۔

"فی الحال ان کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ مجھے اور لاٹوش کو تم سب کے پکڑے جانے کا علم ہوا تھا اس لئے ہم دونوں فوراً تمہیں آزاد کرانے کے لئے یہاں پہنچ گئے تھے۔ یہاں دس پندرہ افراد موجود تھے جنہیں ہم نے ٹھکانے لگا دیا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ گولیوں اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سن کر کبھی بھی اور کوئی بھی یہاں پہنچ سکتا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی لمحے لاٹوش تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... لاٹوش کو دیکھ کر لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

"پولیس آ رہی ہے۔ میں نے دور سے ان کے موبائل سائرنوں کی آوازیں سنی ہیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا۔ ہم میں سے کسی کو بھی پولیس کے ہاتھ نہیں آنا سمجھ گئے تم سب"...... لیڈی بلیک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ تیزی سے لکڑی کے مکان سے نکلتے چلے گئے۔

"تم سب درختوں کے جھنڈ کی طرف چلے جاؤ۔ اس طرف چند کلو میٹر کے فاصلے پر ہائی وے ہے۔ وہاں سے تمہیں شہر جانے کے لئے کئی گاڑیاں مل جائیں گی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"لیکن ہم جائیں گے کہاں"...... کیپٹن توفیق نے پوچھا۔

"پہلے تو تم اسی ہوٹل میں پہنچو جہاں سے تمہیں اغوا کیا گیا تھا۔ وہاں سے اپنا سامان اٹھاؤ اور پھر میک اپ بدل کر کسی اور ہوٹل میں منتقل ہو جاؤ۔ سب اپنے سیل فون آف رکھنا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اگر ہم نے سیل فون آف کر دیے تو پھر ہم آپس میں رابطہ کیسے کریں گے اور آپ کو اور میجر صاحب کو کیسے پتہ چلے گا کہ ہم کہاں ہیں"...... کیپٹن نوازش نے کہا۔

"میں نے سیل فون آف کرنے کا کہا ہے۔ سیل فونز میں موجود سپیشل ٹرانسمیٹر آف کرنے کا نہیں۔ جب تک میجر پرمود نہیں آ جاتا سیل فون سسٹم آف کر کے ٹرانسمیٹر سسٹم آن کر لو تاکہ بوقت ضرورت رابطہ کیا جا سکے"...... لیڈی بلیک نے منہ بنا کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ اسی لمحے انہیں دور سے پولیس موبائلوں کے سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دیں تو وہ سب تیزی سے ایک طرف بھاگتے چلے گئے۔

لانوش لیڈی بلیک کے ساتھ درختوں کے درمیان سے ہوتا ہوا انہی درختوں کی طرف جا رہا تھا جہاں اس نے شہر سے چوری کی

ہوئی کار چھپائی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں کار میں تھے اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر لیڈی بلیک تھی جس نے کار مین سڑک پر لے جانے کی بجائے درختوں کے جھنڈ میں ہی دوڑانی شروع کر دی تھی۔ اس نے کار کی ہیڈ لائٹس آن نہ کی تھی مبادا سڑک کی طرف سے آنے والی پولیس موبائلز ان کی کار کی روشنی دیکھ کر ان کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں۔

"آپ نے انہیں میجر پرمود صاحب کے بارے میں بتا دیا تھا"...... لانوش نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بتاتی انہیں کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک ہٹ ہو گئے ہیں"...... لیڈی بلیک نے منہ بنا کر کہا۔

"سلامیہ نے تو یہی بتایا تھا"...... لانوش نے کہا۔

"کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ میجر پرمود اتنا ہی تر نوالہ ہے جسے عام مجرم، غنڈے اور بدمعاش چبا سکیں"...... لیڈی بلیک نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا تو لانوش چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کے خیال میں میجر صاحب زندہ ہیں"...... لانوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ اگر ان کی کار دوسری کار کی ٹکر سے دریا میں جا گری ہے تو یہ بات امید افزا ہے کہ وہ دونوں زندہ ہیں۔ کار دریا میں گرتے ہی وہ کار سے نکل گئے ہوں گے اور نیچے ہی نیچے تیرتے ہوئے

حملہ آوروں کی پہنچ سے دور نکل گئے ہوں گے"..... لیڈی بلیک نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک زندہ ہیں ورنہ میں تو پردیس میں ہی ان کی قل خوانی اور چہلم کرانے کا سوچ رہا تھا"..... لاٹوش نے مسکرا کر مخصوص لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک اسے گھور کر رہ گئی۔

"اب بس ایک بار ان سے رابطہ ہو جائے تو....." ابھی لیڈی بلیک نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کے پاس موجود جدید سیل فون ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ لیڈی بلیک نے جیکٹ کی جیب سے سیل فون ٹرانسمیٹر نکالا اور سکرین پر موجود ڈسپلے دیکھنے لگی۔ سکرین پر ایک نئی فریکوئنسی ڈسپلے ہو رہی تھی۔

"یہ کس کی کال ہو سکتی ہے"..... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کار ڈرائیو کریں۔ میں دیکھتا ہوں"..... لاٹوش نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا کر سیل فون ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھا دیا۔ لاٹوش نے سیل فون کے چند بٹن پریس کئے اور اس کا لاؤڈر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈی فورمین کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"..... دوسری طرف سے تیز آواز سنائی دی تو ان دونوں کے چہرے کھل اٹھے۔ ڈی فورمین جو میجر پرمود تھا۔ اس کی آواز سن کر ان دونوں کو یوں محسوس

ہو رہا تھا جیسے اس آواز نے ان کے مردہ ہوتے ہوئے جسموں میں نئی روح پھونک دی ہو۔

"یس۔ لاٹوش دی گریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... لاٹوش نے ایک بٹن پریس کر کے شوخ لہجے میں کہا۔

"لاٹوش، لیڈی بلیک کہاں ہے۔ میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"..... میجر پرمود نے کہا۔

"کرا دیتا ہوں جناب آپ کی لیڈی صاحبہ سے بات۔ پہلے مجھ سے تو بات کر لیں۔ میں آپ سے اور کچھ نہیں پوچھوں گا آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ کیا عالم بالا میں بھی سیل فون اور ٹرانسمیٹر کالز کا نیٹ ورک سسٹم شروع کر دیا گیا ہے۔ اوور"..... لاٹوش نے اس انداز میں کہا تو اس کی بات سن کر لیڈی بلیک بے اختیار مسکرا دی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ اوور"..... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ کو اور عزت مآب جناب سفید شارک کو ہلاک کر کے عالم بالا پہنچا دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے عالم بالا میں آپ کی روحیں ہی پہنچی ہوں گی تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی روح اس دنیا کا جدید اور خصوصی ٹرانسمیٹر سیل فون اپنے ساتھ لے گئی ہو۔ آپ نئی فریکوئنسی سے کال کر رہے ہیں جس کا مطلب واضح ہے کہ یہ فریکوئنسی عالم بالا کے نیٹ ورک کی ہو گی۔

اوور"...... لاٹوش نے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں اس وقت اولڈ سٹی میں ہوں ناسنس۔ یہاں میں اولڈ سنیک کے ٹرانسمیٹر سے کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ دشمنوں نے آپ کی اور وائٹ شارک کی ہلاکت کی جھوٹی خبر اڑائی تھی۔ اوور"...... لاٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے ہم بھرپور حملہ کیا تھا۔ کار دریا میں گر جانے کے باعث ہم ان کے حملے سے بچ گئے تھے ورنہ شاید مجھے تم سے بات کرنے کے لئے عالم بالا سے ہی رابطہ کرنا پڑتا۔ اوور"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو وہاں سے کی جانے والی کال بہت زیادہ مہنگی پڑتی۔ اوور"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ اچھا ان باتوں کو چھوڑو اور میری لیڈی بلیک سے بات کراؤ۔ مجھے اس سے بہت اہم بات کرنی ہے۔ اوور"...... میجر پرمود کی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کی آواز سن رہی ہوں میجر پرمود۔ اوور"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"میری بات دھیان سے سنو لیڈی بلیک۔ اپنے تمام ساتھیوں کے میک اپ تبدیل کراؤ اور انہیں لے کر فوری طور پر ہانڈا روانہ ہو جاؤ۔ ہانڈا ایئرپورٹ کے پاس ویوز کلب ہے۔ تم سب کو اس

کلب میں پہنچنا ہے۔ کلب کا مالک اور جنرل منیجر سلوسٹر ہے۔ اس سے مل کر حوالے کے طور پر اولڈ سنیک اور ڈی فورٹین کا کوڈ استعمال کرنا وہ تم سب کے ٹھکانے کا بندوبست کر دے گا۔ میں جلد ہی تم سب کو وہیں ملوں گا۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں صبح ہوتے ہی سب کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں گی۔ اوور"...... لیڈی بلیک نے سنجیدگی سے کہا۔

"سب سے کہہ دو کہ وہ سیل فون آف کر دیں اور سیل فون ٹرانسمیٹر آن کر لیں۔ اب ہم ٹرانسمیٹر پر ہی ایک دوسرے سے رابطہ کریں گے۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ سب میں نے پہلے ہی سب سے کہہ دیا ہے۔ اوور"۔ لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود اسے مزید ہدایات دینے لگا۔

لفٹ خفیف سے جھٹکے سے رکی اور سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی لفٹ میں موجود عمران اور ٹائیگر باہر نکلے اور ایک راہداری میں آ گئے اور پھر وہ رکے بغیر راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"مسٹر ہیلمن"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس مسٹر ڈیلمن"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاؤنٹر گرل نے کون سا روم نمبر بتایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"کمرہ نمبر بیس جناب"...... ٹائیگر نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمرہ نمبر بیس، اکیس، بائیس اور تئیس تو ہو سکتے ہیں۔ یہ کمرہ نمبر بیس جناب سمجھ نہیں آیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"میں نے کمرہ نمبر بیس کہا ہے"...... ٹائیگر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تو پھر جناب کیوں بولا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں نے آپ کے لئے کہا تھا جناب"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن میرا نام جناب تو نہیں ہے۔ میں ڈیلمن ہوں۔ مسٹر ڈیلمن سوڈا"...... عمران نے کہا۔

"یس مسٹر ڈیلمن"...... ٹائیگر نے کہا۔ دونوں راہداری میں چلتے ہوئے کمرہ نمبر بیس کے سامنے آ کر رک گئے۔

"مسٹر ہیلمن"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مسٹر ڈیلمن"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہم کمرہ نمبر بیس کے دروازے پر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس مسٹر ڈیلمن"...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

"تو بتاؤ۔ اب ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بھولنے کی بیماری ہو اور اس نے ٹائیگر کو بھولی ہوئی باتیں یاد دلانے کے لئے اپنے ساتھ رکھا ہو ہو۔

"آپ کو اس دروازے پر دستک دینی ہے جناب"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم ایک کام کرو کہ میری بجائے تم دستک دے دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے

دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس"...... عمران نے کڑک دار آواز میں کہا تو ٹائیگر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اندر سے چند سرگوشی نما آوازیں سنائی دیں اور پھر اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا۔ نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کو دیکھا اور پھر وہ راہداری میں دیکھنے لگا۔

"کہاں ہے پولیس"...... نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ چونکہ اس ملک میں سول ڈریس میں پولیس کی آمد ناممکن تھی اور عمران اور ٹائیگر چونکہ سول ڈریس میں تھے شاید اسی لئے نوجوان کے چہرے پر حیرت دکھائی دے رہی تھی۔

"پپ پپ۔ پولیس۔ کیا مطلب۔ کہاں ہے پولیس۔ کدھر ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اندر سے پوچھا تھا کہ آپ کون ہیں تو آپ نے ہی جواب دیا تھا کہ پولیس ہے"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پولیس نہیں ہرکولیس کہا تھا۔ شاید تمہارے کان خراب ہیں جو تمہیں ہرکولیس کی بجائے پولیس سمجھ آیا ہے"...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہرکولیس۔ کیا مطلب۔ کون ہرکولیس"...... نوجوان نے کہا۔

"ارے۔ تم یونان کے جزیرہ کریٹ کے شہزادے کو نہیں جانتے جسے عرف عام میں طاقت کا دیوتا کہا جاتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ یونان کے شہزادے ہیں اور آپ کا نام ہرکولیس ہے"...... نوجوان نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"نہیں۔ میں نے کب کہا کہ میں ہرکولیس ہوں۔ کیوں مسٹر ہیڈمنشن"...... عمران نے پہلے کمرے سے آنے والے نوجوان سے اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈمنشن نہیں میرا نام ہیملٹن ہے جناب"...... ٹائیگر نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سوری میں بھول گیا تھا۔ ہاں تو میں آپ سے کیا کہہ رہا تھا جناب ہرکولیس"...... عمران نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ہرکولیس نہیں ہوں"...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر کون ہیں آپ"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلے آپ بتائیں۔ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں"...... نوجوان نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مسٹر کاٹن۔ اسے بتاؤ کہ ہم کون ہیں اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

"آپ یہاں مس جولیانا فٹز واٹر سے ملنے آئے ہیں جناب"۔ ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو نوجوان چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ مسٹر ایل بی ڈبلیو یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ ہم یہاں کولیا منرل واٹر سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پاؤل ہے"...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا جو کہ صفدر تھا۔

"او کے مسٹر باؤل"...... عمران نے کہا۔

"باؤل نہیں پاؤل"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے مسٹر ٹاؤل"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سوری مسٹر پاؤل۔ باس کی دماغی حالت میں کچھ خلل ہے اس لئے انہیں بھولنے کی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ یہ نام اور سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ بعض اوقات تو انہیں اپنا نام بھی یاد نہیں رہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے مسٹر ڈیگرے۔ میں سب کچھ بھول سکتا ہوں لیکن اپنا نام نہیں بھولتا۔ میرا نام۔ میرا نام۔ میرا نام۔ ہاں یاد آیا۔ میرا نام مسٹر ہسبنڈ ہے اور میں مس وائف سے ملنے آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار اچھل پڑا اور پھر

وہ عمران کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اس کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں۔

"کک کک۔ کیا ہوا۔ میرے سر پر تمہیں سینگ دکھائی دے گئے ہیں کیا"...... صفدر کو اس طرح اپنی طرف دیکھتا پا کر عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"تو یہ آپ ہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر اب مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"نن نن۔ نہیں میں آپ نہیں ہوں۔ میں چیر فلو ہوں"۔ عمران نے فوراً کہا۔

"آئیں۔ ہم آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے"...... صفدر نے مسکرا کر دروازے سے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے بہن بھائیوں کے ساتھ مل کر تیاری کر لی ہے"...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی تیاری"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میری اور مس منرل واٹر کی شادی کی تیاری"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے تو سامنے صوفے اور کرسیوں پر تمام ممبران موجود تھے۔ وہ اجنبیوں کو دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

"ہیلو ہائے دوستو۔ کیسے ہو تم سب"...... عمران نے ایک بار پھر آواز بدل کر اونچی آواز میں کہا۔

"کون ہو تم"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹیپو سلطان ہوں اور یہ میرا نائب قاصد شیر شاہ سوری کا آخری چشم و چراغ سلطان بن ابن بطوطہ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب چونک پڑے اور تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"عمران صاحب آپ"...... کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کون عمران۔ کدھر ہے عمران"...... عمران نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو آخر تمہیں ہمارے پاس آنے کا وقت مل ہی گیا ہے"۔ جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وقت ہی تو نہیں ملا ہے۔ وہی ڈھونڈنے کے لئے یہاں آیا ہوں"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"کہاں تھے تم"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"وہیں جہاں سے چلا تھا۔ مطلب کنوارا تھا اور کنوارا ہی ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"بہت انتظار کرایا ہے آپ نے عمران صاحب۔ ہم پچھلے تین روز سے الکاسا میں ہیں اور آپ کے انتظار میں سوکھے جا رہے

تھے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کہیں سے لگ تو نہیں رہا ہے کہ تم سوکھ گئے ہو البتہ تمہارے ساتھ جو کھڑا ہے اس کا منہ مجھے دیکھ کر ضرور سوکھ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ صدیقی کے ساتھ تنویر کھڑا تھا۔ عمران کی بات سن کر وہ برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"مجھے تمہارے انتظار میں سوکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے تم"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم میرے انتظار میں سوکھے ہو۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ مجھے دیکھ کر تمہارا منہ سوکھا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔ ان سب نے عمران سے سلام دعا کی اور پھر وہ عمران کے گرد جمع ہو گئے۔

"ہمیں بتائیں کہ آپ نے ہمیں یہاں کس لئے بلایا ہے اور وہ بھی ہم سب کو"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے میرا تم سب کو ایک ساتھ یہاں بلانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے تم نے ہمیں محض سیر و تفریح کے لئے تو یہاں بلایا نہیں ہو گا۔ تم یقیناً کسی اہم مشن پر کام کر رہے ہو جس میں تمہیں ہماری مدد کی ضرورت ہو گی اسی لئے تم نے چیف کو فون کر کے ہم سب کو یہاں بھیجنے کا کہا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات نہیں ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تو کیا بات ہے بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"پاکیشیا میں شادی کے اخراجات بے حد زیادہ ہیں اور پھر سینکڑوں فضول قسم کی رسمیں۔ مجھے یہ سب پسند نہیں تھا اس لئے میں نے چیف سے کہا کہ وہ تم سب کو یہاں بھیج دے۔ یہاں شادی کا خرچ بھی کم ہے اور پھر فضول رسمیں بھی ادا نہیں کی جاتی ہیں۔ مطلب کم خرچ بالا نشین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میں سچ ہی کہہ رہا ہوں۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو حیدر سلطان سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا۔

"کون حیدر سلطان"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ جو میرے ساتھ آیا ہے مہاراجہ تارا سنگھ"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"یہ ٹائیگر ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کون سا ٹائیگر۔ جنگل والا یا سرکس والا"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم خود اسی سے پوچھ لو۔ یہ تمہارا ہی شاگرد ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں بھائی چنگیز خان۔ تم کس جنگل کے چوہے ہو"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ جس جنگل کا کہیں گے میں اسی جنگل کا بن جاؤں گا

باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں سعادت مندی۔ کاش کہ میرا ہونے والا قانونی بھائی بھی ایسا ہی سعادت مند ہو جائے"...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر ایک بار پھر منہ بنا کر رہ گیا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں کس مشن پر کام کر رہے ہو"۔ جولیا نے پوچھا۔

"بتا تو رہا ہوں شادی کا مشن ہے۔ بس شادیانے بجنے کا انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لگتا ہے عمران بھائی ابھی ہمیں کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو بہت کچھ بتانا بلکہ کہنا چاہتا ہوں لیکن تم سب کی موجودگی میں کچھ بتاتے ہوئے اور کہتے ہوئے شرم آتی ہے کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت سرخ ہو گیا جبکہ ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں رینگنے لگیں۔

"اب ہم کیا کہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جو کہنا ہے صالحہ سے کہہ دو۔ ہو سکتا ہے تمہیں کہتا سنتا دیکھ کر مجھ میں بھی ہمت آ جائے اور میں اپنے دل کی بات سب کے سامنے۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے جولیا کے سامنے رکھ دوں"۔ عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ تم مجھ سے کچھ کہہ سکو"...... جولیا نے اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمت تو بہت ہے لیکن......" عمران نے کہا۔

"لیکن کیا"...... جولیا نے اس کی طرف لگاوٹ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لل لل لیکن وہ ہے نا تنویر بھائی۔ دیکھو اس کے چہرے کے ساتھ اس کی آنکھیں بھی سرخ ہوتی جا رہی ہیں"...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر آپ واقعی مس جولیا سے دل کی کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم سب کمرے سے باہر چلے جاتے ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیوں مجھے جولیا کے پاس اکیلا چھوڑ کر جانے کے منصوبے بنا رہے ہو۔ اگر جولیا کو میری کسی بات پر غصہ آ گیا اور اس نے سینڈل اتار کر میرے سر پر برسانی شروع کر دی تو"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو یقیناً آپ کا سر گنجا ہو جائے گا"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بلکہ شاید آپ کو دن میں تارے بھی دکھائی دے جائیں"۔ نعمانی نے چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اور جب سورج روشن ہو گا تو تم سب کو تنویر کے ہاتھ میں گن اور میری لاش دکھائی دے گی"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"آپ جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہے ہیں تاکہ ہم آپ سے اصل بات نہ پوچھ سکیں"...... خاور نے کہا۔

"کون سی اصل بات"...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو۔ اس سے پوچھنا فضول ہی ہے۔ جب بھی اس سے کچھ پوچھو تو یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب اسے بتانا ہو گا تو یہ خود ہی بتا دے گا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ارے ارے۔ تم پوچھو اور میں نہ بتاؤں یہ کیسے ممکن ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو بتاؤ"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا بتاؤں۔ کچھ پوچھو تو سہی"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب یہاں سی ورلڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے آئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو نہ صرف سیکرٹ سروس کے ممبران بلکہ عمران بھی اس کی بات سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

"سی ورلڈ۔ یہ سی ورلڈ کیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک ایسی دنیا جو کسی سمندر میں انتہائی گہرائی میں بنائی گئی ہے اور اس دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھنے والے چار افراد ہیں جنہیں فور کنگز کہا جاتا ہے۔ سی ورلڈ ان کی جدید ترین سائنس اور ٹیکنالوجی کا شاہکار ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں یہ فور کنگز اور ان کا سی ورلڈ کہاں ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ باقی سب بھی حیرت بھرے انداز میں اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے عمران کا منہ بھی حیرت سے کھلا ہوا تھا۔

"سی ورلڈ کہاں ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا البتہ یہ ضرور پتہ چلا ہے کہ سی ورلڈ پر جو فور کنگز حکمرانی کر رہے ہیں ان کا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے ہے جو برسوں پہلے ایکریمیا اور یورپی دنیا میں اپنی پاور کا بھرپور مظاہرہ کر چکے ہیں اور اس دور میں انہوں نے ایکریمیا اور یورپی دنیا پر اپنی دہشت کا ایسا سکہ جمایا تھا جسے آج تک کوئی نہیں بھول سکا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے اس طرح منہ کیوں کھول رکھا ہے اور تم کیپٹن شکیل کی طرف ایسی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو"...... جولیا نے عمران کا کھلا منہ اور اسے کیپٹن شکیل کی طرف آنکھیں پھاڑے دیکھتا پا کر

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کا انداز بتا رہا ہے کہ کیپٹن شکیل نے جو کہا ہے سچ ہے۔ یہ واقعی یہاں سی ورلڈ کے خلاف ہی کام کرنے پہنچے ہوئے ہیں۔ کیوں عمران صاحب"...... صدیقی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں کیپٹن شکیل کی باتیں سن کر کچھ دیر کے لئے بے ہوش ہو جاتا۔ جو باتیں میرے دل و دماغ میں ہوتی ہے وہ باتیں آخر اسے کیسے معلوم ہو جاتی ہیں"...... عمران نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم یہاں سی ورلڈ کے خلاف ہی کام کرنے کے لئے آئے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن میری حیرت ابھی تک برقرار ہے۔ آخر کیپٹن شکیل سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں کیسے جانتا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"اس میں حیرانی والی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے یہ ساری باتیں میرے ایک دوست نے بتائی ہیں۔ میرے اس دوست کا نام کرڈ ہے اور اس کا تعلق ایکریمین ریڈیو کنٹرولنگ سنٹر سے ہے۔ جہاں دنیا بھر سے انٹرنیشنل ٹرانسمیٹر اور سیلائٹ فونز سے کی جانے والی کالز چیک کی جاتی ہیں۔ ان کالز کا باقاعدہ ڈیٹا ماسٹر کمپیوٹرز میں فیڈ کیا جاتا ہے اور پھر ان کالوں کی اسکریننگ کی جاتی ہے تا کہ ان

کالوں سے یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان میں کون سی کالز مجرم عناصر کی ہے اور پھر ان کالز کو ٹریس کر کے مجرم عناصر کا پتہ لگایا جاتا ہے اور پھر ان کا قلع قمع کیا جاتا ہے۔ کرڈ ان دنوں پاکیشیا چھٹی لے کر سیر و سیاحت کے لئے آیا ہوا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے چند ایسی کالز چیک کی تھیں جو نامعلوم سیٹلائٹ اور ایسے ٹرانسمیٹر سے کی جاتی ہیں جنہیں نہ تو ٹریس کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی لوکیشن کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کالز کی ریکارڈنگ میں کچھ ایسی باتیں ہوئی ہیں جن سے سی ورلڈ اور فور کنگز کے حوالے سے باتیں کی گئی ہیں۔ کالز واضح نہیں ہیں۔ کرڈ نے ان کالز کا ڈیٹا ایکریمیا کی ایک بڑی، طاقتور اور فعال ایجنسی ہرٹ کو دے دیا تھا جنہوں نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس ایجنسی کا سربراہ ہرٹ، کرڈ کا دوست ہے اس لئے وہ اس معاملے میں ہونے والی ہر پیشرفت سے کرڈ کو آگاہ رکھتا ہے۔ ہرٹ نے کرڈ کو بتایا ہے کہ انہوں نے اب تک جو معلومات حاصل کی ہیں ان معلومات کے مطابق واقعی سی ورلڈ اور فور کنگز کا وجود ہے اور وہ تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے اپنی طاقت میں روز بروز اضافہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی طاقت کا یہ عالم ہے کہ جلد یا بدیر فور کنگز دنیا پر سی ورلڈ کا تسلط قائم کر سکتے ہیں۔ ہرٹ ایجنسی اپنا پورا زور لگا رہی ہے کہ کسی طرح سے ان کالز کی لوکیشن کا پتہ چل سکے اور اس بات کا پتہ لگایا جا سکے کہ سی ورلڈ کہاں ہے لیکن تاحال

انہیں اس کا کوئی کلیو نہیں مل سکا ہے۔ چونکہ یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے اس لئے ہرٹ ایجنسی نے اس حقیقت سے ابھی تک اعلیٰ حکام کو بھی مطلع نہیں کیا ہے کہ دنیا میں سی ورلڈ کا وجود ہے اور اس کے سربراہان دنیا کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ہرٹ ایجنسی کی سوچ ہے کہ جب تک انہیں سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں حتمی رپورٹ اور ثبوت نہیں مل جاتے وہ حکومت کو کچھ نہیں بتا سکتے اس لئے وہ خاموشی سے اس کیس پر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ سی ورلڈ کا دائرہ کار ایکریمیا اور یورپی ممالک تک محدود تھا اور اس کا پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے بھی اس معاملے میں زیادہ دلچسپی نہ لی اور نہ ہی اس بات کا کسی سے ذکر کیا تھا لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ عمران صاحب ایکریمیا میں ہیں اور انہوں نے سی ورلڈ اور فور کنگز کے سلسلے میں معلومات لینا شروع کی ہیں جس کے لئے انہوں نے ایک بار ہرٹ ایجنسی کے سربراہ اور میرے دوست کرڈ سے بھی بات کی تھی تو میرے دوست نے مجھے کال کی اور مجھ سے عمران صاحب کے بارے میں پوچھا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ عمران صاحب بھی سی ورلڈ کے معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں اس لئے جب ہمیں یہاں بلایا گیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ عمران صاحب نے سی ورلڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے ہمیں یہاں بلایا ہے"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کے ساتھ تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر

رہ گیا۔

''خدا کی پناہ۔ اگر تمہارے پاس یہ ساری معلومات تھیں تو تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے۔ سی ورلڈ اور فور کنگز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھ غریب کو اتنے جوتے تو نہ گھسانے پڑتے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اس سلسلے میں آپ سے ڈسکس کرنے کا میں نے سوچا تھا اور میں آپ کے فلیٹ پر بھی گیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا کہ آپ کسی سلسلے میں بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ وہ بے چارہ بھی نہیں جانتا تھا کہ آپ کس ملک گئے ہیں اس لئے میں خاموش ہو کر رہ گیا کہ جب آپ آئیں گے تب اس سلسلے میں آپ سے میں بات کروں گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چلو اب بات کھل ہی گئی ہے تو میں سی ورلڈ کے حوالے سے تمہیں مزید بتا دیتا ہوں تاکہ تم سب کے چودہ پندرہ سولہ جتنے بھی طبق ہیں سب روشن ہو جائیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اب تک سی ورلڈ اور فور کنگز کے حوالے سے ہونے والی پیشرفت سے انہیں آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے انہیں میجر پرمود کے بارے میں بھی بتا دیا کہ وہ بھی بلیک ڈائمنڈ کے حصول کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے اور اسے بھی لامحالہ اپنے ذرائع سے سی ورلڈ کا علم ہو جائے گا۔ وہ بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دے گا اور اس سلسلے میں ان کا آپس میں ٹکراؤ بھی ممکن ہو

سکتا ہے اس لئے ان سب کو انتہائی ذمہ داری اور بھرپور انداز میں اپنا کام کرنا ہے بلکہ بلیک ڈائمنڈ بھی میجر پرمود جیسے خطرناک ایجنٹ کے ہاتھ لگنے سے بچانا ہے۔

عمران نے انہیں ڈی کنگ کے بارے میں بھی ساری تفصیل بتا دی جو ریڈ کمانڈ انچارج میگراتھ کے مطابق وائٹ ڈیزرٹ میں کہیں موجود تھا۔ ساری باتیں بتانے کے بعد عمران نے کہا کہ الکاسا کا وائٹ ڈیزرٹ سفید ریت کی وجہ سے وائٹ سینڈ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کافی بڑا صحرا ہے جو اکثر خطرناک اور خوفناک طوفانوں سے گھرا رہتا ہے۔ اس صحرا میں آنے والے سمندر اس قدر بڑے اور خوفناک ہوتے ہیں جو اگر صحرا سے نکل کر بستیوں کا رخ کر لیں تو بستیوں کی بستیاں اڑا کر لے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وائٹ ڈیزرٹ میں سب سے خطرناک گہری کھائیاں ہیں جو بلیک ہول سے زیادہ خطرناک اور بڑی ہیں جن کی گہرائی کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا اور وہ کھائیاں ریت میں چھپی ہوئی ہیں۔ ان پر جیسے ہی انسان اس قدر گہری اور پرہول گہرائی میں جا گرتا ہے جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔ صحرا میں سفید بچھوؤں، سفید رنگ کے سانپوں کے ساتھ ایک خاص قسم کی سفید رنگ کی جونک پائی جاتی ہے جو کسی بھی جاندار سے چمٹ جائیں تو اس کا خون چوس کر ہی اس سے الگ ہوتی ہیں۔ وائٹ ڈیزرٹ دنیا کا واحد صحرا ہے جہاں ایک معمولی سی جھاڑی بھی نہیں ہے اس لئے اس صحرا میں

نخلستان نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور یہ کہ اس ڈیزرٹ میں پانی کی بھی قلت ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ وائٹ ڈیزرٹ کی وائٹ سینڈ عام سینڈ کے مقابلے میں سورج کی روشنی سے جلد اور زیادہ گرم ہوتی ہے اور رات کے وقت بھی یہ گرم ہی رہتی ہے حالانکہ عام صحراؤں کی ریت دن میں گرم ہوتی ہے اور رات ہوتے ہی سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن وائٹ سینڈ دن کی روشنی اور حرارت اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور سردیوں میں بھی اس ریت کی حرارت میں کوئی کمی نہیں آتی اس لئے اس ریت پر چلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس ڈیزرٹ میں ایسے ہی لوگ جاتے ہیں جو اس صحرا میں ہی پلے بڑھے ہوں یا جو اپنے ساتھ ان سارے مصائب سے بچنے کا مخصوص انتظام کر کے آتے ہیں۔ انہیں چونکہ ڈی کنگ کی تلاش میں اس صحرا میں جانا تھا اس لئے ان کے لئے بھی ضروری تھا کہ وہ ضرورت کا سارا سامان لے لیں اور اپنے ساتھ ایسے گائیڈز لے لیں جو اس صحرا کے چپے چپے سے واقف ہوں ورنہ وہ صحرا میں موجود بلیک ہولز کے ساتھ ساتھ نجانے کن کن مصائب کا شکار بن سکتے تھے۔

''تو کیا تم نے ڈیزرٹ میں جانے کے لئے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہیں''...... عمران کے خاموش ہونے پر جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ان کے علاوہ میں نے بیس افراد بھی ہائر کئے ہیں جو نہ

صرف ہماری رہنمائی کریں گے اور صحرا میں ہمیں بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں بلکہ ان میں چند ایسے افراد بھی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ ڈی کنگ نے اگر اس ڈیزرٹ میں خفیہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہے وہ کہاں ممکن ہو سکتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر وائٹ ڈیزرٹ خطرات سے بھرا پڑا ہے اور صحرا کے نیچے بلیک ہولز موجود ہیں تو پھر ڈی کنگ نے یہاں جدید اور بڑا ہیڈ کوارٹر کیسے تعمیر کرایا ہو گا''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سائنس کا دور ہے پیارے۔ اگر فور کنگز سمندر کی گہرائی میں سی ورلڈ بنا سکتے ہیں تو ان کے لئے کسی ڈیزرٹ میں ہیڈ کوارٹر بنانا کیا مشکل ہو سکتا ہے۔ جہاں اس ڈیزرٹ کی ریت نرم ہے وہاں اس ریت کے نیچے ٹھوس چٹانیں بھی موجود ہیں جن کا سلسلہ کافی طویل ہے۔ یہ ٹھوس چٹانیں اور چھوٹے موٹے ٹیلے صحرا کے باہر بھی نظر آتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر یقیناً اس ٹھوس پہاڑی علاقے میں ہی ہو سکتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''کیا یہاں کے لوگ ہوشیو جانے کے لئے صحرا میں سفر کرتے ہیں''...... چوہان نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ نے بتایا ہے کہ صحرا کی ریت انتہائی نرم ہے تو پھر اس صحرا میں قافلے لے جانا تو ناممکن ہوگا اور اس صحرا میں اونٹ بھی نہیں جا سکتے ہوں گے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے بتایا ہے نا کہ صحرا میں طویل پہاڑی سلسلے ہیں اور زمین کے نیچے بھی ٹھوس چٹانیں موجود ہیں اس لئے یہاں اسی طرح ایک شہر سے دوسرے شہر تک قافلے چلتے رہتے ہیں جیسے دوسرے صحراؤں میں چلتے ہیں۔ یہ پرانے لوگ ہیں جو صحرا کے ایک ایک حصے سے واقف ہیں اس لئے یہ ایسے راستوں کا انتخاب کرتے ہیں جو کم پر خطر ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر کم از کم ان راستوں کے قریب نہ ہوگا جہاں سے قافلے گزرتے ہیں۔ اس نے اپنے لئے یقیناً ایسی محفوظ جگہ کا انتخاب کیا ہوگا جس کے ارد گرد خطرات ہوں تاکہ اس ہیڈ کوارٹر تک کوئی نہ پہنچ سکے''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہوگا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ڈی کنگ نے یقیناً سائنسی آلات کا استعمال کیا ہوگا تاکہ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کسی سیٹلائٹ سے پتہ نہ چلایا جا سکے اور جب ہیڈ کوارٹر تعمیر کیا جا رہا ہوگا تب بھی انہوں نے یقیناً سیٹلائٹ سسٹم کو اندھا کر دیا ہوگا تاکہ ان کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکے''...... نعمانی نے کہا۔

''ظاہر ہے ایک ایسا ہیڈ کوارٹر بنایا جا رہا تھا جسے دنیا کی نظروں

سے اوجھل رکھا جانا ضروری تھا تو اس کے لئے انہوں نے یقیناً جدید سے جدید ترین حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے۔ اسی طرح انہوں نے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے بھی انتہائی سخت اور فول پروف انتظامات کئے ہوں گے اس لئے ہمارا وائٹ ڈیزرٹ میں جانا اور ڈی کنگ تک پہنچنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو سکتا ہے۔ ہمیں قدم قدم پر خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ڈی کنگ اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے لئے ہمیں اپنی جانوں کی بازیاں بھی لگانی پڑیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''ہم سب اس کے لئے تیار ہیں۔ ملک اور قوم کے مفاد کے لئے اور اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں اپنی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں گی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے''...... صفدر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں جذبات سے نہیں بلکہ ہوشمندی سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا کیونکہ ہمارا اصلی ٹارگٹ ڈی کنگ نہیں بلکہ سی کنگ ہے جو بگ کنگ کہلاتا ہے اور سی ورلڈ میں رہتا ہے۔ ڈی کنگ ہی ایسا انسان ہے جس کے ذریعے ہم بگ کنگ اور اس کے سی ورلڈ تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہمیں قدم قدم پر احتیاط کرنی پڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''ہم سب تیار ہیں۔ تم بتاؤ کہ ہمیں ڈیزرٹ میں جانا کب

ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہم رات کے وقت نکلیں گے۔ ہمیں جن افراد کو ڈیزرٹ ساتھ لے جانا ہے وہ دوسرے شہروں سے آ رہے ہیں اور ابھی مجھے ڈیزرٹ کے خطرات سے تحفظ کے لئے سامان بھی لینا ہے جو اس شہر سے نہیں مل سکتا''...... عمران نے کہا۔

''تو کہاں سے ملے گا سامان''...... صفدر نے پوچھا۔

''سارا سامان ونگٹن سے منگوانا پڑے گا۔ میں نے سامان منگوانے کی ذمہ داری ٹرومین کو سونپ دی ہے۔ وہ آج شام تک سارا سامان خرید کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں لے آئے گا''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اس مشن میں ہمارے ساتھ ٹرومین بھی کام کرے گا''۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ اس معاملے میں پہلے ہی ملوث ہے۔ اسی کے ذریعے مجھے سی ورلڈ کا پتہ چلا ہے اور ہم اسی کے ذریعے آگے بڑھیں گے کیونکہ ٹرومین ایک ایسا انسان ہے جس کا تعلق بلیک تھنڈر سے رہ چکا ہے اور اس کے پاس دنیا کے عظیم ترین سمندروں کے بارے میں تفصیلی رپورٹس ہیں۔ وہ اپنے جدید سسٹم کے ذریعے کسی بھی سمندر کو کھنگال سکتے ہیں۔ ٹرومین اسی کوشش میں لگا ہوا ہے کہ کسی طرح اس کا بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہو جائے اور وہ وہاں سے سمندروں کے بارے میں رپورٹس حاصل

کر لے تاکہ پتہ چل سکے کہ سی ورلڈ کس سمندر میں موجود ہے۔ اگر اسے سی ورلڈ کا پتہ چل گیا تو پھر وہ اس بات کا بھی پتہ چلا سکتا ہے کہ سی ورلڈ سمندر کی کتنی گہرائی میں بنایا گیا ہے اور سی ورلڈ سمندری گہرائی میں کتنے رقبے میں پھیلا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ جب تک ٹرومین سامان لے کر نہیں آ جاتا اس وقت تک ہم فری ہیں''...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو اب ہم کیا کریں''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں ایک مشورہ دوں''...... عمران نے اس کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم ان سب کو ان کے کمروں میں بھیج دیتے ہیں اور دونوں ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میٹھی میٹھی اور پیار بھری باتیں کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ بدل گیا جبکہ باقی سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں نمودار ہو گئیں۔

''سوری۔ مجھے پیار بھری اور میٹھی میٹھی باتیں کرنی نہیں آتیں''۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں میں سکھا دوں گا بس تم کسی طرح کڑوے کریلے کو یہاں سے بھگا دو۔ اسے دیکھ کر تو میری بھی زبان گنگ ہو جاتی ہے“...... عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”کون کڑوا کریلا“...... تنویر نے غرا کر کہا۔

”ارے ارے۔ میں تمہاری نہیں صفدر کی بات کر رہا ہوں“۔ عمران نے بوکھلا کر کہا تو کمرہ یکلخت زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک بھیم شحیم ادھیڑ عمر آدمی چونک پڑا۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر اچانک ہتھوڑا مار دیا ہو۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”ای کنگ بول رہا ہوں“...... ادھیڑ عمر نے انتہائی سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔

”گرین بول رہا ہوں وائلڈ سرچنگ اسٹیشن سے ای کنگ“۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیوں فون کیا ہے“...... ای کنگ نے اسی طرح کھردرے لہجے میں کہا۔

”زون ون میں چند افراد کو داخل ہوتے دیکھا گیا ہے ای کنگ“...... گرین نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ای کنگ چونک پڑا۔

''اوہ۔ کون ہیں وہ''...... ای کنگ نے پوچھا۔

''شکل وصورت اور لباس سے تو وہ شکاری معلوم ہو رہے ہیں اور ان کے ساتھ جو سامان ہے وہ بھی شکاریوں کے سامان جیسا ہی ہے''...... گرین نے کہا۔

''کتنے افراد ہیں وہ''...... ای کنگ نے پوچھا۔

''تین افراد ہیں ای کنگ۔ ان میں ایک عورت بھی ہے''۔ گرین نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم گراؤ سسٹم آن کرو اور انہیں چیک کرو۔ ان کے میک اپ اور خاص طور پر ان کا سامان دیکھو۔ ان کے پاس کوئی ایسا اسلحہ تو نہیں ہے جو ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہو''۔ ای کنگ نے کہا۔

''میں نے چیک کر لیا ہے ای کنگ۔ وہ میک اپ میں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے پاس خطرناک اسلحہ ہے۔ ان کے پاس ہلکا پھلکا اسلحہ ہے جس سے یہ ہرنوں کا شکار تو کر سکتے ہیں شیروں کا نہیں''...... گرین نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ یہ اگر یہاں شکار کرنے کے لئے آئے ہیں تو انہیں شکار کرنے دو۔ یہ خود ہی شکار کر کے واپس چلے جائیں گے''...... ای کنگ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''یس ای کنگ''...... گرین نے کہا۔

''اور ہاں۔ جو افراد یہاں آئے ہیں کیا تم نے ان کے چہرے اسکین کئے ہیں''...... ای کنگ نے اچانک چونک کر پوچھا۔

''نو ای کنگ۔ میں نے ابھی ان میں سے کسی کا چہرہ اسکین نہیں کیا ہے''...... گرین نے کہا۔

''نانسنس۔ یہ کام تمہیں سب سے پہلے کرنا چاہئے تھا۔ فوراً چیک کرو انہیں۔ اگر وہ ہمارے دشمنوں میں سے ہوئے تو کیا کرو گے۔ نانسنس''...... ای کنگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس ای کنگ۔ میں ابھی انہیں چیک کرتا ہوں''۔ ای کنگ کا غصیلا لہجہ سن کر گرین نے بری طرح سے سہم کر کہا۔

''گراؤ سسٹم سے ان کی تصویریں لو اور انہیں اسکیننگ مشین میں لوڈ کر کے مشین میں موجود ڈیٹا سے میچ کرو۔ فوراً''...... ای کنگ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس ای کنگ''...... گرین نے جواب دیا تو ای کنگ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دبا دیا۔ ٹون آنے پر اس نے تیزی سے چند نمبر پریس کئے۔

''ڈریک بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ای کنگ بول رہا ہوں''...... ای کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس ای کنگ۔ حکم''...... ای کنگ کی آواز سن کر ڈریک نے

نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وائلڈ سرچنگ اسٹیشن سے گرین نے اطلاع دی ہے کہ زون ون میں تیس افراد داخل ہوئے ہیں۔ شکل و صورت اور لباسوں سے وہ شکاری معلوم ہو رہے ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ بھی عام سا ہے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ تم فوری طور پر اپنے مسلح آدمیوں کو زون ون میں بھجوا کر ان کی نگرانی کراؤ۔ اگر وہ محض شکار کریں تو انہیں مت روکنا لیکن اگر وہ مخصوص علاقے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو انہیں روکنا تمہارا کام ہے۔ سمجھ گئے تم''۔ ای کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس ای کنگ''...... ڈریک نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے گرین کو ان کی تصویریں لینے اور انہیں اسکیننگ کرنے کے احکامات دیئے ہیں۔ گرین ان کی تصویروں کو گراؤ سسٹم مشین میں موجود ان دشمنوں کے ڈیٹا سے میچ کر رہا ہے جو ہمارے لئے اور خاص طور پر سی ورلڈ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کا ڈیٹا میچ ہو گیا اور ان میں ہمارا ایک بھی دشمن موجود ہوا تو تمہیں فوری طور پر ان کے خلاف ایکشن کرنا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... ای کنگ نے اسی طرح انتہائی سخت اور کھردرے سے لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں ای کنگ۔ میں ان سب کو چند ہی لمحوں میں

لاشوں میں تبدیل کر کے جنگل کے اس حصے میں پہنچا دوں گا جہاں آدم خور جانور موجود ہیں۔ وہ لمحوں میں ان کی لاشیں چٹ کر جائیں گے''...... ڈریک نے بڑے زعم بھرے لہجے میں کہا۔ تو ای کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رابطہ منقطع کر دیا اور رسیور رکھ دیا لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''گرین رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی وائلڈ سرچنگ اسٹیشن کے انچارج کی آواز سنائی دی۔

''ای کنگ بول رہا ہوں''...... ای کنگ نے درشت لہجے میں کہا۔

''یس ای کنگ۔ حکم''...... گرین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے خدشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا خطرناک اور ذہین ترین ایجنٹ علی عمران یہاں پہنچ سکتا ہے۔ اس نے ہمارے ریڈ کمانڈ کے چیف میگراتھ کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے میگراتھ کی آواز میں ماسٹر سسٹم پر مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ماسٹر سسٹم نے فوراً مجھے الرٹ کر دیا کہ وہ میگراتھ نہیں اس کی آواز میں کوئی اور بول رہا ہے اور جب میں نے اس آواز کی چیکنگ کرائی تو ماسٹر سسٹم کے مطابق وہ آواز عمران کی ثابت ہوئی تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران یہاں آئے اور یہاں موجود ہمارے کسی ساتھی کو پکڑ کر اس کی آواز میں مجھے

دھوکہ دینے کی کوشش کرو اس لئے تم پورے گرین وائلڈ میں ایس ایچ ریز پھیلا دو اور اس کا لنک گراؤ مشین سے کر دو۔ اگر ان میں عمران ہوا تو وہ جیسے ہی اپنے کسی ساتھی سے بات کرنے کی کوشش کرے گا، ایس ایچ ریز فوراً اس کی آواز کیچ کر کے گراؤ سسٹم میں بھیج دے گی اور گراؤ سسٹم ہمیں فوراً کاشن دے دے گا کہ عمران یہاں پہنچا ہوا ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"ریز زون ون میں پھیلانی ہے یا سارے جنگل میں"۔ گرین نے پوچھا۔

"سارے جنگل میں ریز پھیلانے کی کیا ضرورت ہے نانسنس۔ جب وہ لوگ زون ون میں موجود ہیں تو پھر ریز کے زائد استعمال کی کیا ضرورت ہے۔ کیا تم ہیڈ کوارٹر کے جنریٹر پر ہیوی لوڈ ڈالنا چاہتے ہو تاکہ ہیڈ کوارٹر کا سیکورٹی سسٹم لوز ہو جائے"...... ای کنگ نے گرجتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نو ای کنگ۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔ میں زون ون کو ہی ٹارگٹ کرتا ہوں"...... گرین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو ای کنگ نے منہ بناتے ہوئے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"سب کے سب نانسنس ہیں۔ کسی کو کام کرنے کی سمجھ نہیں ہے۔ نجانے بگ کنگ نے ان لوگوں کو کہاں کہاں سے اکٹھا کر کے میرے سر منڈھ دیا ہے"...... ای کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

"ای کنگ بول رہا ہوں"...... ای کنگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کارلینا سے گراہم بول رہا ہوں ای کنگ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بیرونی علاقوں سے آنے والی تمام کالیں ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کے تحت تھرو ہوتی تھیں۔ ہیڈ کوارٹر کا ماسٹر کمپیوٹر ان کالز کو نہ صرف رسیو کرتا تھا بلکہ تمام کوڈ ورڈز کے تبادلوں کے بعد کال کرنے والے کی آواز اسکین کر کے اوکے کرتا تھا اور تمام کلیئرنس کے بعد کال ای کنگ کو ٹرانسفر کر دی جاتی تھی اس لئے ای کنگ کو بار بار کوڈز دوہرانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی اسی لئے وہ رسیور اٹھاتے ہی ڈائریکٹ ای کنگ کے حوالے سے ہی بات کرتا تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"گراؤس سے عمران اور کارلینا سے میجر پرمود اور اس کی پارٹی غائب ہو گئی ہے ای کنگ"...... گراہم نے جواب دیا تو ای کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ"...... ای کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میگراتھ کی ہلاکت کے بعد سے عمران اور اس کا ساتھی لاپتہ ہے اور میں نے کارلینا کا بھی ایک ایک علاقہ چھان مارا ہے۔

کارلینا کے ایک ٹھکانے پر ٹام کے ساتھیوں نے میجر پرمود کے ساتھیوں کو لا کر رکھا تھا لیکن میجر پرمود کے باقی ساتھیوں نے وہاں حملہ کیا اور انہیں چھڑا کر لے گئے۔ اس کے بعد سے ان کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"اور ٹام کہاں ہے"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"وہ بھی میرے ساتھ ان کی تلاش میں لگا ہوا ہے ای کنگ"۔ گراہم نے جواب دیا۔

"اب وہ تمہارے ساتھ ہے"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ"...... گراہم نے کہا۔

"میری بات کراؤ اس سے"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ۔ ٹام بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میجر پرمود کو تم نے ہی نشانہ بنایا تھا ٹام"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ"...... ٹام نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے علم میں آیا ہے کہ جب تم اور تمہارے ساتھی میجر پرمود کی کار پر فرنٹ سے فائرنگ کر رہے تھے تو پیچھے سے ایک تیز رفتار کار اس کی کار سے ٹکرا گئی تھی اور میجر پرمود کی کار اچھل کر دریا میں جا گری تھی"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ لیکن عقب سے کار ٹکرانے سے قبل ہی ہم میجر پرمود کی کار گولیوں سے چھلنی کر چکے تھے"۔ ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس دریا میں گری تھی اس کی کار"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"اولڈ ریور میں"...... ٹام نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اس کار کو دریا سے باہر نکلوایا ہے"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ۔ حادثے کی جگہ پر سٹیٹ پولیس پہنچ گئی تھی۔ انہوں نے کرین منگوا کر خصوصی طور پر دریا سے کار باہر نکلوا لی تھی"...... ٹام نے کہا۔

"تو کیا کار میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی کی لاشیں موجود تھیں"...... ای کنگ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"نو ای کنگ۔ کار خالی تھی۔ کار کے دروازے کھلے ہوئے تھے جس کے باعث ان دونوں کی لاشیں دریا میں بہہ گئی تھیں"...... ٹام نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ای کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ تو کیا تم نے دریا میں ان کی لاشیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی"...... ای کنگ نے غرا کر کہا۔

"دریا کا بہاؤ انتہائی تیز ہے ای کنگ اور جس جگہ ان کی کار گری ہے وہاں دریا کا پاٹ بے حد چوڑا ہے۔ ان کی لاشوں کی

تلاش کے لئے ہمیں وسیع پیمانے پر چیکنگ کرنی پڑے گی اور پل پر حادثے کی جگہ پر سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا قبضہ ہے۔ اس لئے ہم دریا میں ان کی لاشیں تلاش کرنے کے لئے نہیں اتر سکتے البتہ پولیس اپنے طور پر ان افراد کی لاشیں تلاش کر رہی ہے"...... ٹام نے جواب دیا۔

"وہ بھی اب تک یقیناً ان کی لاشیں تلاش کرنے میں ناکام رہے ہوں گے"...... ای کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس ای کنگ۔ انتہائی کوششوں کے باوجود پولیس کو ان کی لاشیں نہیں ملی ہیں"...... ٹام نے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں وہاں ہوں گی تو انہیں ملیں گی نانسنس۔ تم جو سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہوا ہے۔ جب تم نے میجر پرمود کی کار پر حملہ کیا تھا تو پیچھے سے آنے والی کار نے ٹکر مار کر اس کی کار دریا میں اچھال دی تھی۔ کار کی اس ٹکر نے انہیں موت سے بچا لیا ہو گا۔ جیسے ہی ان کی کار دریا میں گری ہو گی وہ فوری طور پر کار سے نکل گئے ہوں گے اور دریا میں تیرتے ہوئے تمہاری پہنچ سے بھی دور چلے گئے ہوں گے"...... ای کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لل لل۔ لیکن ای کنگ......" ٹام نے کچھ کہنا چاہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تم کیا سمجھتے ہو میں نانسنس ہوں اور میجر پرمود تمہارے لئے اتنا آسان ٹارگٹ تھا جو اس طرح وہ تمہارے ہاتھوں ہٹ ہو جاتا۔ وہ موت کا متلاشی ہے نانسنس۔

اسے ہلاک کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ عمران کی طرح وہ بھی بے حد ذہین، شاطر اور خطرناک ترین ایجنٹ ہے جسے ہلاک کرنے کی حسرت لئے بے شمار ایجنٹ اپنی موت آپ مر چکے ہیں"...... ای کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس ای کنگ"...... ٹام نے جیسے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ میجر پرمود کے ساتھی اکیلے کہیں نہیں گئے ہیں۔ انہیں یقیناً میجر پرمود اپنے ساتھ نکال کر لے گیا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کے ساتھ ہر طرف پھیل جاؤ اور ہر جگہ انہیں تلاش کراؤ۔ جیسے ہی وہ مل جائیں انہیں موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ یہ میری طرف سے تمہارے لئے آخری وارننگ ہے۔ اس بار اگر میجر پرمود اور اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں سے زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں اس قدر ہولناک موت کی سزا دوں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... ای کنگ نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس ای کنگ۔ اس بار وہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے"...... ٹام نے کہا تو ای کنگ نے کریڈل پر ہاتھ مار کر رابطہ ختم کر دیا اور فون کلیئر ہونے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

"گرین بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک بار پھر گرین کی

آواز سنائی دی۔

''ای کنگ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ای کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''میں نے چیکنگ کر لی ہے ای کنگ۔ جنگل میں جو افراد آئے ہیں ان کی آوازیں کیچ کر کے میں نے کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں فیڈ کر کے ان کی ڈیٹا چیکنگ کی ہے۔ ان میں سے کسی کی بھی آواز عمران کی آواز سے میچ نہیں کر رہی''...... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ شکاری ہی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی نہیں جن کے یہاں پہنچنے کا خدشہ ہو سکتا ہے''۔ ای کنگ نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یس ای کنگ۔ لیکن......'' گرین نے کہا اور کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن کیا۔ پوری بات کیا کرو نانسنس''...... ای کنگ نے غرا کر کہا۔

''کمپیوٹرائزڈ سسٹم نے ان شکاریوں میں سے ایک ایسے آدمی کی آواز مارک کی ہے جس کا نام سن کر آپ چونک پڑیں گے''...... گرین نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کس کی ہے وہ آواز''...... ای کنگ نے چونک کر کہا۔

''وہ آواز میجر پرمود کی ہے ای کنگ''...... گرین نے جواب دیا اور میجر پرمود کا نام سن کر ای کنگ یوں اچھلا جیسے اس کی کرسی پر یکلخت گیارہ ہزار والٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

''میجر پرمود۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا ان شکاریوں میں میجر پرمود بھی شامل ہے''...... ای کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس کنگ۔ میں نے گراؤ سسٹم میں اوپن چیکنگ سسٹم آن کیا تھا تاکہ جنگل میں آنے والے تمام افراد کی آوازیں سسٹم میں فیڈ آوازوں سے میچنگ کی جا سکیں۔ سسٹم نے ان آوازوں کو اسکین کیا تو ان آوازوں میں سے ایک آواز میجر پرمود کی آواز سے میچ ہو گئی ہے''...... گرین نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ لوگ شکاری نہیں بلکہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ہیں''...... ای کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس ای کنگ۔ گراؤ سسٹم کے ریکارڈ کے مطابق تو ایسا ہی ہے''...... گرین نے کہا۔

''تو پھر سوچ کیا رہے ہو نانسنس۔ ان کے خلاف فوراً کارروائی کرو۔ میں نے جنگل میں موجود ڈریک کو ان شکاریوں کے قریب سے جا کر نگرانی کا حکم دیا ہے۔ اس سے فوراً رابطہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان سب کو ہلاک کر دے۔ ابھی۔ فوراً''...... ای کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس ای کنگ۔ میں ابھی ڈریک کو آپ کے احکامات دے دیتا ہوں"...... گرین نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو ای کنگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی اس جنگل میں کیسے پہنچ گئے۔ انہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میرا ہیڈ کوارٹر گماڈا کے جنگل میں ہے"...... ای کنگ نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش اور انتہائی پریشانی کے سائے نمودار ہو گئے تھے اور وہ انتہائی بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

مٹیالے رنگ کی چار بڑی جیپیں نہایت تیز رفتاری سے گماڈا جنگل کی طرف جانے والے راستے کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھیں۔ ان جیپوں میں میجر پرمود کے ساتھ نہ صرف اس کے ساتھی بلکہ وائلڈ لائن بھی موجود تھا جو اپنے ساتھ بیس شکاری ٹائپ افراد کو لایا تھا۔

میجر پرمود اولڈ سنیک کے بتائے ہوئے شکاری وائلڈ لائن سے ہانڈا جا کر خود ملا تھا۔ وائلڈ لائن واقعی ایک لالچی شخص ثابت ہوا تھا۔ اس نے موقع پر ہی میجر پرمود سے دو لاکھ ڈالرز کا گارنٹڈ چیک وصول کیا تھا اور پھر اس نے میجر پرمود کو بتایا کہ ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر گماڈا کے جنگل میں موجود ہے جو ایکریمیا کا انتہائی گھنا اور انتہائی خوفناک جنگل ہے۔ میجر پرمود کے پوچھنے پر وائلڈ لائن نے بتایا کہ گماڈا جنگل میں نہ صرف خطرناک جانوروں کی بھرمار ہے بلکہ وہاں زہریلے کیڑے مکوڑوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ اسی طرح

اس جنگل میں تقریباً ہر جگہ پر دلدلیں موجود ہیں جو زہریلی بھی ہیں اور ان میں ایسا تیزابی اثر موجود ہے جو کسی بھی جاندار کو لمحوں میں گلا سڑا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان دلدلوں سے ہر وقت سلفر ڈائی آکسائیڈ گیس خارج ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے جانداروں کو سانس لینا دوبھر ہو جاتا ہے اور دم گھٹنے سے ان کی ہلاکتیں ہو جاتی ہیں۔

وائلڈ لائن کے مطابق ایسی دلدلوں کی تعداد زیادہ نہیں تھی جن سے سلفر ڈائی آکسائیڈ گیس خارج ہوتی ہے لیکن وہاں موجود باقی دلدلیں بھی ایسی ہیں جو تیزابی اثر رکھتی ہیں اس لئے جنگل کے جانور تک ان دلدلوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اس جنگل میں شیر اور خاص طور پر بلیک ٹائیگرز کی بھی بھرمار ہے۔ اس جنگل میں ایناکونڈا جیسے اژدہے بھی موجود ہیں، بلیک مامبا، گرین اور بلیک کاپر ہیڈز کے ساتھ ساتھ گولڈن سنیکس کی بھی اس جنگل میں کوئی کمی نہیں ہے۔ یہی نہیں اس جنگل میں زہریلے چیونٹے اور انتہائی حد تک زہریلے مینڈکوں کی بھی بھرمار ہے جو ایک بار کسی جاندار کو چھو جائیں تو اس جاندار کا زندہ بچنا ناممکن ہو جاتا ہے اور گولڈن سنیکس جن کا تعلق کاسٹریا کے جنگلوں سے ہے وہ ایسے ناگ ہیں جو ایک بار کسی انسان کو کاٹ لیں تو ان کا سریع الاثر زہر جاندار کے جسم کا گوشت ایک لمحے میں گلا دیتا ہے اور چند ہی لمحوں میں سوائے ہڈیوں کے ڈھانچے کے کچھ باقی نہیں بچتا۔

ان خطروں کے باوجود وائلڈ لائن کئی بار اس جنگل میں جا چکا تھا اور اس نے ایسے بہت سے راستے دریافت کر رکھے تھے جہاں سے تمام خطرات سے محفوظ رہ کر پورے جنگل کا راؤنڈ لگا کر واپس آیا جا سکتا تھا۔ وائلڈ لائن کے کہنے کے مطابق وہ ایک بار اس جنگل میں گیا اور جب وہ جنگل کے وسط میں پہنچا جہاں درختوں کے جھنڈ تھے تو اسے وہاں بہت سے افراد دکھائی دیئے جنہوں نے ایسے لباس پہن رکھے تھے جو خلائی جہازوں میں سفر کرنے والے افراد پہنتے تھے۔

جنگل کے اس حصے میں زمین ایک بڑے دائرے کی شکل میں کھلی ہوئی تھی جس کی گہرائی میں ایک بہت بڑی اور جدید عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ خلائی لباس والے افراد اس انڈر گراؤنڈ عمارت میں بڑے بڑے باکسز اور مشینیں لے کر جا رہے تھے۔ انڈر گراؤنڈ عمارت دیکھ کر وائلڈ لائن بے حد حیران ہوا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے جنگل کے بیچوں بیچ زمین کے نیچے پورا شہر آباد ہو جسے جدید سائنسی نظام کے تحت تیار کیا گیا تھا۔

وائلڈ لائن کو یہ حیرت انگیز شہر دیکھنے کا اشتیاق ہوا تو اس نے وہاں کام کرنے والے ایک آدمی کا شکار کیا اور اس کی لاش ایک دلدل میں پھینک کر اس کا خلائی لباس پہن لیا اور کام کرنے والے افراد میں شامل ہو گیا اور پھر وہ اس انڈر گراؤنڈ عمارت میں داخل ہو گیا۔ جنگل کے اس حصے میں واقعی انتہائی جدید اور نئے انداز کی

انتہائی وسیع و عریض عمارت بنائی جا رہی تھی جہاں بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ اس وقت اس عمارت کی تعمیر کا کام چل رہا تھا اور مزدور ٹائپ افراد وہاں جو سامان پہنچا رہے تھے وہ جدید کمپیوٹرائزڈ مشینیں اور دوسرا سامان تھا۔ وائلڈ لائن کئی روز تک وہاں رہا تھا اور وہیں اسے اس بات کا پتہ چلا تھا کہ یہ انڈر گراؤنڈ عمارت ای کنگ کے لئے بنائی جا رہی ہے۔ اب ای کنگ کون تھا اور وہ خاص طور پر خوفناک جنگل میں اس قدر جدید ٹھکانہ کیوں بنا رہا تھا اس کے بارے میں وائلڈ لائن کو کوئی معلومات نہ مل سکی تھیں۔ وہاں رہتے ہوئے چونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا اس لئے وہ فوری طور پر وہاں سے نکل آیا تھا۔

اس کے بعد وہ کئی بار جنگل کے اس حصے میں گیا تھا لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا کہ درختوں کے جس جھنڈ میں اس نے زمین دوز شہر دیکھا تھا وہاں اب سپاٹ زمین کے سوا کچھ نہ تھا۔ زمین بھی ایسی جہاں ہر طرف خود رو جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اور اس علاقے میں گولڈن سنیکس کی بھرمار تھی جیسے خاص طور پر وہاں گولڈن سنیکس لا کر چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ یہی نہیں وائلڈ لائن کے کہنے کے مطابق اس جنگل میں ایسے خطرناک درندے اور جانور موجود ہیں جن کا یہاں پہلے کوئی وجود ہی نہ تھا۔ ایسا لگتا ہے جیسے اس جنگل میں خاص طور پر افریقی اور کاسٹریائی جنگلوں سے خطرناک اور موذی جانور لا کر چھوڑے گئے ہوں تاکہ کوئی بھی اس

جنگل میں داخل ہونے کی جرأت نہ کر سکے۔

اس کے بعد وائلڈ لائن کئی عرصہ بیمار رہا تھا۔ اسے اسی جنگل میں ایک خطرناک سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ اس سانپ کے کاٹنے سے اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ یہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ اسے جنگل سے نکلنے اور ایک ہسپتال پہنچ کر اپنا علاج کرانے کا موقع مل گیا تھا ورنہ اس کی لاش اسی جنگل میں گل سڑ جاتی یا کسی جانور کا شکار بن جاتی۔

وائلڈ لائن کو سانپ کے بارے میں علم نہ تھا کہ اسے کس نسل کے سانپ نے کاٹا ہے لیکن اس سانپ کا زہر انتہائی خطرناک تھا۔ اسے کم و بیش چھ ماہ تک ہسپتال رہنا پڑا تھا اور پھر اپنے گھر منتقل ہونے کے بعد بھی وہ دو سالوں تک چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو سکا تھا۔ دو سالوں کے بعد ہی اس کی اصل صحت بحال ہوئی تھی لیکن اس نے دوبارہ اس جنگل میں نہ جانے کی قسم کھا لی تھی اور اس نے اس جنگل کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتایا تھا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اسے تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اس نے اولڈ سنیک سے ای کنگ یا اس کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کب بات کی تھی لیکن جب میجر پرمود نے اسے دولت دینے کا وعدہ کیا تو اس نے کھل کر اسے ساری باتیں بتا دی تھیں۔

وہ چونکہ اتنا عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے مقروض ہو چکا تھا اور قرض خواہوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا اس لئے وہ میجر پرمود

کو نہ صرف سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو گیا تھا بلکہ مزید ڈالرز ملنے کا سن کر وہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ گماڈا جنگل میں چلنے کے لئے بھی آمادہ ہو گیا تھا۔ میجر پرمود نے ضرورت کے لئے اس سے چند مزید افراد کو بھی ساتھ لانے کا کہہ دیا تھا تاکہ وہ جنگل میں ان کی معاونت کر سکیں اور حالات خراب ہونے کی صورت میں ان کی مدد بھی کر سکیں۔ وائلڈ لائن نے میجر پرمود سے مزید ایک لاکھ ڈالرز کا چیک لیا اور پھر اس نے میجر پرمود کے لئے دس افراد کا ٹولہ ہائر کر لیا جو نہ صرف جنگل میں ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکتے تھے بلکہ ہر کام میں ان کا ہاتھ بٹا سکتے تھے اور دشمنوں میں گھرنے کی صورت میں ان کے شانہ بشانہ لڑنے مرنے کی بھی مہارت رکھتے تھے۔

میجر پرمود نے وائلڈ لائن پر انحصار کرتے ہوئے اس سے ضرورت کا سامان بھی منگوایا تھا جو جنگل میں ان کے لئے کارآمد ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ میجر پرمود نے وائلڈ لائن کی مدد سے چند پیشہ ور مجرموں سے ہلکا پھلکا اسلحہ بھی خریدا تھا۔ اسے یہ اسلحہ خریدتے دیکھ کر اس کے ساتھی حیران ضرور ہوئے تھے لیکن ان میں سے کسی نے کچھ نہ کہا تھا۔ میجر پرمود جنگل میں ضروری انتظامات اور مکمل تیاری کے بعد ہی جانا چاہتا تھا۔ اس کے انتظامات دیکھ کر اس کے ساتھیوں کو ایسا لگنے لگ گیا تھا جیسے میجر پرمود نے گماڈا کے جنگل میں طویل عرصہ تک قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو یا پھر میجر

پرمود کے خیال کے مطابق اس جنگل میں انہیں مشن مکمل کرنے میں خاصا وقت لگ سکتا تھا۔ وہ کیا کر رہا تھا اور کیا کیا خرید رہا تھا اس کے بارے میں اس نے نہ لیڈی بلیک کو کچھ بتایا تھا اور نہ ہی اپنے کسی دوسرے ساتھی کو۔ وہ ہر وقت وائلڈ لائن کے ساتھ ہی رہتا تھا اور وائلڈ لائن بھی جیسے اسی کا ہو کر رہ گیا تھا اور وہ اس کا ہر حکم یوں بجا لاتا تھا جیسے وہ اس کا غلام ہو۔

ساری تیاری مکمل کر لینے کے بعد میجر پرمود نے ان سب کو ساتھ لیا اور پھر وہ بڑی اور ہیوی جیپوں میں سوار ہو کر گماڈا جنگل کی طرف روانہ ہو گئے اور اب وہ تیز رفتاری سے جیپوں میں جنگل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اگلی جیپ میں میجر پرمود سوار تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وائلڈ لائن بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس جیپ کے عقب میں لیڈی بلیک، لاٹوش، کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش موجود تھے۔ پیچھے آنے والی جیپوں میں ان کے باقی ساتھی اور وائلڈ لائن کے ساتھی موجود تھے اور سامان بھی ان کی جیپوں میں ہی رکھا ہوا تھا۔

وائلڈ لائن کی موجودگی میں لیڈی بلیک، میجر پرمود سے کم ہی بات کرتی تھی۔ وائلڈ لائن ایک تو سیاہ فام تھا اور دوسرا کچھ عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے اس کا چہرہ اس قدر بگڑ گیا تھا اور اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں کہ اسے دیکھ کر ہی خوف آتا تھا اس لئے لیڈی بلیک اور اس کے ساتھیوں میں سے وہ کسی کو نہ بھاتا تھا

لیکن چونکہ وہ میجر پرمود کے لئے ان دنوں اہم حیثیت کا حامل تھا
اس لئے وہ اس سے کوئی اختلاف نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی میجر
پرمود سے اس کے بارے میں کچھ پوچھنے کی ہمت رکھتے تھے۔
"کیا بات ہے لاٹوش۔ آج کل تم چپ چپ اور خاموش ہو کر
رہ گئے ہو۔ کہاں گئی تمہاری فطری اور غیر فطری ہنسی مذاق والی
باتیں"...... اچانک میجر پرمود نے سر گھما کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے
لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا جو واقعی خاموش اور سنجیدہ سی صورت بنا
کر بیٹھا ہوا تھا۔
"آپ نے شادی کر کے میری ہی نہیں ہم سب کی زبانوں پر
ہی تالے لگا دیے ہیں جناب"...... لاٹوش نے ایک طویل سانس
لے کر کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔
"شادی۔ میں نے۔ کیا مطلب۔ میں نے کب کی ہے شادی
اور کس سے"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ نے شادی ہی تو کی ہے کہ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے
بھی ہم سے کٹے ہوئے ہیں اور وہ بھی اپنی اس بدصورت اور سیاہ
فام مردانہ دلہن کے ساتھ"...... لاٹوش نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔
اس کا اشارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے وائلڈ لائن کی طرف تھا۔
اس کی بات سن کر لیڈی بلیک، کیپٹن نوازش اور کیپٹن توفیق کے
ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔
"میں اب بھی نہیں سمجھا کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... میجر پرمود

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے جناب۔ آپ دن
رات اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں اسی کے ساتھ
جاتے ہیں اور سارا سارا دن غائب رہنے کے بعد واپس آتے ہیں
تو یہ دم کٹی لومڑی آپ کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے آپ
کے پاس بات کرنے کا وقت نہیں اور اس کے ساتھ الگ تھلگ بیٹھ
کر آپ نجانے کون سی کھچڑی پکاتے رہتے ہیں۔ آپ دونوں کو
ایک ساتھ دیکھ کر ایسا ہی لگتا ہے کہ آپ کو اس کی بدصورتی پسند آ
گئی ہے اور آپ نے اس کے ساتھ شادی کر لی ہے"...... لاٹوش
نے کہا تو میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
"یہ بے حد کام کا آدمی ہے۔ میں اس کے ذریعے اسی گنگ
تک پہنچنے کی تیاری کر رہا ہوں نانسنس اور تم نجانے کہاں کی باتیں
کہاں لے گئے ہو"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔
"یہ کتنے کام کا آدمی ہے یہ تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔ جہاں یہ
کہتا ہے آپ اس کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔ آپ اس کے لئے
اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر لاتے ہیں اور بڑے احترام سے اسے
پیش بھی کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ آپ کو اپنی انگلیوں پر نچا
رہا ہو اور آپ ہنسی خوشی ناچ رہے ہوں اور اس دور میں آدمی
صرف بیوی کی انگلیوں پر ناچتا نظر آتا ہے تو بس میں نے سمجھ لیا
کہ آپ کو یہ ضرورت سے زیادہ پسند آ گیا ہے اور آپ نے اس

سے......" لاٹوش نے اسی انداز میں کہا تو میجر پرمود بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تم سب مجھ سے اسی بات سے ناراض ہو کہ میں تم میں سے کسی کو وقت نہیں دے رہا"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ ہم یہاں آپ کے ساتھ آئے تھے۔ آپ ہم سے بے اعتنائی برتیں گے اور اس پر ضرورت سے زیادہ مہربان ہوں گے تو ہم نے خاموش ہی ہونا ہے۔ مجھے تو یہ بدصورت بندر ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا۔ جتنا اس کا رنگ کالا ہے یہ اندر سے بھی اتنا ہی کالا ہو گا۔ اس سے تو خوبصورت جنگل کے بندر اور بن مانس ہوں گے"...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کسی کی بدصورتی یا اس کے عیب پر ایسے بات نہیں کرنی چاہئے"...... میجر پرمود نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تو کیسے بات کرنی چاہئے جناب۔ آپ ہی بتا دیں۔ ویسے بھی یہ جنگل کا باسی دکھائی دیتا ہے۔ ہم اسے بندر کہیں، بن مانس کہیں یا کچھ اور کہیں اسے ہماری زبان کون سی سمجھ آنے والی ہے"...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"ایسی باتیں نہ کرو نانسنس"...... میجر پرمود نے لہجے میں اور زیادہ سختی لاتے ہوئے کہا۔

"کروں گا۔ ضرور کروں گا بلکہ ہر وقت کروں گا، یہ الو، پاجی،

احمق، نانسنس، بندر، لنگور، بن مانس اور کالا بھینسا ہے"...... لاٹوش نے ضد بھرے لہجے میں کہا تو وائلڈ لائن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اسے کس بات پر ہنسی آئی ہے"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس بات پر ہنسا ہوں کہ شکر ہے تم نے مجھے کالا ریچھ نہیں کہہ دیا۔ میں سب کچھ سن سکتا ہوں لیکن اگر کوئی مجھے کالا ریچھ کہہ دے تو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا"...... وائلڈ لائن نے اسی زبان میں کہا جس زبان میں لاٹوش بات کر رہا تھا۔ اسے اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر نہ صرف لاٹوش بلکہ لیڈی بلیک، کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش بھی چونک پڑے۔ اسے اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر تو لاٹوش کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہماری زبان جانتے ہو"۔ لاٹوش نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں شکاری ہوں اور مجھے پوری دنیا کے جنگلوں میں شکار کھیلنے کا اعزاز حاصل ہے۔ شکار کے ساتھ مجھے دنیا بھر کی زبانیں سیکھنے کا بھی شوق ہے اور میں نے بے شمار زبانیں سیکھ رکھی ہیں"...... وائلڈ لائن نے مسکراتے ہوئے کہا تو لاٹوش بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"تم تو بہت بڑے گھن چکر ہو۔ میں تو تمہیں ایک عام سا

شکاری سمجھ رہا تھا"...... لاٹوش نے کھسیانے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اسے نہیں سمجھ سکتے۔ واقعی یہ گھن چکر ہے بلکہ گھن چکر کی بجائے اگر تم اسے ہرفن مولا کہو گے تو زیادہ مناسب ہو گا"۔ میجر پرمود نے کہا تو وائلڈ لائن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کیوں۔ ایسا کیا ہے اس میں جو ہم اسے ہرفن مولا سمجھنا شروع کر دیں"...... لاٹوش نے بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

"یہ ماہر نباتات، ماہر حیوانات، ماہر ماحولیات کے ساتھ ساتھ نجانے کیا کیا جانتا ہے۔ اس کے پاس علم کا ایسا خزانہ ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی کی ڈگری بھی لے رکھی ہے۔ یہی نہیں یہ پراسرار علوم کا بھی ماہر ہے۔ یہ منہ سے جنگل کے ہر جانور کی آوازیں نکال سکتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ جنگل کے جانوروں کی باتیں اور جنگل کے جانور اس کی باتیں سمجھ سکتے ہیں چاہے وہ کوئی خطرناک درندہ ہی کیوں نہ ہو"...... میجر پرمود نے کہا تو لاٹوش کے ساتھ اس کے ساتھی بھی حیرت سے وائلڈ لائن کی شکل دیکھنے لگے۔

"یہ انسان ہے یا ٹارزن"...... لاٹوش نے کہا۔

"اس دور میں اگر ٹارزن کا وجود ہوتا تو شاید وہ بھی اس کا

شاگرد ہوتا"...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا تو وائلڈ لائن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر میری تعریف کر رہے ہیں جناب۔ میری اتنی تعریفیں نہ کریں کہ میں خود ہی شرما جاؤں"۔ وائلڈ لائن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا رنگ دیکھ کر کوا ہی شرماتا ہو گا تم بھلا خود کو دیکھ کر کیسے شرما سکتے ہو"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا تو وائلڈ لائن کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"اگر یہ اتنا ہی صاحب علم ہے تو پھر یہ اس طرح کسمپرسی کی زندگی کیوں بسر کر رہا تھا اور اس نے تمہارے ساتھ ڈالرز کے عیوض میں ہی کام کرنا کیوں پسند کیا"...... لیڈی بلیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میری اپنی غلطی ہے مادام"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"کیسی غلطی"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"میں نے ساری زندگی علم حاصل کرنے اور سیر و سیاحت میں ہی صرف کر دی ہے۔ میرے پاس دولت کی کمی نہیں تھی میں صاحب جائیداد تھا لیکن میں نے دولت کی کبھی قدر نہ کی اور دونوں ہاتھوں سے لٹاتا رہا۔ میں پوری دنیا دیکھنا چاہتا تھا اور دنیا کے ہر جنگل میں جا کر شکار کرنا چاہتا تھا اور میں ایسا ہی کرتا رہا۔ اپنی دولت خود پر بھی لٹاتا رہا اور دوستوں پر بھی۔ میری عیاشی شراب

نوشی تک محدود تھی۔ میں قیمتی اور نایاب سے نایاب شراب پینے کا عادی تھا۔ اپنے علم سے بھی میں نے بہت دولت کمائی تھی لیکن جب بھی میرے پاس دولت جمع ہوتی تھی میں دوستوں کے ساتھ ورلڈ ٹوور پر نکل جاتا تھا۔ پھر مجھے اس سانپ نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔ میں ایک مہنگے ہسپتال میں اپنا علاج کراتا رہا جس میں میری ساری جمع پونجی خرچ ہو گئی اور میں مقروض ہو کر رہ گیا۔ اگر میں اعتدال پسندی سے کام لیتا اور علم کے ساتھ ساتھ دولت کی بھی قدر کرتا تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔ میں نے میجر صاحب سے اس کام کے لئے معاوضہ ضرور لیا ہے لیکن میں نے جو بھی معاوضہ لیا ہے وہ سب میں نے اپنے قرض خواہوں کو ادا کر دیا ہے۔ اب میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ مجھے صرف اس بات کی خوشی ہے کہ میں دنیا کے ایک عظیم انسان کے ساتھ کام کر رہا ہوں جس کا نام شہرت کی بلندیوں پر ہے اور جس نے اپنی زندگی اپنے ملک و قوم کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ یہ یہاں جس مقصد کے لئے آئے ہیں اگر یہ میری وجہ سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو میں خود کو خوش قسمت ترین انسان سمجھوں گا۔ میں میجر صاحب کا دیا ہوا معاوضہ تو انہیں واپس نہیں کر سکتا لیکن یہ جس کام کے لئے آئے ہیں اس کام کو انجام تک پہنچانے کے لئے میں اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دینے پر فخر محسوس کروں گا اور پھر میجر صاحب نے مجھے ای کنگ کے بارے میں جو کچھ بتایا

ہے اسے سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے ای کنگ کا نام تو سنا تھا اور اس کا ہیڈ کوارٹر تعمیر ہوتے بھی دیکھا تھا لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ ای کنگ جو کسی زمانے میں بدنام زمانہ فور کنگز سینڈیکیٹ کے لئے کام کرتا تھا اب اس جنگل میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ جب میرے سامنے اس کا ہیڈ کوارٹر بن رہا تھا اور میں اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا تب تک میرے ذہن میں یہی تھا کہ فور کنگز سینڈیکیٹ کا ای کنگ اپنی حفاظت کے لئے یہ سب کر رہا ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ کنگ سینڈیکیٹ پوری دنیا پر قبضے کا خواب دیکھ رہا ہے تو میں اسے آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن چونکہ مجھے معلوم تھا کہ فور کنگز سینڈیکیٹ کے مزید تین کنگز اور بھی ہیں اس ایک ای کنگ کے ہلاک ہونے سے فور کنگز کا سینڈیکیٹ ختم نہیں ہو سکتا تو میں نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا اور خاموشی سے اس کے ہیڈ کوارٹر سے نکل گیا تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ ایکریمیا میں فور کنگز سینڈیکیٹ کا عفریت آیا ہوا ہے اور اس سینڈیکیٹ نے ایکریمیا میں ہر طرف اپنی دہشت پھیلا رکھی ہے۔ دس سال پہلے ایکریمیا میں شاید ہی کوئی ایسی ریاست یا ایسا علاقہ ہو گا جہاں فور کنگز کے گرگے نہ ہوں۔ فور کنگز کے بارے میں جب بھی کوئی بات کرتا تھا تو وہ راتوں رات غائب ہو جاتا تھا اور پھر کسی کو اس کی لاش تک نہ ملتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس جنگل میں

ای گنگ کا ہیڈ کوارٹر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے باوجود میں خاموش رہا تھا اور اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہ کی تھی"...... وائلڈ لائن نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اتنے عرصے بعد تمہارا ضمیر جاگ گیا ہے اور تم ہر خطرے کو بالائے طاق رکھ کر ہمارے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ہو اور وہ بھی ای گنگ کے خلاف"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی سچ ہے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"تم آخری بار گماڈا جنگل کب گئے تھے"...... کیپٹن توفیق نے پوچھا۔

"ڈھائی سال سے زیادہ وقت ہو گیا ہے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"اتنے عرصے میں تو ای گنگ سارے جنگل پر قبضہ کر چکا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے اب وہ سارے راستے سیلڈ کر دیئے ہوں جہاں سے تم جنگل میں جاتے تھے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"وہ جتنے مرضی راستے سیلڈ کر دیں لیکن چند ایسے راستے ہیں جن کے بارے میں انہیں علم نہیں ہو گا۔ میں ان راستوں سے آپ سب کو ان کے ہیڈ کوارٹر تک لے جا سکتا ہوں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"تو کیا ان راستوں پر خطرات نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ

ہمارے راستے میں جنگل کے درندے اور زہریلے حشرات الارض نہیں آئیں گے"...... کیپٹن نواز نے پوچھا۔

"زہریلے حشرات الارض سے بچنے کے لئے تو آپ سب کو خصوصی انجکشن لگانے پڑیں گے۔ ان کے بغیر آپ جنگل میں سفر نہیں کر سکیں گے اسی طرح جنگل میں سلفر ڈائی آکسائیڈ کی چند دلدلیں بھی موجود ہیں جو ہر وقت زہریلی گیس چھوڑتی ہیں۔ اس گیس سے جنگل میں گھٹن اور حبس پیدا ہوتا ہے اس کے لئے بھی آپ کو چند انجکشنز لگوانے پڑیں گے۔ رہی بات درندوں کی تو میری تو یہی کوشش ہو گی کہ ہمارے سامنے کوئی درندہ نہ آئے لیکن اگر بفرض محال کوئی آ گیا تو پھر ہمیں اس کا مقابلہ کرنا پڑے گا اسی لئے تو میں اپنے ساتھ اتنے آدمی لایا ہوں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"ہونہہ۔ میجر صاحب نے تمہارے ساتھ مل کر جو اسلحہ حاصل کیا ہے اس سے مرغابیاں اور خرگوش تو مارے جا سکتے ہیں لیکن اگر ہمارے سامنے ہاتھی، شیر اور چیتے آ گئے تو ہم ان کا کیسے شکار کریں گے"...... لیڈی بلیک نے منہ بنا کر کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں مادام۔ ہم اپنی پوری تیاری کے ساتھ جنگل میں جا رہے ہیں۔ ہلکا پھلکا اسلحہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ ہمارے پاس ایسا اسلحہ موجود ہے جس سے ہم اس سارے جنگل کو ملیا میٹ کر سکتے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا تو وہ سب چونک

پڑے۔

"ارے۔ کہاں ہے اپنا اسلحہ۔ ہم نے تو نہیں دیکھا"...... کیپٹن توفیق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی دیکھ نہ سکے اسی لئے تو اسے مخفی رکھا گیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ گھن چکر ہے تو آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں"...... کاوش نے کہا تو وائلڈ لائن کے ساتھ میجر پرمود بھی ہنس پڑا۔ جیپیں تیزی سے آگے پیچھے دوڑتی جا رہی تھیں۔ اب جنگل کی حدود شروع ہو رہی تھی۔ سڑک خالی تھی اور سڑک کے دونوں اطراف قطار در قطار درخت دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا ہم جیپوں میں ہی جنگل کے اندر تک جا سکتے ہیں"۔ لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"نہیں۔ جیپیں مخصوص حد تک ہی جائیں گی اس کے بعد ہمیں پیدل ہی سفر کرنا پڑے گا۔ آگے جا کر جنگل بہت گھنا ہو جاتا ہے اور ہر طرف خودرو جھاڑیاں ہی جھاڑیاں ہیں جن پر جیپیں نہیں چلائی جا سکتی ہیں"...... وائلڈ لائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جس راستے سے جا رہے ہو یہاں سے ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر کتنا دور ہے"...... کیپٹن نوازش نے پوچھا۔

"بہت دور ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ ہیڈ کوارٹر اس جنگل کے وسط میں موجود ہے اور جنگل کے وسط تک پہنچنے کے لئے ہمیں طویل سفر

کرنا پڑ سکتا ہے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ ای کنگ نے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے یہاں کون کون سے انتظامات کر رکھے ہیں"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"نو مادام۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ میں عرصہ ڈھائی سال کے بعد اس جنگل میں جا رہا ہوں۔ اس وقت تک ای کنگ نے نجانے ہیڈ کوارٹر کو کتنی وسعت دی ہو گی اور نجانے کیسے کیسے حفاظتی انتظامات کر لئے ہوں اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ای کنگ نے جنگل کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنے آدمی تعینات کئے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم جنگل میں داخل ہوں تو ای کنگ کی مسلح فورس اچانک سامنے آ جائے اور ہم پر حملہ کر دے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہم فیلک گیس فائر کر دیں گے۔ فیلک گیس سے ایک خاص قسم کی بلیو ریز نکلتی ہے جو تیزی سے ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ یہ گیس دو سے تین کلو میٹر تک کے دائرے کو کور کرتی ہے۔ میرے پاس ماسٹر ٹیبلٹ ڈیوائس موجود ہے۔ اس ڈیوائس کو جیسے ہی بلیو ریز سے سگنلز ملیں گے۔ ڈیوائس فوراً ایکٹیو ہو جائے گی اور ماسٹر ڈیوائس پر مجھے کسی بھی جاندار کے موجود ہونے کے کاشن ملنا شروع ہو جائیں

گے۔ ڈیوائس جنگل میں موجود خطرناک اور طاقتور جانوروں اور
درندوں کے ساتھ ایسے ایسے انسانوں کو بھی مارک کرے گا جو مسلح
ہوں گے۔ ڈیوائس میں ان سب کے نہ صرف فگرز آ جائیں گے
بلکہ ان کی لوکیشن کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ ہم سے کتنی دور ہیں
اور ان کے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''ویل ڈن۔ یہ ڈیوائس تو واقعی انتہائی جدید معلوم ہوتی ہے''۔
لیڈی بلیک نے کہا۔

''جی ہاں۔ یہ میں نے خود بنائی ہے''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے میجر صاحب نے غلط نہیں کہا تھا کہ تم ہر
فن مولا ہو''...... کیپٹن توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا تو وائلڈ لائن
ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اگر تمہارے پاس ایسی جدید اور بہترین ڈیوائس ہے تو پھر تم
نے یقیناً اپنے لئے بہت سے سائنسی ہتھیار بھی بنائے ہوں گے''۔
کیپٹن توفیق نے کہا۔

''جی ہاں۔ بیمار ہونے سے پہلے میں نے بہت سے حیرت انگیز
اور انوکھے ہتھیار بنائے تھے جو عام روایتی ہتھیاروں سے ہٹ کر
ہیں۔ پھر جب میں تندرست ہوا اور چونکہ میں جنگلوں میں نہ جانے
کا فیصلہ کر چکا تھا اس لئے میں نے اپنی ساری توجہ اسی کام پر لگا
دی تھی میں چھوٹے چھوٹے لیکن انتہائی طاقتور اور خطرناک سائنسی
ہتھیار بنانے میں مصروف ہو گیا تھا۔ میں نے چند ایسے سائنسی

ہتھیار تیار کئے ہیں جن کی کارکردگی دیکھ کر آپ سب حیران رہ
جائیں گے۔ یہ سب میں آپ کو جنگل پہنچ کر دکھاؤں گا''...... وائلڈ
لائن نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیپوں میں
دو سے تین کلو میٹر مزید سفر کیا گیا اور پھر وائلڈ لائن نے پختہ سڑک
ختم ہوتے ہی جیپ روک دی۔ اس کے جیپ روکتے ہی پیچھے
آنے والی جیپیں بھی رکتی چلی گئیں۔

''میرا خیال ہے اب ہمیں مزید آگے جانے کا رسک لینے کی
بجائے فیلک گیس کے شیل فائر کر دینے چاہئیں''...... وائلڈ لائن
نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ وائلڈ لائن نے جیپ کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں موجود
ایک ٹیبلٹ نکال کر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔
بٹن پریس ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی۔ نیلے رنگ کی سکرین پر
کوئی آئیکون نہ تھا۔ اس نے ڈیوائس میجر پرمود کے حوالے کر دی
اور پھر وہ اچھل کر سیٹ سے نیچے آ گیا۔ اس نے سیٹ اٹھائی اور
سیٹ کے نیچے رکھے ہوئے خفیہ حصے سے ٹریگر فائر کرنے والی ایک
گن نکال لی۔ اس گن کی نال قدرے لمبی تھی اور اس کا منہ کافی
چوڑا تھا۔ گن کا میگزین کافی بڑا تھا جس میں دس منی شیلز لوڈ کئے جا
سکتے تھے۔ وائلڈ لائن نے گن کا رخ جنگل کی طرف کیا اور گن کا
بٹن پریس کر دیا۔ گن کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور گن سے سرخ رنگ کا
ایک شیل نکل کر چنگاریاں اور دھواں چھوڑتا ہوا تیزی سے جنگل کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ وائلڈ لائن نے پہلا شیل سامنے کے رخ فائر کیا۔ پھر اس نے گن کا رخ دائیں طرف کیا اور ایک اور شیل فائر کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تیسرا شیل فائر کیا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں گن کو دوبارہ سیٹ کے نیچے رکھا اور پھر وہ اچھل کر سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"بس تین شیل"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ ہم اس کچے راستے پر جیپوں میں زیادہ سے زیادہ دو کلو میٹر تک ہی آگے جا سکیں گے۔ اس کے بعد ہمیں یہ جیپیں چھوڑنی ہوں گی۔ جبکہ ان شیلز سے بننے والی بلیو ریز تین کلو میٹر تک کام کریں گی۔ میجر صاحب کے ہاتھوں میں جو ڈیوائس ہے اس کی سکرین پر ابھی کچھ ہی دیر میں فگرز آنا شروع ہو جائیں گے اور ہمیں پتہ چل جائے گا کہ جنگل کے کس حصے میں خطرہ ہے اور جنگل کا کون سا حصہ محفوظ ہے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔

میجر پرمود کے ہاتھوں میں موجود ڈیوائس کی سکرین کے اوپر والے حصے میں خطرناک جانوروں، جن میں شیر، ہاتھی، چیتے، بھیڑیے اور بن مانس شامل تھے کی تصویریں بن گئی تھیں اور ایک کونے میں ایک انسانی تصویر ابھر آئی تھی۔ ان تصویروں کے نیچے چھوٹے چھوٹے چوکھٹے بنے ہوئے تھے جن میں زیرو ریڈنگ تھی جس کا مطلب تھا کہ تین کلو میٹر کے دائرے میں انسان سمیت ان

میں سے کوئی جانور موجود نہیں ہے۔ ڈیوائس کے نچلے حصے میں ایک ونڈو بنی ہوئی تھی۔ ونڈو پر کوئی تحریر موجود نہ تھی۔ یہ ونڈو اس وقت کام کرتی تھی جب ان جانوروں سمیت کسی انسان کی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔ ونڈو میں خطرناک جانوروں سمیت تین کلو میٹر کے دائرے میں موجود انسانوں کے بارے میں بھی تفصیل تحریری شکل میں آنا شروع ہو جاتی تھی جس سے انہیں پتہ چل سکتا تھا کہ تین کلو میٹر کے دائرے میں کون کون سے خطرناک جانور اور درندے یا انسان موجود ہیں اور وہ کس قسم کے اسلحہ سے لیس ہیں۔

جیپیں اب گھنے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئی تھیں۔ زمین ناہموار تھی اس لئے جیپیں آہستہ آہستہ اور اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ آگے جاتے ہی راستہ نہ صرف تنگ ہو گیا تھا بلکہ زمین پر خوردرو جھاڑیوں سمیت گڑھے بھی دکھائی دینے لگے تھے جہاں جیپیں لے جائی نہیں جا سکتی تھیں۔ وائلڈ لائن نے جیپ روکی تو اس کے پیچھے باقی جیپیں بھی رک گئیں۔

"بس۔ جیپوں کا سفر یہیں تک تھا۔ اب ہم پیدل مارچ کریں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا اور اچھل کر جیپ سے اتر گیا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی جیپوں سے اتر آئے۔ وہ درختوں کے جھنڈ میں موجود تھے۔ گھنے درختوں کی وجہ سے یہاں روشنی چھن چھن کر آ رہی تھی۔ پیچھے آنے والی جیپوں سے بھی تمام افراد اتر آئے تھے اور انہوں نے جیپوں کے پچھلے حصے میں پڑے ہوئے

بڑے اور بھاری تھیلے اٹھا اٹھا کر اپنے کاندھوں پر ڈالنا شروع کر دیئے تھے۔

وائلڈ لائن نے جیپ کی سیٹ اٹھا کر رنج فائر گن اپنی جیب میں ڈال لی اور اس نے جیپ کے پچھلے حصے میں پڑا ہوا ایک تھیلا کھولا اور میں سے ہلکی پھلکی اور چھوٹی چھوٹی گنیں نکال کر ان سب میں بانٹ دیں۔

''ہم فی الحال چھوٹی گنیں لے کر آگے بڑھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کسی سیٹلائٹ سے جنگل میں داخل ہوتے مانیٹر کیا جا رہا ہو۔ اس لئے ہم اس انداز میں آگے بڑھیں گے جیسے ہم اس جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آئے ہیں''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''اگر سیٹلائٹ سے ہمیں مانیٹر کئے جانے کا خدشہ ہے تو پھر سیٹلائٹ سسٹم سے تو اس بات کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ ہمارے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے''...... وائٹ شارک نے کہا جو اب تک خاموش تھا۔

''جن تھیلوں میں خطرناک اسلحہ ہے ان تھیلوں میں، میں نے ریڈ لائٹس آن کر رکھی ہیں۔ ریڈ لائٹس کی روشنی میں کسی سیٹلائٹ یا کسی بھی سائنسی ڈیوائس سے ان تھیلوں میں موجود اسلحہ چیک نہیں کیا جا سکتا ہے''...... وائلڈ لائن نے جواب دیا تو اس کی بات سن کر وہ سب اس کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ میجر پرمود نے واقعی سچ کہا تھا وائلڈ لائن حقیقت میں ایک جینئس تھا

جس میں ہر کام کرنے کی خوبی بدرجہ اتم موجود تھی۔

''جنگل میں آگے جانے سے پہلے آپ سب انجکشن لگوا لیں تاکہ خودرو جھاڑیوں اور حشرات الارض سے آپ سب محفوظ رہ سکیں۔ جب سب کو انجکشن لگ جائیں گے تو پھر ہم آگے جائیں گے''...... وائلڈ لائن نے کہا۔ اس نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے آگے آ گیا اور پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک میڈیکل ایڈ باکس نکالا اور پھر اس نے باری باری سب کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔

وائلڈ لائن نے میجر پرمود سے سکرین ڈیوائس لی اور پھر وہ اس ڈیوائس کو آپریٹ کرنے لگا۔ جب سب کو انجکشن لگ گئے تو وائلڈ لائن نے انہیں سروں پر پہننے کے لئے میٹل ہیٹ دے دیئے جن پر ہیوی ٹارچیں لگی ہوئی تھیں۔ وائلڈ لائن ڈیوائس آپریٹ کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ وہ جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے گھنے درختوں کی وجہ سے دن کی روشنی ہونے کے باوجود اندھیرا ہوتا جا رہا تھا۔ ان سب نے اندھیرا ہونے پر ہیٹ پر لگی ہوئی ٹارچیں روشن کر لی تھیں اور جھاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے راستوں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

درختوں اور جھاڑیوں میں انہیں چھوٹے بڑے سانپ رینگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب نے لانگ شوز پہن رکھے تھے اس لئے انہیں خودرو جھاڑیوں کے زہریلے کانٹوں اور سانپوں

کا کوئی ڈر نہ رہا تھا اس کے علاوہ انہوں نے زہریلے حشرات الارض سے بچنے کے لئے انجکشن بھی لگوا لئے تھے۔ دو گھنٹوں تک مسلسل آگے بڑھتے رہنے کے بعد وہ گھنے درختوں والے حصے سے نکل کر جنگل کے کھلے قطعے میں پہنچ گئے۔ یہاں درخت تو تھے لیکن ایک تو وہ کافی فاصلے پر تھے اور دوسرا وہ گھنے نہ تھے اس لئے انہیں ٹارچیں روشن رکھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

''ہم تھک گئے ہیں باس۔ کیا ہم تھوڑی دیر آرام نہیں کر سکتے''...... لاٹوش نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ جگہ ریسٹ کرنے کے لئے مناسب ہے۔ ہم یہاں رک کر آرام کر سکتے ہیں اور ویسے بھی ہم طویل سفر کر کے آئے ہیں اس لئے ہمیں تازہ دم ہونے کے لئے آرام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ شام ہو رہی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آج رات یہیں پڑاؤ ڈال لیں''...... وائلڈ لائن نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تو تم رات یہیں گزارنا چاہتے ہو''...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں گے تو''...... وائلڈ لائن نے مسکرا کر کہا۔

''کیا رات کے وقت یہاں خطرہ نہیں ہو گا''...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

''یہ جنگل ہے۔ جنگل میں دن کی بجائے رات زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ درندے اور زہریلے حشرات الارض رات کو ہی نکلتے ہیں''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''حشرات الارض سے بچنے کے لئے تو ہم نے انجکشن لگوا لئے ہیں لیکن اگر رات کے وقت یہاں درندوں نے حملہ کر دیا تو''۔ وائٹ شارک نے کہا۔

''ہم یہاں باقاعدہ کیمپ لگائیں گے اور اپنی حفاظت کا انتظام کریں گے۔ بغیر حفاظتی انتظام کئے ہم اس جنگل میں کہیں پڑاؤ نہیں ڈال سکیں گے''...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

''تو پھر لگاؤ کیمپ اور کرو حفاظتی انتظامات''...... میجر پرمود نے کہا تو وائلڈ لائن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کے ساتھیوں نے کمر پر لٹکے ہوئے بھاری تھیلے اتارے اور پھر وہ انہیں کھول کر ان سے کیمپ لگانے اور حفاظتی انتظامات کرنے کا سامان نکالنا شروع ہو گئے۔ کیمپ لگانے کے لئے وائلڈ لائن اور میجر پرمود کے ساتھی بھی کاموں میں مشغول ہو گئے تھے۔ وائلڈ لائن نے سکرین ڈیوائس ایک بار پھر میجر پرمود کو دے دی تھی۔ میجر پرمود ایک طرف پڑے ہوئے بڑے پتھر پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور اس ڈیوائس کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک ڈیوائس سے سیٹی کی آواز نکلی تو وہ چونک پڑا۔ دوسرے لمحے سکرین کے اوپر بنی ہوئی تصویروں میں موجود انسانی

تصویر سپارک کرنے لگی اور اس کے نیچے جو خانہ بنا ہوا تھا وہاں تیزی سے فگرز چلنے لگے اور ساتھ ہی سکرین کے سنٹر میں بنی ہوئی ونڈو میں تفصیل تحریر ہونی شروع ہو گئی۔ سیٹی کی آواز سن کر وائلڈ لائن تیزی سے میجر پرمود کی طرف بڑھا۔

''کیا ہوا''...... وائلڈ لائن نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ تو میجر پرمود نے جواب دینے کی بجائے ڈیوائس اس کی طرف بڑھا دی۔

''اوہ۔ ہماری طرف پچاس افراد بڑھ رہے ہیں اور وہ سب خطرناک اسلحے سے لیس ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ای کنگ کے ہیڈ کوارٹر سے ہمیں مارک کر لیا گیا ہے''...... وائلڈ لائن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

عمران اور اس کے ساتھی وائٹ ڈیزرٹ کے سرحدی علاقے بیاٹ کے نواحی علاقے اوکل میں موجود تھے۔ شام کا وقت تھا اور اس علاقے میں میلے کا سا سماں دکھائی دے رہا تھا۔

ہر طرف عربی بدوؤں کی طرح لمبے چوغے پہنے افراد اپنی گدھوں پر سامان لادے ادھر ادھر آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اونٹوں اور پالتو جانوروں کی بڑی تعداد کھونٹوں سے بندھی ہوئی تھی۔ کچھ افراد دائرے میں جمع مختلف کھیل تماشے کرتے دکھائی دے رہے تھے اور کچھ لوگ ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان افراد کا تعلق دیہاتیوں سے تھا جن میں بڑی تعداد سیاہ فاموں کی تھی جن میں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے۔

جگہ جگہ رنگ برنگے خیمے لگے ہوئے تھے اور ان خیموں کے پاس چھوٹے بڑے اسٹال لگے ہوئے تھے جہاں کھانے پینے کی

اشیاء کے ساتھ مختلف اقسام کی چیزیں فروخت کی جا رہی تھیں۔
یہ ایک بڑا قافلہ تھا جو آرام کرنے کے لئے پچھلے دو روز سے یہاں رکا ہوا تھا۔ قافلے نے آج شام کو یہاں سے روانہ ہونا تھا اور اس کی منزل ہوشیو تھا۔ عمران نے اس قافلے کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی تھیں اور قافلے کے سردار سے مل کر ان کے ساتھ جانے کی اجازت بھی لے لی تھی۔ اس کے لئے عمران کو اسے سردار کو بھاری معاوضہ دینا پڑا تھا۔ چونکہ قافلہ آج شام یہاں سے روانہ ہونے والا تھا اس لئے عمران اپنے ساتھیوں اور ٹروشین سمیت اس کا لایا ہوا سامان لے کر یہاں پہنچ گیا تھا۔ چونکہ یہ صحرا ایک ریاست کو دوسری ریاست سے ملاتا تھا اس لئے یہاں چیکنگ کے لئے کوئی چیک پوسٹ نہ بنائی گئی تھی۔ وائٹ ڈیزرٹ میں سفر کرنے والے افراد مقامی ہوتے تھے اور وہ زیادہ تر ہینڈی کرافٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر فروخت کرتے تھے اس لئے ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہ تھی۔ وہ آزادی سے اپنا سامان ایک ریاست سے دوسری ریاست تک لے جاتے تھے۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو خطرناک اور طاقتور اسلحہ ساتھ لے جانے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔
سردار نے ان کے لئے الگ خیمہ لگوا دیا تھا جو خاصا بڑا تھا اور وہ سب اسی خیمے میں موجود تھے۔ عمران کے ساتھیوں اور ٹروشین سمیت وہ سب وائٹ ڈیزرٹ میں سفر کرنے کے لئے خاصے

پرجوش دکھائی دے رہے تھے۔
''ہم وائٹ ڈیزرٹ میں تو داخل ہو رہے ہیں لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر ڈیزرٹ کے کس حصے میں ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق ڈی کنگ نے ہیڈ کوارٹر اس ڈیزرٹ کے نیچے بنایا ہوا ہے لیکن کہاں یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ صفدر کی بات سن کر وہ چونک پڑا۔
''کیا تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے''...... عمران نے کہا۔
''میں نے کہا نہیں آپ سے کچھ پوچھا ہے''...... صفدر نے کہا۔
''کیا پوچھا ہے''...... عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے واقعی صفدر کی بات نہ سنی ہو تو صفدر نے اپنی بات دوبارہ دہرا دی۔
''کوشش کرنے کا مطلب جانتے ہو''...... عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔
''کوشش کا کیا مطلب''...... صفدر نے چونک کر کہا۔
''لو یہ بات۔ تمہیں کوشش کرنے کا مطلب ہی نہیں معلوم تو میں کیا بتاؤں تمہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔
''کوشش کرنے کا مطلب، جستجو کرنا، جتن کرنا، دوڑ دھوپ اور شاید قصد کرنے کو کہتے ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔
''ہاں۔ یہ اسم مونث ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتا تو دیا ہے پھر بھی پوچھ رہے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ بھلے آدمی۔ جہاں ہم جانا چاہتے ہیں وہاں تک پہنچنے کا ہمیں راستہ معلوم نہ ہو تو منزل کی تلاش کے لئے ہمیں بھاگ دوڑ تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر وائٹ ڈیزرٹ میں موجود ہے لیکن کہاں ہے یہ ہم نہیں جانتے اور یہ جاننے کے لئے ہمیں جتن بھی کرنا پڑے گا، دوڑ دھوپ بھی کرنی پڑے گی، جستجو بھی اور قصد بھی کرنا پڑے گا۔ پھر بھی نہیں سمجھے تو یہ سمجھ لو کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"توبہ ہے تم سے۔ بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہو۔ سیدھی طرح نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہمیں کوشش کرنی ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تم کہتی ہو تو میں سیدھی طرح کہہ دیتا ہوں۔ بھائی صاحب ہمیں ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑے گی"۔ عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"صحرا خاصا وسیع ہے اور خطرات سے بھرا ہوا ہے پھر ہم اس صحرا میں ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر ڈھونڈنے کے لئے کب تک اور کس

حد تک کوششیں کرتے پھریں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ہمیں سارا صحرا ہی کھنگالنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ آسان ہو گا"...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

"چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث میں۔ اگر مشکلیں آسان ہو جائیں تو زندگی دشوار ہو جائے"...... عمران نے شعر پڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں مشکلوں سے گزر کر ہی ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ موت کے اس کھیل میں مشکلیں ہی مشکلیں ہیں۔ آسانیاں نہیں ہے اور یہ موت کا صحرا ہے۔ یہاں کب اور کس جگہ موت سے ہمارا سامنا ہو جائے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں صحرا میں داخل ہو کر قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ہم سارا صحرا کھنگال لیں تب بھی ہم ریت کے سمندر کے نیچے موجود ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر سرے سے ہی دریافت نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر کیا یہاں ہم خاک چھاننے کے لئے آئے ہیں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ریت پھانکنے کے لئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارے ذہن میں کچھ تو ہو گا"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف دماغ میں ہی نہیں میرے دل میں بھی بہت کچھ ہے لیکن صرف تمہارے لئے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"میں سنجیدہ ہوں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"دوسروں کے لئے تم سنجیدہ ہو سکتی ہو میرے لئے تو جولیا ہو، جولیا فٹز واٹر"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"لگتا ہے عمران صاحب کے پاس ایسا کوئی کلیو نہیں ہے جس کی مدد سے یہ ڈی کنگ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں۔ کیوں عمران صاحب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... صدیقی نے کہا۔

"سچے آدمی ہی سچی بات کرتے ہیں اور ہم میں ایک تم صادق ہو اور دوسرا ٹرومین کیونکہ تم دونوں کے ناموں کا مطلب سچ ہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ڈی کنگ کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے کے لئے ہمیں سائنسی آلات کا استعمال کرنا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ سائنسی آلات کی مدد سے ہمیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ڈی کنگ نے ہیڈ کوارٹر صحرا کے کس حصے میں اور کتنی گہرائی میں بنایا ہوا ہے لیکن ان آلات کو استعمال کرنے کے لئے ہمارا صحرا میں جانا ضروری ہے"...... عمران کی بجائے اس بار ٹرومین نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"تو کیا تمہارے پاس ایسے سائنسی آلات ہیں جن کی مدد سے ہم صحرا میں پوشیدہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ عمران صاحب کی ہدایات پر میں اس قسم کا کافی سامان لایا ہوں"...... ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"تو یہ بات تم نے ہمیں کیوں نہیں بتائی"...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا تو رہتا ہوں اب تم نہ سنو تو میں کیا کروں"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کس نے کہا میں بے کار ہوں۔ میرے پاس نئی اور جدید ماڈل کی تو سپر سپورٹس کار ہے جس میں تم بھی کئی بار میرے ساتھ سفر کر چکی ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم بتاؤ ٹرومین۔ ہم جس قافلے کے ساتھ جا رہے ہیں کیا یہ قافلہ انہی راستوں پر سفر کرے گا جہاں ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... جولیا نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ڈی کنگ نے ایسے راستوں سے ہیڈ کوارٹر دور ہی بنایا ہو گا جہاں سے قافلے گزر سکتے ہوں یا کوئی بھی انسان صحرا سے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتا ہو۔ اس نے

یقیناً ایسی جگہ کا انتخاب کیا ہو گا جہاں ہیڈ کوارٹر کے گرد خطرات زیادہ ہوں اور کوئی انسان وہاں تک نہ پہنچ سکتا ہو''...... ٹرومین نے کہا۔

''تو پھر ہم اس قافلے کے ساتھ کیوں جا رہے ہیں یہ اگر ہمیں کسی اور جانب لے گیا تو''...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ قافلہ جہاں بھی جائے گا صحرا کے سنٹر سے گزر کر جائے گا۔ میری قافلے کے سردار سے بات ہوئی ہے۔ الکاسا سے ہوشیو جانے کے لئے تمام قافلوں کو مخصوص راستوں پر سفر کرنا پڑتا ہے اور یہ راستے صحرا کے سنٹر سے ہو کر گزرتے ہیں۔ ہم بھی صحرا کے سنٹر تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ سنٹر میں پہنچنے کے بعد ہی میں ان آلات کا استعمال کر سکتا ہوں جس سے سارے صحرا کو سرچ کیا جا سکے۔ مجھے امید ہے کہ میں جو آلات لایا ہوں۔ ان آلات کی مدد سے ہمیں اس بات کا پتہ ضرور چل جائے گا کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر صحرا کے کس حصے میں موجود ہے''...... ٹرومین نے جواب دیا۔

''ہمارے لئے مصائب تب ہی شروع ہوں گے جب ہم صحرا کے سنٹر میں پہنچ جائیں گے۔ سنٹر تک تو یہ قافلہ ہمیں محفوظ راستوں سے پہنچا ہی دے گا لیکن آگے راستے کس قدر پرخطر ہیں اور ہمیں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یہ تو ہمیں آگے چل کر پتہ چلے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہاں بے شمار نجی فلائنگ کلب موجود ہیں۔ ہم کسی فلائنگ کلب سے ہیلی کاپٹر لے کر بھی تو صحرا کے سنٹر تک پہنچ سکتے تھے۔ پھر آپ کو قافلے کے ساتھ اس قدر طویل اور پرخطر راستوں پر سفر کرنے کی کیوں سوجھی''...... نعمانی نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر اور اس میں موجود سائنسی آلات کے بارے میں ڈی کنگ کے ہیڈ کوارٹر کو علم ہو سکتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنے میں دیر نہیں کریں گے اور پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہیڈ کوارٹر ریت کے سمندر کے نیچے چھپا ہوا ہے جسے ہوا میں رہ کر تلاش کرنا ناممکن ہے۔ آلات کو جو سگنلز زمین پر رہ کر مل سکتے ہیں وہ ہوا میں رہ کر نہیں مل سکتے''...... ٹرومین نے کہا۔

''اگر ڈی کنگ کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا تو کیا وہ ہم پر حملہ نہیں کرائے گا''...... خاور نے کہا۔

''ضرور کرائے گا۔ ہم ان سے مقابلہ کرنے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے ہی آئے ہیں۔ ہم حق کی خاطر لڑ رہے ہیں جبکہ ڈی کنگ اور اس کی تنظیم باطل قوت کی حیثیت سے انسانیت کی دشمن بنی ہوئی ہے جو اپنی طاقت، اپنی سوچ اور اپنی ہٹ دھرمی سے پوری دنیا کو اپنے قبضے میں کرنا چاہتی ہے۔ حق اور باطل کی لڑائی میں جیت حق کی ہی ہوتی ہے اور ہمیں ہر حال میں یہ لڑائی جیتنی ہے''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے انہیں باہر بہت سی جیپیں رکنے کی

آوازیں سنائی دیں۔

"یہ کون آیا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ دیکھتے ہیں"...... ٹرومین نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دونوں تیز تیز چلتے ہوئے خیمے سے باہر نکل گئے۔

"عمران صاحب"...... اچانک صالحہ نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھوں تو کیا آپ میری بات کا جواب دیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تمہاری ہر بات کا جواب دینے کے لئے صفدر جو موجود ہے۔ مجال ہے اس کی جو تمہاری کسی بات کا جواب نہ دے"...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"نہیں۔ مجھے آپ سے ایک اہم بات پوچھنی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"شادی کے سوا اہم بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ اگر تم دونوں نے یہاں شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میری طرف سے ہاں ہی سمجھو۔ یہاں بارات بھی بن جائے گی اور باراتیوں کی بھی کمی نہ ہو گی"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ صرف ایک نکتے پر کام کر رہے ہیں جس کے بارے میں بلیک گینگ کے سربراہ

میگراتھ نے آپ کو بتایا ہے۔ اس کے مطابق اس نے ای کنگ اور ڈی کنگ کی ٹرانسمیٹر میں آنے والی کال سنی تھی۔ تو کیا یہ ضروری ہے کہ اس نے جو کچھ سنا ہو وہ سچ ہو یا پھر اس نے آپ کو سچ ہی بتایا ہو"...... صالحہ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میگراتھ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے آپ سے اپنی جان چھڑانے کے لئے جھوٹ بول دیا ہو یا پھر ڈی کنگ اور ای کنگ کی اس نے ٹرانسمیٹر پر جو کال سنی تھی اس کی اسے سمجھ نہ آئی ہو اور وہ یہی سمجھا ہو کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر اسی وائٹ ڈیزرٹ میں ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بتاؤ"...... عمران نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے صالحہ کی باتیں سمجھ نہ آ رہی ہوں۔

"میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے دنیا میں موجود ڈیزرٹس کا خصوصی طور پر مطالعہ کر رکھا ہے۔ دنیا میں سینکڑوں کی تعداد میں ڈیزرٹس موجود ہیں جن میں سب سے بڑا اور وسیع ترین ڈیزرٹ صحارا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی ڈیزرٹس ہیں وہ تقریباً ایک جیسے ہی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ان صحراؤں کی ریت بھربھری اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے لیکن ان میں چند ڈیزرٹس ایسے ہیں جن کی ریت دوسرے ڈیزرٹس سے مختلف ہوتی ہے اور ان کے رنگوں

میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ایک صحرا ایسا ہے جس کی ریت سرخ رنگ کی ہے جسے ریڈ ڈیزرٹ کہا جاتا ہے اور یہ صحرا افریقی شمالی جنگلوں کے وسط میں موجود ہے۔ اسی طرح دنیا میں تین بڑے ڈیزرٹس ایسے ہیں جن کی ریت سفید رنگ کی ہے اور یہ تینوں صحرا وائٹ ڈیزرٹ ہی کہلاتے ہیں۔ ان میں سے ایک وائٹ ڈیزرٹ صحارا کے جنوب میں ہے۔ دوسرا وائٹ ڈیزرٹ جارڈن کے مشرقی حصے میں ہے جہاں سے صحارا کا آغاز ہوتا ہے اور تیسرا یہ ڈیزرٹ ہے جہاں ہم موجود ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا ایسا ممکن نہیں کہ میگراتھ نے جس وائٹ ڈیزرٹ کا نام سنا ہو وہ حقیقت میں بھی یہی ڈیزرٹ ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈی کنگ نے صحارا کے جنوب میں موجود ڈیزرٹ یا پھر جارڈن کے وائٹ ڈیزرٹ کی بات کی ہو"...... صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ بات واقعی میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔ میگراتھ نے صرف وائٹ ڈیزرٹ کا بتایا تھا یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کس وائٹ ڈیزرٹ کی بات کر رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ایسی صورت میں یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر اسی وائٹ ڈیزرٹ میں ہو"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اگر ایسا ہوا تو ہم یہاں صرف ٹکریں ہی مارتے رہ جائیں گے اور ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم صحرا کی خاک چھانتے رہیں اور مشکلات کا شکار بنتے رہیں اور بعد میں پتہ چلے کہ یہ وہ صحرا نہیں ہے جہاں ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ عمران کی عادت تھی کہ جو حقیقت پسندانہ بات ہوتی تھی وہ اس سے اختلاف نہیں کرتا تھا بلکہ کھل کر اور فراخ دلی سے اپنی غلطی بھی تسلیم کر لیتا تھا۔

"اگر ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر ہمیں یہاں نہ ملا تو ہمیں باری باری باقی دو صحراؤں کی خاک بھی چھاننی پڑ سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا تب ہو گا جب ہم اس صحرا میں داخل ہونے کے بعد زندہ سلامت نکلیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے اسے گھور کر کہا۔

"باقی دو وائٹ ڈیزرٹس کے مقابلے میں یہ ڈیزرٹ زیادہ پرخطر ہے۔ اس صحرا میں آنے والے طوفان کا مقابلہ کرنا انسانی بس کی بات نہیں ہے اس کے علاوہ یہاں مزید جو خطرات ہیں وہ دوسرے دو وائٹ ڈیزرٹس سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم پہلے بھی اس ڈیزرٹ میں سفر کر چکے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ اس ڈیزرٹ کے بارے میں، میں نے بھی اتفاق سے

ایک تحقیقاتی میگزین میں پڑھا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔

''اگر ہمیں سائنسی آلات سے ہی ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہے تو پھر میرے خیال میں ہمیں اس خطرناک ڈیزرٹ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ پہلے ہمیں دوسرے دو ڈیزرٹس کو چیک کر لینا چاہئے جو اس سے کم خطرناک ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں نئے سرے سے سفر کے انتظامات کرنے پڑیں گے۔ جارڈن اور صحارا کی طرف جانے میں کافی وقت لگے گا اور اگر ہمیں وہاں بھی کچھ نہ ملا تو پھر گھوم پھر کر ہمیں یہاں واپس آنا پڑے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ پہلے اس صحرا کو ہی چیک کیا جائے''۔ خاور نے کہا۔

''ظاہر ہے جب ہم یہاں تک پہنچ ہی گئے ہیں تو یہاں چیکنگ کئے بغیر واپس جانا مناسب نہیں ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ٹائیگر اور ٹرومین تیز تیز چلتے ہوئے واپس آ گئے۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے انہیں دیکھ کر پوچھا۔

''کرنل اسکارلٹے آیا ہے''...... ٹرومین نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''کرنل اسکارلٹے۔ ایکریمین ہارڈ ایجنسی کا چیف''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ وہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اس کا نمبر ٹو میجر ایڈورڈ بھی ہے اور یہ دونوں اپنے ساتھ مسلح افراد کی بڑی تعداد لائے ہیں۔ ان کے ساتھ کم و بیش دو سو افراد ہیں اور انہوں نے سارے قافلے کو گھیر لیا ہے''...... ٹرومین نے جواب دیا۔

''اوہ۔ لیکن یہ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں۔ تم نے تو کہا تھا کہ اس طرف آنے اور جانے والے قافلوں کی چیکنگ نہیں کی جاتی اور نہ ہی انہیں کسی قسم کا سامان لانے اور لے جانے سے روکا جاتا ہے''...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنا تو میں نے یہی تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کرنل اسکارلٹے کے آنے کا مقصد کیا ہے اور اس نے قافلے کے گرد گھیرا کیوں ڈالا ہے''...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جو اب تک خاموش تھا۔

''مجھے کیا معلوم۔ وہ مجھے بتا کر تو نہیں آیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کہیں انہیں اس بات کا پتہ تو نہیں چل گیا کہ ہم یہاں ہیں یا ہمارے پاس بھاری تعداد میں خطرناک اسلحہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے''...... ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ لوگ یہاں تلاشی لینے پہنچ گئے تو''...... صفدر نے

ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ہر حال میں ان سے اسلحہ بچانا ہے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت چٹانوں جیسی سختی ابھر آئی تھی۔

''لیکن ہم اسلحہ چھپائیں گے کہاں۔ ہم ایک اونچے خیمے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور سارے تھیلے بھی ہمارے پاس ہی ہیں''۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا ورنہ اسلحہ بھی پکڑا جائے گا اور ہمیں بھی یہاں سے لے جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں ان سے بچنے کے لئے اپنا سامان اٹھا کر خیمے کے عقب سے نکل جانا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ انہوں نے چاروں اطراف سے قافلہ گھیر رکھا ہے۔ ہم باہر نکلتے ہی ان کی نظروں میں آ جائیں گے''...... رومین نے کہا۔

''تم بتاؤ عمران۔ اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بے چین نظروں سے خیمے میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسلحہ چھپانے کے لئے خیمے میں کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا ہو۔ پھر اچانک اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی جیسے اسے اسلحہ چھپانے کے لئے مناسب اور محفوظ جگہ مل گئی ہو۔

ڈی کنگ، ای کنگ کی طرح لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط ورزشی جسم کا مالک ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کے چہرے پر موجود سرخی اور اس کا ٹھوس اور کرخت چہرہ اس کی عمر چھپائے ہوئے تھا۔

وہ وائٹ ڈیزرٹ میں موجود انڈر گراؤنڈ ڈی ہیڈ کوارٹر کے شاندار اور قیمتی سامان سے سجے ہوئے آفس میں میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ سر جھکائے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل دیکھ رہا تھا۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سرخ رنگ کے فون پر ایک بلب جلتا بجھتا دکھائی دیا جس کا مطلب تھا کہ گھنٹی اسی سرخ فون کی بج رہی ہے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا قلم سامنے پڑے قلمدان میں رکھا اور ہاتھ بڑھا کر سرخ فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ڈی کنگ بول رہا ہوں''...... ڈی کنگ نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''بگ کنگ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سی کنگ کی

آواز سنائی دی جو بگ کنگ بھی تھا۔

"اوہ۔ یس بگ کنگ۔ حکم ...... بگ کنگ کی آواز سن کر ڈی کنگ نے اپنا لہجہ نرم اور مؤدبانہ کرتے ہوئے کہا۔

"ماؤسن گینگ نے ونگٹن سے مجھے اطلاع دی ہے کہ ونگٹن سے بھاری تعداد میں انتہائی حساس اسلحہ خریدا گیا ہے اور وہ اسلحہ الکاسا پہنچایا گیا ہے۔ کیا اس سلسلے میں تمہارے پاس کوئی معلومات ہیں"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"نو بگ کنگ۔ میرے پاس تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے"۔ ڈی کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا تم وہاں بیٹھے جھک مار رہے ہو کہ تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہیں ہے کہ الکاسا نہ صرف بھاری اور خطرناک اسلحہ لایا گیا ہے بلکہ وہاں سے ایسا سامان بھی خریدا گیا ہے جو صحراؤں میں سفر کے دوران استعمال کیا جاتا ہے"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسلحہ اور سامان خریدا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ان کے بارے میں ماؤسن کو کچھ علم نہیں ہے۔ اسے اپنے ذرائع سے پتہ چلا تھا کہ ونگٹن کے بلیک کلب میں ایک شخص آیا تھا جس نے بلیک کلب کے مالک اور جنرل منیجر ماسٹن سے ملاقات کی تھی اور پھر اس نے ماسٹن کو بھاری معاوضہ ادا کیا تھا جو ماسٹن نے فوراً اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا تھا۔ اس کے اکاؤنٹ میں بھاری

معاوضہ جمع ہونے کی وجہ سے ماؤسن چونکا تھا اور اس نے ماسٹن پر نظر رکھنی شروع کر دی تھی۔ ماسٹن نے اپنے خفیہ ٹھکانے سے بھاری اسلحہ منگوایا اور چارٹرڈ طیارے سے سارا اسلحہ الکاسا روانہ کر دیا۔ ماؤسن اس سارے سلسلے کو مانیٹر کر رہا تھا۔ اسے جو اطلاع ملی ہیں ان اطلاعات کے مطابق اسلحہ الکاسا میں اسی آدمی کے حوالے کیا گیا ہے جس نے ماسٹن سے کلب میں ڈیل کی تھی اور ماسٹن کو بھاری معاوضہ ادا کیا تھا۔ الکاسا میں اسلحہ ایک پرانے فارم ہاؤس میں پہنچایا گیا۔ ماؤسن نے اس فارم ہاؤس سے اسلحہ برآمد کرنے کے لئے اپنے گینگ کے پچاس مسلح افراد کو بھیجا تھا لیکن اس کے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اسلحہ وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ ماؤسن نے یہ معلوم کرنے کے لئے اپنے تمام ذرائع استعمال کئے ہیں کہ اسلحہ لے جانے والا کون ہے لیکن انتہائی کوششوں کے بعد اسے صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ جو اسلحہ ونگٹن سے لایا گیا ہے وہ وائٹ ڈیزرٹ کے سرحدی علاقے اوکل کی طرف لے جایا گیا ہے۔ یہ علاقہ وائٹ ڈیزرٹ سے ملحق ہے۔ وہاں تین راستے ہیں جن میں سے ایک راستہ صحرا کی طرف جاتا ہے جبکہ باقی دو راستے چیوسٹن اور فارگن کی طرف جاتے ہیں۔ اب یہ اسلحہ ان دو علاقوں میں عسکریت پسندی کے لئے لایا گیا ہے یا پھر وائٹ ڈیزرٹ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر کے خلاف استعمال کرنے کے لئے۔ اس کا پتہ تم خود لگاؤ۔ میرے پاس دوسری اطلاع یہ ہے کہ وائٹ ڈیزرٹ اوکل

کے پاس ایک بڑا قافلہ رکا ہوا ہے۔ اس قافلے نے آج شام روانہ
ہونا ہے اور اس قافلے کی منزل ہوشیو ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسلحہ اس
قافلے کے ذریعے ہوشیو لے جایا جائے اور پھر یہ اسلحہ وائٹ
ڈیزرٹ میں استعمال کیا جائے۔ مجھے اسلحہ کا سن کر اتنی حیرت نہیں
ہوئی تھی لیکن یہ سن کر میں ضرور چونکا تھا کہ اسلحے کے ساتھ جو
سامان خریدا گیا تھا اس سامان میں ایف ایف تھرمین مشین بھی
موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ ایف ایف تھرمین مشین کے ذریعے
انڈر گراؤنڈ عمارتوں اور خاص طور پر زمین کے نیچے انسانوں کے
بارے میں پتہ لگایا جاتا ہے۔ اس مشین سے عموماً زلزلے کی تباہ
کاریوں سے ملبے میں دبے ہوئے زندہ افراد کا پتہ لگایا جاتا ہے
لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر مشین کے ساتھ ایف بی ہنڈرڈ
ٹرانسمیٹر بھی نصب کر دیا جائے تو اس مشین کے ذریعے دور اور
انتہائی گہرائی میں موجود خفیہ تہہ خانوں اور خفیہ ٹھکانوں کا بھی پتہ
لگایا جا سکتا ہے جس سے مجھے شک ہوا کہ شاید یہ مشین ڈیزرٹ ہیڈ
کوارٹر کو تلاش کرنے کے لئے حاصل کی گئی ہو"...... بگ کنگ نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں ماؤسن کو کال کرتا ہوں کہ وہ
مسلح افراد کو لے کر فوراً اس قافلے تک پہنچ جائے اور اس قافلے
میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے ان سے ان کا سامان چھین
لے۔ اگر اسلحہ اور مشین ان کے پاس ہوئی تو وہ ہم تک پہنچ جائیں

گے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ ماؤسن کو کال نہ کرو۔ اگر اس سے کام لینا ہوتا تو میں
خود ہی اسے وہاں پہنچنے کا کہہ دیتا۔ جو قافلہ ہوشیو جا رہا ہے اس پر
ہماری کوئی بھی فورس حملہ نہیں کر سکتی کیونکہ اس قافلے کا سردار
البرٹ ہے جو ایکریمین ہارڈ ایجنسی کے چیف کرنل اسکارلٹ کا بھائی
ہے۔ اگر ماؤسن اور اس کے ساتھیوں نے اس قافلے پر حملہ کیا تو
ہارڈ ایجنسی فوراً حرکت میں آ جائے گی اور یہ ایسی ایجنسی ہے جو
زمین کھود کر بھی ماؤسن اور اس کے گینگ کو تلاش کر لے گی۔ ماؤسن
ونگٹن میں ہمارے لئے نہایت اہم مشن سر انجام دے رہا ہے اس
لئے میں نہیں چاہتا کہ ہارڈ ایجنسی اسے کوئی نقصان پہنچائے اس
لئے تمہیں ان افراد کو تلاش کرنے کے لئے کوئی اور انتظام کرنا
پڑے گا جو اس قافلے میں ان افراد کا پتہ لگائے جنہوں نے اسلحہ
اور مشین حاصل کی ہے۔ ہمارے لئے یہ جاننا بھی بے حد ضروری
ہے کہ وہ لوگ کون ہیں اور اگر وہ واقعی اسلحہ اور مشین لے کر وائٹ
ڈیزرٹ میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو یہ ہمارے لئے اچھی خبر نہیں
ہے۔ ان کا وائٹ ڈیزرٹ میں جانے کا مطلب واضح ہے کہ انہیں
اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ڈی ہیڈ کوارٹر وائٹ ڈیزرٹ میں
موجود ہے"...... بگ کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم پوری دنیا کے
سامنے عیاں ہو جائیں گے"...... ڈی کنگ نے پریشانی کے عالم

میں کہا۔

"ہاں۔ اور ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ہم پوری دنیا کے سامنے عیاں ہوں۔ ابھی ہمیں کچھ اور وقت انتظار کرنا ہے"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں بگ کنگ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"۔ ڈی کنگ نے کہا۔

"تم رہنے دو۔ میں ماؤسن کے ذریعے ہارڈ ایجنسی کے کرنل اسکارلٹے تک یہ خبر پہنچا دیتا ہوں کہ اس کے بھائی کے قافلے میں شامل کچھ لوگ خفیہ طور پر غیر قانونی اسلحہ لے جا رہے ہیں جن کا ارادہ ہوشیو میں خطرناک کارروائیاں کرنے کا ہے۔ ایک بار کرنل اسکارلٹے کو یہ خبر مل جائے تو وہ خود ہی اپنی فورس لے کر قافلے تک پہنچ جائے گا اور وہ نہ صرف وہاں سے اسلحہ برآمد کرے گا بلکہ ان افراد کو بھی موقع پر ہی گولی مار کر ہلاک کر دے گا جن سے اسلحہ برآمد ہوگا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ یہ آئیڈیا تو بہترین ہے۔ لیکن اگر کرنل اسکارلٹے نے ان افراد کو ہلاک کر دیا تو ہمیں اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ وہ افراد کون تھے اور وہ خطرناک اسلحہ کس مقصد کے لئے وائٹ ڈیزرٹ لے جا رہے تھے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں قافلے میں اپنا ایک آدمی بھیج دیتا ہوں۔ ایک بار کرنل اسکارلٹے کو ان افراد کا پتہ چل جائے تو پھر

میرا آدمی ان افراد کی لاشوں کی بھی تصویریں بنا لے گا جسے ہم اپنے پاس موجود ڈیٹا سے چیک کر کے پتہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کون ہیں اور ان کا تعلق کس ملک اور کس ایجنسی سے ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے بگ کنگ۔ آپ ان افراد کے لئے کارروائی کریں میں ڈی ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات مزید سخت کرا دیتا ہوں۔ ڈی ہیڈ کوارٹر پہلے ہی ناقابل تسخیر ہے اور یہاں تک پہنچنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اب میں جو انتظامات کراؤں گا اس کے بعد اگر ماورائی قوتیں بھی ہوئیں تو وہ بھی ڈی ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکیں گی۔ اور نہ ہی کسی کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ وائٹ ڈیزرٹ کی منوں ریت کے نیچے ہی ورلڈ کا ڈی ہیڈ کوارٹر موجود ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب بات ہے۔ ہمارے تمام ہیڈ کوارٹرز کو انتہائی طاقتور اور ناقابل تسخیر ہونا چاہئے۔ اسے تباہ کرنا تو دور کی بات، کسی کو ان ہیڈ کوارٹرز کا پتہ بھی نہیں چلنا چاہئے۔ تم اپنا کام کرو باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... بگ کنگ نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈی کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"آخر وہ کون لوگ ہیں جو خطرناک اور طاقتور اسلحہ لے کر

وائٹ ڈیزرٹ میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں اور انہیں
اس بات کا علم کیسے ہوا کہ ڈی ہیڈ کوارٹر وائٹ ڈیزرٹ میں موجود
ہے جبکہ فور کنگز کے سوا یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے فور ہیڈ
کوارٹرز کہاں موجود ہیں''...... ڈی کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر نیلے رنگ کے فون کا
رسیور اٹھایا اور کان سے لگاتے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔
''مورگن بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔
''ڈی کنگ بول رہا ہوں''...... ڈی کنگ نے کرخت اور انتہائی
سرد لہجے میں کہا۔
''یس کنگ۔ حکم''...... ڈی کنگ کی آواز سن کر مورگن نے
یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''مورگن۔ یہ بتاؤ کہ پیاٹ کے نواحی علاقے اوکل میں ہمارا
کوئی گینگ یا کوئی آدمی موجود ہے''...... ڈی کنگ نے پوچھا۔
''نو ڈی کنگ۔ اوکل میں تو نہیں ہے لیکن پیاٹ میں سٹار گینگ
ضرور موجود ہے جو ہمارے لئے کام کرتا ہے''...... مورگن نے
جواب دیا۔
''کون ہے اس گینگ کا باس''...... ڈی کنگ نے پوچھا۔
''اس کا نام ڈیوڈ ہے ڈی کنگ''...... مورگن نے جواب دیا۔
''ڈیوڈ سے فوراً رابطہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے چند

ساتھیوں کے ساتھ فوری طور پر اوکل پہنچ جائے۔ اسے اوکل میں
وائٹ ڈیزرٹ کی سرحدی پٹی پر پہنچنا ہے۔ وہاں ایک قافلہ رکا ہوا
ہے جو شام کے وقت ہوشیو کے لئے روانہ ہونے والا ہے۔ ڈیوڈ
سے کہو کہ وہ اس قافلے میں شامل ہو جائے اور وہاں موجود ایک
ایک فرد کی تصویریں اور ان کا بائیو ڈیٹا حاصل کرے''...... ڈی کنگ
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
''یس ڈی کنگ۔ میں اسے احکامات دے دیتا ہوں''۔ مورگن
نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''اور سنو۔ اس قافلے میں چند ایسے افراد موجود ہیں جن کے
پاس بھاری اور خطرناک اسلحہ ہے۔ ان افراد کے بارے میں
ایکریمین ہارڈ ایجنسی کے چیف کرنل اسکارلٹے کو اطلاع مل چکی
ہے۔ وہ ان افراد سے اسلحہ حاصل کرنے اور ان کی شناخت کے
لئے اپنی فورس کے ساتھ کسی بھی وقت وہاں پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ
کرنل اسکارلٹے کو وہاں پیاٹ اور اوکل میں پہنچنے میں وقت لگ سکتا
ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ڈیوڈ، کرنل اسکارلٹے اور اس کی
فورس کے پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جائے اور مجھے جلد سے جلد
قافلے میں موجود افراد کی تصویریں بھیج دے۔ اس قافلے کا سردار
کرنل اسکارلٹے کا بھائی البرٹ ہے۔ البرٹ کے بارے میں
میرے پاس اطلاع ہے کہ وہ دولت کے حصول کے لئے کچھ بھی کر
سکتا ہے۔ ڈیوڈ، البرٹ کو بھاری معاوضہ دے کر اپنا مقصد حاصل کر

سکتا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"لیس ڈی کنگ۔ میں ڈیوڈ کو ساری بات بتا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے مکمل کر لے گا"۔ مورگن نے کہا۔

"او کے۔ اس سے کہنا کہ وہ ساری تصویریں ایم ایم ایس کے ذریعے تمہیں بھیج دے اور جیسے ہی تمہیں وہ تصویریں ملیں تم انہیں سرچنگ سنٹر کے انچارج جیرل کو بھیج دینا اور جیرل سے کہنا کہ وہ فوری طور پر ان تصویروں کا گراڈ مشین میں ڈیٹا سرچ کرے۔ اگر کسی بھی آدمی کا ڈیٹا میچ ہو جائے تو وہ فوری طور پر مجھے اس کے بارے میں اطلاع دے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"لیس۔ ڈی کنگ"...... مورگن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈی کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈی کنگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں"...... ڈی کنگ نے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"سرچنگ سنٹر سے جیرل بول رہا ہوں ڈی کنگ"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لیس جیرل۔ میں نے مورگن سے تمہیں کچھ تصویریں بھیجنے کا کہا تھا۔ کیا اس نے بھیجی ہیں تمہیں تصویریں"...... ڈی کنگ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"لیس ڈی کنگ۔ مورگن نے کہا تھا کہ ان تصویروں کی اسکیننگ بھی کرنی ہے۔ میں نے کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا سے ان ساری تصویروں کو میچ کیا ہے"...... جیرل نے جواب دیا۔

"ویل ڈن۔ کیا نتیجہ نکلا"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"آپ کے لئے ایک حیرت انگیز خبر ہے ڈی کنگ"...... جیرل نے کہا۔

"نانسنس۔ تمہید مت باندھو جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو"۔ ڈی کنگ نے غرا کر کہا۔

"لیس ڈی کنگ۔ مورگن نے مجھے جو تصویریں بھیجی ہیں ان میں سے بارہ افراد کے ایک گروپ کی تصویریں ڈیٹا سے میچ ہوئی ہیں"...... جیرل نے جواب دیا تو ڈی کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کون ہیں وہ بارہ افراد"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"ان میں ایک تصویر علی عمران کی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ ایک تصویر اس کے شاگرد ٹائیگر کی ہے اور باقی تصویریں ایک کو چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی ہیں"...... جیرل نے جواب دیا تو ڈی کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اس قدر گہرے ہو گئے کہ اس کا چہرہ سیاہی مائل ہو گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ علی عمران"...... ڈی کنگ کے منہ سے

رک رک کر نکلا۔

"یس ڈی کنگ۔ میں نے ان تصویروں کو تین بار میچ کیا ہے اور ہر بار یہی رزلٹ نکلا ہے کہ وہ علی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... جیرل نے جواب دیا تو ڈی کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا وہ سب میک اپ میں ہیں"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"یس ڈی کنگ۔ وہ مقامی میک اپ میں ہیں۔ موریس نے مجھے جس کیمرے سے تصویریں کھینچ کر بھیجی ہیں وہ اینٹی میک اپ کیمرہ ہے اس لئے مجھے ان کی میک اپ سے صاف تصویریں ملی تھیں"...... جیرل نے کہا۔

"ہونہہ۔ جس آدمی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے وہ کون ہے"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"اس آدمی کا چہرہ ہمارے ڈیٹا سے میچ نہیں ہوا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نیا ممبر معلوم ہوتا ہے جس کا میرے پاس بھی کوئی ڈیٹا نہیں ہے"...... جیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایک بار پھر ان سب کی تصویریں اسکین کرو اور پھر مجھے دوبارہ کال کر کے بتاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری سرچنگ میں کوئی کمی رہ گئی ہو اور یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں"...... ڈی کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے دو بار سرچنگ کی ہے ڈی کنگ اور......" جیرل نے

کہنا چاہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ فوراً۔ سمجھے تم"...... ڈی کنگ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس ڈی کنگ۔ میں ایک بار پھر تصویریں میچ کر کے دیکھ لیتا ہوں"...... ڈی کنگ کی گرجدار آواز سن کر جیرل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ڈی کنگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ میرے حکم پر عمل کرنے کی بجائے اپنی بات پر ہی اڑے رہتے ہیں۔ نانسنس"...... ڈی کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے دبیز سائے لہرا رہے تھے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام اسے اپنے دماغ میں ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح لگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ڈی ہیڈ کوارٹر اس ڈونٹ میں ہے۔ کیسے۔ کیسے"...... ڈی کنگ نے دونوں ہاتھوں سے سر تھامتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"جیرل بول رہا ہوں ڈی کنگ"...... دوسری طرف سے جیرل کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈی کنگ نے سپاٹ لہجے

میں کہا۔

"کنفرم ہو گیا ہے ڈی کنگ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... جیرل نے کہا تو ڈی کنگ کو جیسے اپنے دماغ میں زہریلی چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور اس نے تھکے تھکے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ حیرت اور خوف کی زیادتی سے تاریک ہوتا جا رہا تھا جیسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے اس نے اپنی موت کا نام سن لیا ہو جو کسی بھی لمحے اس کے سامنے پہنچنے والی تھی۔

"مسلح افراد ہم سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... میجر پرمود نے وائلڈ لائن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ ہم سے تقریباً دو کلو میٹر دور ہیں"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے انہیں ہمارے پاس پہنچنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ جنگل کے خار دار راستے ان کی راہ میں بھی رکاوٹ بنیں گے اس لئے وہ جلد یہاں نہیں پہنچ سکیں گے"...... میجر پرمود نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"جی ہاں۔ وقت تو بہرحال انہیں لگ ہی جائے گا"۔ وائلڈ لائن نے کہا۔

"تو ان کے یہاں آنے سے پہلے ہم کسی اور طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہ جس طرف سے آ رہے ہیں ہم ان کے راستے سے گھوم کر دوسری جانب چلے جاتے ہیں"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں۔ ان کے یہاں آنے کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں باقاعدہ مانیٹر کر رہے ہیں۔ ہم جس طرف بھی جائیں گے وہ اسی طرف آ جائیں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"تو پھر ہم یہیں رک کر ان کا انتظار کرتے ہیں۔ وہ جیسے ہی آئیں گے اس سے پہلے کہ وہ ہم پر حملہ کریں ہم فوراً ان پر دھاوا بول دیں گے اور ان میں کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"وہ کس سمت سے آ رہے ہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"جنوب کی طرف سے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس ایسا کوئی آلہ ہے جس سے ہم ان کی نظروں سے محفوظ رہ سکیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... وائلڈ لائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہی کہا ہے کہ وہ ہمیں سیٹلائٹ سے مانیٹر کر رہے ہیں کیا تمہارے پاس ایسا کوئی سائنسی آلہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں مانیٹر نہ کر سکیں"...... میجر پرمود نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ میرے پاس ایسا کوئی آلہ تو نہیں ہے لیکن ہم ایک طریقے پر عمل کریں تو وہ ہمیں لائیو مانیٹر نہیں کر سکیں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"میں سمجھ گیا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ ہم خود کو سیٹلائٹ سے بچانے کے لئے اگر اپنے جسموں پر ایسی دلدل کی مٹی کا لیپ لگا لیں جس سے سلفر ڈائی آکسائیڈ نکلتا ہے تو وہ ہمیں کسی بھی صورت میں لائیو مانیٹر نہیں کر سکیں گے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ واقعی جینیس ہیں۔ میں واقعی آپ کو یہی بتانے والا تھا"...... وائلڈ لائن نے میجر پرمود کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا تھا کہ اس جنگل میں ایسی دلدلیں موجود ہیں جن سے سلفر ڈائی آکسائیڈ نکلتا ہے۔ کہاں ہیں وہ دلدلیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں مشرق کی طرف جانا پڑے گا۔ دلدلی علاقہ یہاں سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس طرف کے تمام راستے خاردار ہیں۔ ہمیں ان راستوں سے آگے بڑھنے میں مشکل تو پیش آئے گی لیکن ہم آدھے گھنٹے سے پہلے وہاں پہنچ سکتے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو۔ اب ہم اپنا پڑاؤ ان دلدلوں کے پاس ہی ڈالیں گے"...... میجر پرمود نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ دلدلوں کے پاس بسیرا کرنا چاہتے

ہیں"...... اس کی بات سن کر لاٹوش نے چونک کر کہا۔ وہ سب ان کے قریب آ گئے تھے اور خاموشی سے میجر پرمود اور وائلڈ لائن کی باتیں سن رہے تھے۔

"بسیرا نہیں۔ وقتی قیام کرنا ہے ہمیں وہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"قیام تو ہم کہیں بھی کر سکتے ہیں۔ پھر دلدلی علاقہ کیوں۔ وہاں اگر سلفر ڈائی آکسائیڈ کا اخراج ہوتا ہے تو وہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ ہم نہ وہاں کھل کر سانس لے سکیں گے اور نہ ہی سلفر کی تیز بو برداشت کر سکیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"آپ شاید بھول گئی ہیں مادام۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں تمام انتظامات مکمل کر کے آیا ہوں۔ ہم جنگل کے جس راستوں پر بھی سفر کرتے آگے جا کر ہمیں دلدلی راستوں سے گزرنا ہی تھا اور ان دلدلوں میں چند دلدلیں ایسی ہیں جن سے سلفر ڈائی آکسائیڈ کا اخراج ہوتا رہتا ہے اس لئے میں اپنے ساتھ ایسی گولیاں لایا ہوں جنہیں کھا لینے کے بعد آپ کو نہ تو سلفر کی بو محسوس ہو گی اور نہ ہی سلفر آپ کے سانس کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچ کر آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے"...... وائلڈ لائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی تھی۔ یاد دلانے کا شکریہ"...... لیڈی بلیک نے کہا تو وائلڈ لائن مسکرا دیا۔

"تو پھر ہمیں فوراً دلدلی علاقے کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد یہاں پہنچ کر ہمارا گھیراؤ کریں ہمارا یہاں سے نکل جانا ہی مناسب ہو گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم مسلح افراد سے ڈرتے ہو"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ڈر کس بات کا۔ میں حفظ ماتقدم کے لئے کہہ رہا ہوں"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ہم نے یہاں رکنے کے تمام انتظامات کر لئے تھے اب ہمیں یہاں سے سب کچھ سمیٹنا پڑے گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ چلو شروع ہو جاؤ سب"...... میجر پرمود نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب اپنا سامان سمیٹنے لگے اور پھر ان کے ساتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے وہاں خیمے لگانے ابھی شروع نہیں کئے تھے اس لئے انہیں سامان سمیٹنے میں زیادہ وقت نہ لگا اور پھر وہ پندرہ منٹ بعد وہاں سے وائلڈ لائن کے پیچھے جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹیبلٹ ڈیوائس بدستور وائلڈ لائن کے ہاتھوں میں تھی اور وہ میجر پرمود کو باقاعدہ مسلح افراد کے بارے میں بتا رہا تھا کہ وہ ان سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ ان کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ جلد ان تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔

وہ خودرو جھاڑیوں اور گھنے درختوں کے درمیان راستہ بناتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمت

ہی تھی کہ ابھی تک ان کے راستے میں نہ کوئی رکاوٹ آئی تھی اور نہ ہی ان کا کسی خطرناک درندے سے سامنا ہوا تھا۔ تقریباً آدھا گھنٹہ سفر کرنے کے بعد انہیں ہر طرف سے سلفر کی بو محسوس ہونا شروع ہو گئی۔ سلفر کی بو محسوس کرتے ہی وائلڈ لائن نے انہیں رکنے کے لئے کہا۔ اس نے جیب سے ایک شیشی نکالی جس میں سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بھری ہوئی تھیں۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر ان سب کو دو دو گولیاں دے دیں۔

"یہ گولیاں آپ سب منہ میں رکھ لیں لیکن انہیں نگلنا نہیں ہے۔ کچھ ہی دیر میں یہ خود ہی منہ میں گھل جائیں گی"...... وائلڈ لائن نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر گولیاں منہ میں ڈال لیں۔ کچھ ہی دیر میں انہیں ایسا لگا جیسے وہاں سلفر کی بو ختم ہو گئی ہو۔ وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ اب انہیں سلفر کی بو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ قد آدم جھاڑیوں میں راستہ بناتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے قطار کی شکل میں آگے بڑھے جا رہے تھے۔

"یہاں ہمیں کسی جانور سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہاں سلفر کی تیز بو ہر طرح کے جانوروں کو ہم سے دور رکھے گی"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک اور کھلے حصے میں پہنچ گئے۔ آگے زمین پر جھاڑیاں نہیں تھیں اور نہ درخت تھے۔ زمین کے اس حصے میں انہیں

ایک بڑی دلدل دکھائی دے رہی تھی۔ اس دلدل میں جگہ جگہ سے بلبلے سے بنتے اور دھواں نکلتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ دھوئیں کا رنگ گدلا سا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس دلدل کے نیچے آگ کا لاوا پک رہا ہو جس کے باعث دلدل انتہائی گرم ہو کر ابل رہی ہو۔ دلدل کا پھیلاؤ بہت زیادہ تھا۔ وہ دلدل سے دو سو میٹر دور تھے لیکن انہیں گرم دلدل سے نکلنے والی بھاپ کی تپش یہاں تک محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"یہ تو بہت خوفناک دلدل ہے"...... لانوش نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر کوئی جاندار اس دلدل میں گر جائے تو وہ لمحوں میں اس دلدل میں گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"اس دلدل میں سلفر کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ یہ تو ان گولیوں کا کمال ہے جو ہم سب نے کھائی ہیں ورنہ اس دلدل کے اتنا قریب آنے کے بعد ہمارا سانس لینا دوبھر ہو جاتا اور ہم یہاں بے ہوش ہو کر گر گئے ہوتے اور اسی بے ہوشی میں ہماری ہلاکت ہو جاتی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر اس دلدل میں سلفر کی مقدار زیادہ ہے تو پھر اس دلدل کی مٹی ہم اپنے جسموں پر کیسے لگائیں گے۔ کیا مٹی ہمارے جسموں کو نقصان نہیں پہنچائے گی"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اور پھر اس دلدل سے گرم مٹی لانا بھی تو مشکل ہے"۔ کیپٹن نوازش نے کہا۔

"دلدل سے مٹی لانے کا کام میں کروں گا اور رہی بات کہ مٹی سے ہمارے جسموں کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس جنگل میں لگوما کی جھاڑیاں بکثرت موجود ہیں۔ تیزابی اثر والی دلدلی مٹی سے بچنے کے لئے میں لگوما جھاڑیوں کو پیس کر ان سے تیل نکال لوں گا۔ مٹی جسم پر لگانے سے پہلے لگوما بوٹیوں کا تیل اپنے جسم پر لگائیں گے تو اس تیل کی وجہ سے تیزابی مٹی کا ہمارے جسموں پر کوئی اثر نہ ہوگا اور نہ ہی اس سے ہمیں کوئی نقصان پہنچے گا"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"لیکن تم دلدل سے مٹی کیسے نکالو گے"...... کیپٹن نوازش نے پوچھا۔

"میں اپنے جسم پر لگوما کا تیل مل کر ہی آگے جاؤں گا اور پھر کالنی کے پتوں سے دلدل سے مٹی نکال کر لے لاؤں گا۔ خشکی پر آ کر جیسے ہی مٹی کی ہیٹ کم ہوگی ہم اسے اپنے جسموں پر مل لیں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ وائلڈ لائن نے اپنے ساتھیوں کو لگوما بوٹیوں کی نشانی بتائی تو وہ سب تیزی سے ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ لمبے اور بڑے بڑے پتوں والی بوٹیوں کا ڈھیر اٹھا لائے۔ وائلڈ لائن کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے ان بوٹیوں کو پتھروں سے مسلنا شروع کر دیا۔ پتھروں

سے مسلی ہوئی بوٹیوں سے سبز رنگ کا تیل نکلنے لگا جسے وائلڈ لائن ایک بوتل میں ڈالتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں بوتل آدھی سے زیادہ بھر گئی تو وہ بوتل لے کر جھاڑیوں میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کی رنگت ہلکی سبزی مائل ہو رہی تھی۔ اس نے تیل اپنے سارے جسم پر مل لیا تھا۔ اس نے بوتل اپنے ساتھیوں کو دے دی تاکہ وہ بوٹیوں کو مسل کر مزید تیل نکال کر بوتل میں بھرتے رہیں پھر وہ ایک طرف گیا اور کیلے کے بڑے بڑے پتوں جیسے کالنی کے پتے لے آیا۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں دلدل کے کنارے پر گیا اور اس نے ہاتھوں سے دلدل کے کناروں کی مٹی اٹھا اٹھا کر پتوں پر ڈالی اور پھر مٹی کے ڈھیر سے بھرا ہوا پتا اٹھا کر ان کے قریب لے آیا۔ اس نے مٹی کا ڈھیر پتے سمیت نیچے رکھ دیا۔ مٹی سے دھواں نکل رہا تھا۔ وہ مزید پتے لے کر دلدل کے کنارے گیا اور وہاں سے مزید مٹی نکال کر لے آیا۔ دلدلی مٹی کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں اچھی خاصی سیاہ مٹی جمع ہو گئی۔

کچھ دیر بعد سیاہ مٹی سے دھواں نکلنا بند ہو گیا وائلڈ لائن کچھ مٹی اٹھا کر ایک بار پھر جھاڑیوں کے پیچھے چلا گیا اور جب وہ واپس آیا تو اس کا سارا جسم سیاہ مٹی سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے کہنے پر میجر پرمود نے بھی تیل کی بوتل اور مٹی کا ڈھیر اٹھایا اور جھاڑیوں میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو وہ بھی کسی سیاہ فام بھوت سے

کم دکھائی نہ دے رہا تھا۔ میجر پرمود کو اس طرح سیاہ بھوت بنے دیکھ کر اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب تو واقعی آپ کو ان دلدلوں کے پاس ہی بسیرا کر لینا چاہئے کیونکہ دلدلوں کے پاس بھوتوں کا ہی بسیرا ہوتا ہے"۔ لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود ہنس پڑا۔

"تم تیل اور مٹی جسم پر لگا کر آؤ تو تم یقیناً مجھ سے زیادہ بھیانک اور ڈراؤنے بھوت بن جاؤ گے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں دیکھ کر ان دلدلوں کے پاس رہنے والے بھوت بھی یقیناً چیختے چلاتے ہوئے بھاگ جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب ہنس دیئے۔ پھر ایک ایک کر کے وہ سب تیل اور مٹی اٹھا کر جھاڑیوں میں چلے جاتے اور اپنے جسم پر پہلے تیل اور پھر سیاہ مٹی لگا کر واپس آ جاتے۔

"اب ہمیں کسی سیٹلائٹ سے نہ چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ہماری لوکیشن کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہم ای کنگ کی تمام الیکٹرانک اور سیکرٹ آئز سے محفوظ ہو چکے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"دیکھو۔ ای کنگ نے جو مسلح افراد بھیجے تھے وہ کہاں پہنچے ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا تو وائلڈ لائن نے ایک طرف پتھر پر رکھا ہوا ٹیبلٹ اٹھایا اور اسے آپریٹ کرنے لگا۔

"وہ ہمارے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ بیس منٹ تک یہاں پہنچ جائیں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا تو وہ سب

چونک پڑے۔

"کیا وہ اسی طرف آ رہے ہیں"...... میجر پرمود نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ انہیں ہماری لاسٹ لوکیشن یہیں کی ملی ہو گی اس لئے وہ تیزی سے اس طرف آ رہے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"تو پھر ہمیں اسلحہ دے دو تاکہ اگر وہ ہمیں گھیرنے کی کوشش کریں تو ہم ان کا مقابلہ کر سکیں"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم آزادانہ طور پر اسلحے کا استعمال کر سکتے ہیں"۔ وائلڈ لائن نے کہا اور اس نے اپنے ان ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں جن کے پاس بھاری تھیلے تھے۔ وائلڈ لائن کے کہنے پر انہوں نے تھیلے کھولے اور ان میں سے مشین گنیں، گرنیڈ اور باؤز بم نکال کر ان سب کو دینے شروع کر دیئے۔ مشین گنوں کے ساتھ انہوں نے سب کو ایک ایک مشین پسٹل، ان کے فالتو میگزین اور ایک ایک شکاری خنجر بھی دے دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے دو منی میزائل گنیں بھی نکال لیں۔ ان میزائل گنوں کو دیکھ کر میجر پرمود کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے ایک میزائل گن اور اس کے ساتھ بیس کے قریب میزائل لے کر اپنے پاس رکھ لئے۔ دوسری میزائل گن خود وائلڈ لائن نے رکھ لی تھی۔

"سب یہاں سے نکل کر پیچھے موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف چلو اور جھنڈ میں جاتے ہی بکھر کر اپنے مورچے سنبھال لو تاکہ جیسے

ہی مسلح افراد کا گروپ اس طرف آئے اور اس سے پہلے کہ وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرے ہم ان پر بھرپور انداز میں حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں"...... میجر پرمود نے اونچی آواز میں کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک انہیں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے سر گھما کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے کہ دور سے دو میزائل تیزی سے ہوا میں تیرتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔

"سب زمین پر گر کر زمین سے چپک جاؤ فوراً"...... میزائل دیکھ کر میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے خود بھی زمین پر چھلانگ لگا دی۔ وہ سب زمین پر گرے اور جونکوں کی طرح زمین سے چپک گئے۔ میزائل ان کے اوپر سے گزرتے ہوئے سیدھے دلدل میں گرے۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے۔ دلدل کا پانی اچھلا اور ساتھ ہی آگ کا طوفان سا پیدا ہوا۔ دوسرے لمحے آگ تیزی سے چاروں اطراف سے پھیلتی ہوئی ان کی طرف بڑھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف پھیلتی چلی گئی اور ماحول بے شمار انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

خیمے کا پردہ ہٹا اور ایک لمبا تڑنگا ادھیڑ عمر فوجی اور اس کے ساتھ سفید چوغہ پہنے اور سر پر پگڑی رکھے ایک بوڑھا اندر آ گیا۔ ان کے پیچھے چار مشین گن بردار فوجی بھی تھے اور انہوں نے اندر آتے یکلخت مشین گنوں کے رخ ان سب کی جانب کر دیئے۔

فوجی کے چہرے پر سختی اور درشتی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن سرخی سے بھری ہوئی تھیں۔ خیمے میں داخل ہوتے ہی وہ ان سب کو تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ اس کے کاندھوں پر جو سٹارز لگے ہوئے تھے اسے دیکھ کر ہی انہیں علم ہو گیا کہ یہ میجر ہے اور اس کے سینے پر ایک بیج لگا ہوا تھا جس پر واضح حروف میں کرنل اسکار ٹلے لکھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ آنے والے بوڑھے کو وہ جانتے تھے۔ اس کا نام البرٹ تھا اور وہ اس قافلے کا سردار تھا۔

"کیا یہی ہیں وہ سب البرٹ"...... کرنل اسکار ٹلے نے اپنے

ساتھ کھڑے بوڑھے سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہی ہیں۔ یہی بارہ افراد بعد میں ہمارے قافلے میں شامل ہوئے تھے"...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں جناب۔ ہم فری میں تو اس قافلے میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ ہم نے آپ کو سفر کے باقاعدہ اخراجات ادا کئے ہیں"...... عمران نے البرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ٹھبک تھری"...... عمران نے کہا۔

"ٹھبک تھری۔ یہ کیسا نام ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ٹھبکٹو ہوا کرتا تھا لیکن ٹھبک کے ساتھ بار بار ٹو کہتے کہتے میں تھک چکا ہوں اس لئے میں نے اب اپنا نام بدل لیا ہے اور نام میں ایک گریڈ ترقی کر کے ٹھبک تھری ہو گیا ہوں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

"شٹ اپ۔ اپنا اصل نام بتاؤ"...... کرنل اسکارٹلے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے جو کاغذات دکھائے تھے ان میں اس کا نام روفن لکھا ہوا ہے"...... البرٹ نے کہا۔

"روفن نہیں مرغن۔ میرا نام مرغن ہے جناب۔ اب آپ میرے نام کا مطلب مرغ مرغن نہ سمجھ لینا کہ آپ کو بھوک لگنا شروع ہو جائے اور آپ......" عمران نے کہا تو کرنل اسکارٹلے اسے گھور کر رہ گیا۔ عمران نے پاکیشیا کی مقامی زبان میں بات کی تھی اور وہ بھلا یہ زبان کہاں سمجھ سکتا تھا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے اور یہ تم نے کس زبان میں بات کی ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی ہی زبان میں بات کی ہے جناب۔ یہ دیکھیں میرے منہ میں میری ہی زبان ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی منہ کھول کر اپنی زبان باہر نکال لی۔ اسے زبان نکالتے دیکھ کر کرنل اسکارٹلے کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"ان سب کو باہر لاؤ"...... کرنل اسکارٹلے نے اپنے مسلح ساتھیوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر تیزی سے خیمے سے باہر نکل گیا۔ البرٹ بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"اپنے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھو۔ فوراً"...... ایک مشین گن بردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر بھائی۔ شکر ہے کہ تم نے یہ نہیں کہہ دیا کہ ہم اپنا سر اتار کر تمہارے ہاتھوں پر رکھ دیں"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے۔ اسے ایسا کرتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی ہاتھ سروں پر رکھ لئے۔

"اب قطار بناؤ اور باہر چلو"...... اسی آدمی نے کرختگی سے کہا۔

"چلو بھائیو"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور وہ سب ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ عمران کے کہنے پر جولیا اور صالحہ آگے آ گئی تھیں۔

"تم دونوں عورتیں پہلے باہر جاؤ۔ مارٹن، شیرل تم دونوں انہیں لے کر چلو"...... اس آدمی نے پہلے جولیا اور صالحہ سے اور پھر اپنے دو آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو دو آدمی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مشین گنیں جولیا اور صالحہ پر تان لیں اور انہیں لے کر باہر چلے گئے۔

"اب تم سب ایک ایک کر کے باہر نکلو"...... اس آدمی نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کے سینے پر لگا ہوا بیج غور سے دیکھا۔ بیج پر کیپٹن کراسٹ لکھا ہوا تھا۔

"یس کیپٹن کراسٹ"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہوا"...... کیپٹن کراسٹ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارا نام تو نہیں لیا۔ میں نے تو تمہارے سینے پر لگے ہوئے بیج پر لکھا ہوا نام پڑھا ہے"...... عمران نے معصومیت سے کہا تو کیپٹن کراسٹ اپنے نام کا سینے پر لگا ہوا بیج دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب چلو"...... اس نے کرخت لہجے میں کہا تو وہ سب ایک قطار کی شکل میں خیمے سے نکلتے چلے گئے۔ باہر کئی مسلح افراد موجود تھے۔ ان سب کو مسلح افراد کے سامنے قطار میں کھڑا کر دیا گیا۔ کرنل اسکارٹلے ان کے سامنے سے گزرتا ہوا غور سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"کیپٹن کراسٹ"...... کرنل اسکارٹلے نے کیپٹن کراسٹ کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن کراسٹ نے فوراً اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"ان کے خیمے میں ان کا جو بھی سامان ہے وہ سب باہر لاؤ"۔ کرنل اسکارٹلے نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن کراسٹ نے کہا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا ہوا ان کے خیمے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم میں سے گروپ کا لیڈر کون ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے ان سب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ لیڈر تو سیاست دانوں میں ہوتے ہیں۔ ہم تو بہت معمولی سے انسان ہیں جن کا سیاست سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو کرنل اسکارٹلے اس کے قریب آیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"جس طرح تم باتیں بنا رہے ہو اس سے لگتا ہے کہ تم ہی ان کے گروپ لیڈر ہو"...... کرنل اسکارٹلے نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں لیڈر نہیں ہوں۔ مجھے تو لیڈری کی اے بی سی ڈی بھی نہیں آتی"...... عمران نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ۔ تم کہاں سے آئے ہو"...... کرنل اسکارٹلے نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

"آسمان سے"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل اسکارٹلے اسے گھور کر رہ گیا۔

"لگتا ہے تمہارے دماغ کا سکرو ڈھیلا ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے منہ بنا کر کہا۔

"پھر سے ہو گیا ہو گا میں آتے ہوئے اپنے تمام سکروز کس کر آیا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل اسکارٹلے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سر جھٹک کر آگے بڑھا اور جولیا کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... کرنل اسکارٹلے نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس کا نام چن چن چینا ہے جناب"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل اسکارٹلے غرا کر رہ گیا۔

"خاموش رہو۔ اب اگر یہ بولے تو اسے گولی سے اڑا دینا"۔ کرنل اسکارٹلے نے پہلے عمران سے اور پھر اس کے سامنے کھڑے ایک مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے یوں منہ بند کر لیا جیسے اب وہ واقعی نہ بولے گا۔

"نام بتاؤ"...... کرنل اسکارٹلے نے ایک بار پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام لی سا ہے"...... جولیا نے کہا۔ کاغذات کے مطابق اس کا یہی نام تھا۔ اسی لمحے کیپٹن کراسٹ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے خیمے سے ان کا سارا سامان نکال کر باہر لے آیا۔

"اور تمہارا"...... کرنل اسکارٹلے نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو جولیا کے ساتھ کھڑی تھی۔

"ایلیا"...... صالحہ نے کہا۔

"کیا تم سب ساتھی ہو"...... کرنل اسکارٹلے نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ہم سب ساتھ ہیں تو ساتھی ہی ہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کہاں سے آئے ہو تم سب"...... کرنل اسکارٹلے نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"فلاڈلفیا سے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کیا کرتے ہو وہاں"...... کرنل اسکارٹلے درشت لہجے میں پوچھا۔

"ہم سب انجینئرنگ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"سٹوڈنٹس ہو تو یہاں کیا کرنے آئے ہو"...... کرنل اسکار ٹلے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان دنوں یونیورسٹی میں تعطیلات ہیں اس لئے ہم سب دوست سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"دوست۔ تو تم سب آپس میں دوست ہو"...... کرنل اسکار ٹلے نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں دوست ہونا جرم ہے"...... صالحہ نے ہونٹ سکوڑ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ دوست ہونا تو جرم نہیں ہے لیکن......" کرنل اسکار ٹلے نے کہا۔

"لیکن کیا"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ کہ تم اس صحرا کے راستے کہاں جا رہے ہو"...... کرنل اسکار ٹلے نے سر جھٹک کر کہا۔

"یہ قافلہ ہوشیو جا رہا ہے تو ظاہر ہے ہم نے بھی وہیں جانا ہے پکنک منانے کے لئے ہم اس خوفناک صحرا میں تو جانے سے رہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہوشیو کس لئے جا رہے ہو"...... کرنل اسکار ٹلے نے پولیس والوں کی طرح مسلسل جرح کرنے والے انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ

بدستور سرد اور کرخت تھا۔

"میری ساتھی نے بتایا تو ہے کہ ہم چھٹیاں گزارنے کے لئے سیر و تفریح کرنے آئے ہیں۔ ہوشیو کے بارے میں سنا ہے کہ یہ خوبصورت جھیلوں کا شہر ہے۔ پیاٹ میں پھولوں کے باغات تھے جو ہم نے دیکھ لئے ہیں اور اب ہم جھیلوں کا شہر دیکھنے جا رہے ہیں اگر آپ کو اعتراض ہے تو بتا دیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے کہ تم سیر و تفریح کرنے کے لئے ہوشیو جا رہے ہو۔ پیاٹ اور ہوشیو پھولوں کے باغات اور جھیلوں کی وجہ سے ہی مشہور ہے اور یہاں دن رات سیاحوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے"...... کرنل اسکار ٹلے نے کہا۔

"تو پھر ہم سے یہ ساری پوچھ گچھ کیوں کی جا رہی ہے"۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ ہوشیو میں عسکریت پسندی کے لئے جا رہے ہیں تاکہ وہاں کا امن و امان تباہ کر سکیں اور وہ لوگ اسی قافلے میں شامل ہیں"...... کرنل اسکار ٹلے نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ وہ ہم لوگ ہیں"...... صالحہ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... کرنل اسکار ٹلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اس قافلے میں موجود تمام افراد کا تعلق یا تو بیاث سے ہے یا پھر ہوشیو سے۔ کچھ لوگ ہیں جو بیاث کے ساتھ والے قصبے جیراث سے آئے ہیں۔ ان میں صرف تمہارا گروپ ہی ایسا ہے جو فلاڈلفیا سے آیا ہے''...... کرنل اسکارٹلے نے کہا۔

''ہمارے پاس کاغذات ہیں۔ آپ چاہیں تو کاغذات چیک کر سکتے ہیں اور تصدیق کے لئے یونیورسٹی فون بھی کر سکتے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''یہ سب تو ہم کریں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں تم سے اسلحہ بھی برآمد کرنا ہے جو تم اپنے ساتھ لائے ہو''...... کرنل اسکارٹلے نے کہا۔ اس کی نظریں جولیا اور صالحہ پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اسلحے کے انکشاف پر ان کے چہروں پر ظاہر ہونے والے ردعمل کو دیکھنا چاہتا ہو لیکن جولیا اور صالحہ کے چہروں کے تاثرات میں کوئی فرق نہ آیا۔

''اسلحہ اور ہمارے پاس۔ ہم سٹوڈنٹس ہیں شر پسند عناصر نہیں''۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''ابھی پتہ چل جائے گا۔ کیپٹن کراسٹ''...... کرنل اسکارٹلے نے پہلے اس سے اور پھر اپنے ساتھی کیپٹن کراسٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... کیپٹن کراسٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان کے خیمے کی تلاشی لی''...... کرنل اسکارٹلے نے پوچھا۔

''یس سر۔ ہم نے سارا خیمہ چھان مارا ہے۔ اندر کچھ نہیں ہے''...... کیپٹن کراسٹ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''ان کا سامان کھولو اور ایک ایک چیز چیک کرو''...... کرنل اسکارٹلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... کیپٹن کراسٹ نے جواب دیا اور پھر وہ ان کا خیمے سے لایا ہوا سامان چیک کرنے لگا۔ اس نے ان کے سارے تھیلے کھول لئے تھے۔ تھیلے میں ان کی ضرورت کا سامان تھا۔

''سامان میں اسلحہ نہیں ہے جناب''...... کیپٹن کراسٹ نے ان کے سامان کی تلاشی لینے کے بعد کہا تو کرنل اسکارٹلے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر اسلحہ ان کے پاس نہیں ہے تو پھر کس کے پاس ہے''...... کرنل اسکارٹلے نے درشت لہجے میں کہا۔

''ضروری تو نہیں ہے کہ وہ ہم ہوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''یہاں موجود باقی تمام افراد سے البرٹ مطمئن ہے۔ سب اس کے جانے پہچانے ہیں اس لئے ان میں سے کسی کے پاس اسلحہ نہیں ہو سکتا سوائے تمہارے''...... کرنل اسکارٹلے نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ جولیا نے غصے میں کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے آئی کوڈ میں اسے منع کر دیا۔

''تو پھر ہمارے پاس بھی کچھ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو

کرنل اسکار ٹے اسے گھور کر رہ گیا۔

"تم سب نے یقیناً اسلحہ کسی خاص جگہ چھپایا ہو گا تاکہ روانگی کے وقت اسے نکال کر لے جا سکو۔ بولو کہاں چھپایا ہے اسلحہ۔ بولو۔ ورنہ......" کرنل اسکار ٹے نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب ہمارے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز ہی نہیں تو ہم نے اسے کہاں چھپانا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تم سب کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اسلحہ نکال کر ہمارے حوالے کر دو ورنہ ہم خصوصی سائنسی آلات کی مدد سے خود اسلحہ برآمد کر لیں گے لیکن اس صورت میں تم میں سے کوئی زندہ نہیں بچ سکے گا"...... کیپٹن کراسٹ نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ ہم بے گناہ ہیں اس کے باوجود تم ہمیں ہلاک کر دو گے یہ کہاں کا قانون ہے"...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم اپنا قانون خود بناتے ہیں۔ سمجھے تم"...... کرنل اسکار ٹے نے غرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ اگر تم قانون شکنی کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں مان لیتا ہوں کہ اسلحہ ہمارے پاس ہی ہے اور ہم نے ہی اسے چھپایا ہے۔ اب بولو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف کرنل اسکار ٹے خود بلکہ اس کے اپنے ساتھی بھی

چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تم اپنے ساتھ اسلحہ لائے ہو"...... کرنل اسکار ٹے نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا اسلحہ جسے دیکھ کر تمہاری روح فنا ہو جائے گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کی اس بات نے وہاں موجود مسلح افراد میں جیسے ہلچل سی پیدا کر دی۔ دوسرے لمحے کیپٹن کراسٹ کے اشارے پر مسلح افراد تیزی سے حرکت میں آئے اور انہوں نے مشین گنیں ان کے کمروں سے لگا دیں۔

"کہاں ہے اسلحہ۔ بولو۔ اور کیا کیا لائے ہو تم اپنے ساتھ"۔ کیپٹن کراسٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ سب کچھ جس سے پورا شہر تباہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو روفن۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے"۔ جولیا نے عمران کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا دماغ ٹھیک ہے لیکن لگتا ہے کرنل اسکار ٹے اور کیپٹن کراسٹ کے دماغ ضرور خراب ہو گئے ہیں جو یہ ہم سے اس انداز میں پیش آ رہے ہیں"...... عمران نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو"...... کرنل اسکار ٹے نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں بکواس نہیں کر رہا۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ تم مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے اس طرح بات کر سکو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تمہارا لہجہ کیوں بدل گیا ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"لہجہ بدلنے پر تم نے ہی مجھے مجبور کیا ہے کرنل اسکارٹلے۔ میں اپنے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن اب مجھے تمہیں بتانا ہی پڑے گا کہ میں کون ہوں۔ ادھر آؤ میرے سامنے"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ سن کر کرنل اسکارٹلے کا رنگ بدل گیا تھا اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کے قدم عمران کی طرف یوں اٹھنے لگے جیسے عمران نے اسے ہپناٹائزڈ کر دیا ہو اور وہ بے اختیار اس کی طرف کھنچا چلا جا رہا ہو۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کون ہو تم اور تمہیں میرے سامنے اس انداز میں بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے عمران کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ عمران نے اپنے دائیں ہاتھ کی آستین ہٹا کر کلائی اچانک اس کے سامنے کر دی۔ کرنل اسکارٹلے نے عمران کی کلائی دیکھی تو وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے انتہائی زہریلے بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ وہ نہ صرف اچھلا تھا بلکہ بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے

اس کا ہاتھ اپنی پیشانی کی طرف بڑھا اور اس نے فوجی انداز میں ایڑی مار کر عمران کو سیلوٹ کر دیا۔ اسے اس طرح بوکھلا کر پیچھے ہٹنے اور عمران کو سیلوٹ کرتے دیکھ کر عمران کے ساتھیوں سمیت وہاں موجود تمام افراد حیران رہ گئے تھے۔ دوسرے لمحے کیپٹن کراسٹ اور مسلح افراد نے بھی کرنل اسکارٹلے کی تقلید کرتے ہوئے عمران کو سیلوٹ کرنا شروع کر دیئے۔

"بب بب۔ بلیو کراس۔ آپ۔ آپ کا تعلق بلیو کراس سے ہے"...... کرنل اسکارٹلے نے عمران کی طرف دیکھ کر انتہائی خوف بھرے لہجے اور ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا رنگ یکلخت ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے عمران کی کلائی دیکھی تو انہیں عمران کی کلائی پر نیلے رنگ کا ایک کراس بنا ہوا دکھائی دیا۔ اس کراس کے پاس بی سی لکھا ہوا تھا جس کا مطلب ظاہر ہے بلیو کراس ہی ہو سکتا تھا۔

"ہاں۔ میں بلیو کراس سے تعلق رکھتا ہوں اور میں بلیو کراس کا چیف ہوں کرنل کارسل۔ سمجھے تم"...... عمران نے غرا کر کہا تو کرنل اسکارٹلے خوف بھرے انداز میں مزید چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ کیپٹن کراسٹ اور اس کے ساتھی بھی کرنل کارسل کا نام سن کر بوکھلا گئے تھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے لگائی ہوئیں مشین گنیں پیچھے ہٹا لی تھیں اور کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔

"ول لل۔ لیکن آپ یہاں۔ اور۔ اور وہ اسلحہ"...... کرنل اسکارٹلے نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کرنل اسکارٹلے۔ بلیو کراس ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے جو سوائے پریذیڈنٹ کے کسی کو جواب دہ نہیں ہے اور بلیو کراس ایجنسی اسلحہ کی ترسیل کرتی ہے اس لئے تمہیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے پاس کون سا اسلحہ ہے اور ہم یہ اسلحہ لے کر کہاں جا رہے ہیں اس کے لئے ہم تمہیں جواب دینے کے پابند نہیں ہیں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ابھی اور اسی وقت واپس چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ یہ سب بھی ہمارے عتاب کا شکار بن جائیں گے"...... عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس سر۔ میں ابھی انہیں اپنے ساتھ واپس لے جاتا ہوں اور میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ میری وجہ سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اتنی تکلیف اٹھانی پڑی"...... کرنل اسکارٹلے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اب جاؤ۔ اگر میں نے تمہیں تکلیف دی تو وہ تم سے برداشت نہ ہو گی"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو کرنل اسکارٹلے نے ایک بار پھر اسے سیلوٹ کیا۔ اسے سیلوٹ کرتے دیکھ کر کیپٹن کراسٹ سمیت وہاں موجود تمام افراد کی ایڑیاں بج اٹھیں اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کچھ ہی دیر میں وہاں آنے والی تمام گاڑیاں مسلح افراد کو لے کر واپس دوڑی چلی جا رہی تھیں۔

"میں بھی آپ سے معذرت چاہتا ہوں جناب کہ میں نے آپ پر شک کیا اور آپ کے بارے میں میجر اسکارٹ کو بتایا"۔ البرٹ نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر سہمے سہمے سے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اپنے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے خیمے کی طرف بڑھنے لگے۔

ای کنگ کے حکم سے ڈریک اپنے پچاس مسلح ساتھیوں سمیت تیزی سے جنگل میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گھنا جنگل شروع ہونے کے بعد جب جیپوں پر ان کے لئے آگے بڑھنا ناممکن ہو گیا تو انہوں نے جیپیں وہیں چھوڑ دی تھیں اور وہ پیدل ہی تیزی سے اس طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں انہیں شکاریوں کی موجودگی کا بتایا گیا تھا۔

ای ہیڈ کوارٹر کے سرچنگ سنٹر کا انچارج گرین مسلسل اس سے رابطے میں تھا اور انہیں شکاریوں کی لوکیشن کے بارے میں بتا رہا تھا۔ وہ ان شکاریوں کے بہت نزدیک پہنچ چکے تھے۔ ڈریک کے پاس ایک ہیومن سرچنگ مشین تھی جس نے شکاریوں کا کاشن بھی دینا شروع کر دیا تھا لیکن پھر اچانک وہ سب اس کی سرچنگ مشین سے غائب ہو گئے۔ انہیں غائب ہوتے دیکھ کر ڈریک نے ایک بار پھر گرین سے رابطہ کیا۔ گرین نے انہیں سیلائٹ سے چیک کیا اور

پھر انہیں بتایا کہ وہ سب زون ون سے ہٹ کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد گرین نے اسے بتایا کہ وہ گرم دلدل کے قریب پہنچ چکے ہیں تو ڈریک اپنے ساتھیوں کو لے کر گرم دلدل کی طرف بڑھنے لگا۔

''سرچنگ سنٹر سے گرین نے مجھے ان کی آخری لوکیشن گرم دلدل بتائی تھی۔ وہ وہیں ہوں گے اس لئے تیزی سے آگے بڑھو۔ ہمیں ان سب کو ہر حال میں ہلاک کرنا ہے''...... ڈریک نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد درختوں کا ایک جھنڈ آتے ہی ڈریک نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔

''بس رک جاؤ۔ درختوں کے اس جھنڈ کے پیچھے وہ گرم دلدل ہے جہاں وہ سب موجود ہیں۔ ہم اگر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر آگے بڑھے تو وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے اس لئے ہم اب آگے جانے کی بجائے یہیں سے ان پر میزائل فائر کریں گے تاکہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو اور موت ان پر اچانک تیزی سے جھپٹ پڑے''...... ڈریک نے کہا۔

''یس باس''...... ان میں سے ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا جو ڈریک کا نمبر ٹو تھا اور اس کا نام رک تھا۔

''ہم ان پر فائر پلس میزائل فائر کریں گے۔ فائر پلس میزائل خوفناک آگ پیدا کرتا ہے۔ میزائل جہاں بھی گر کر بلاسٹ ہو گا

وہاں تباہی پھیلانے کے ساتھ پچاس میٹر کے دائرے میں آگ کا
ایسا طوفان پھیلائے گا جس کی زد میں آنے والی ہر چیز جل کر راکھ
بن جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ جو افراد گرم دلدل کے پاس ہیں
ان کے لئے یہی دو میزائل کافی ثابت ہوں گے اور ان کی لاشیں
بھی جل کر راکھ بن جائیں گی''...... ڈریک نے کہا۔

''یس باس''...... رک نے کہا۔

''تو پھر تیار کرو میزائل اور ایک ساتھ دو میزائل فائر کر دو''۔
ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر اپنے
ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے دو
میزائل لانچر تیار کئے اور ان میں میزائل لوڈ کر لئے۔

''فائر''...... ڈریک نے کہا تو دو افراد نے لانچروں کے رخ
درختوں کے جھنڈ کے اوپر کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیئے۔ میزائل
لانچروں کو زور دار جھٹکے لگے۔ دوسرے لمحے دو لمبوترے میزائل،
لانچروں سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے درختوں کے اوپر سے
ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے
ہوں گے کہ انہیں یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے سنائی دیئے
اور ساتھ ہی انہوں نے درختوں کے جھنڈ کی دوسری طرف آگ کا
طوفان سا پھیلتے دیکھا۔

''ویل ڈن۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ آگ کے اس طوفان سے
وہ سب کیسے بچتے ہیں۔ یہ خوفناک آگ ان کی ہڈیاں بھی جلا کر

راکھ بنا دے گی''...... آگ کا طوفان بلند ہوتے دیکھ کر ڈریک نے
انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

''کہیں یہ آگ پھیل کر درختوں کے اس جھنڈ کو بھی اپنی لپیٹ
میں نہ لے لے''...... رک نے ڈریک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پرواہ نہ کرو۔ ہم اپنے ساتھ اینٹی فائر گیس بھی لائے ہیں۔
آگ اگر پھیلی تو ہم ہر طرف اینٹی فائر گیس فائر کر دیں گے۔ اینٹی
فائر گیس کے پھیلتے ہی ہوا میں موجود آکسیجن ختم ہو جائے گی اور
آکسیجن ختم ہوتے ہی آگ بجھ جائے گی''...... ڈریک نے کہا تو
رک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ درختوں کے درمیان سے دوسری
طرف بھڑکتی ہوئی خوفناک آگ انہیں صاف دکھائی دے رہی تھی۔
ہر طرف شعلے بھڑک رہے تھے۔ آگ کے ان شعلوں نے پھیل کر
درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ کسی بھی لمحے
جھنڈ آگ میں گھر سکتا تھا۔

''ہاں، اب تک ان سب کی لاشیں جل کر راکھ بن چکی ہوں
گی۔ آگ پھیل کر آگے بڑھ رہی ہے۔ آپ کہیں تو ہم آگے جا
کر اینٹی فائر بالز پھینکنا شروع کر دیں''...... رک نے ڈریک سے
مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن بالز پھینکنے سے پہلے سب کو سانس روکنے پڑیں گے
کیونکہ یہاں تیزی سے آکسیجن ختم ہو گی اور آکسیجن کے ختم ہونے
کی وجہ سے ہی آگ بجھے گی۔ تین منٹوں تک کوئی سانس نہیں لے

سکے گا۔ جو تین منٹ سے زیادہ وقت کے لئے سانس روک سکتے ہیں صرف انہیں ہی آگے لے جاؤ باقی سب کو کہو کہ یہاں سے سو میٹر پیچھے ہٹ جائیں تاکہ وہ دم گھٹنے سے محفوظ رہ سکیں"۔ ڈریک نے کہا۔

"یس باس"...... رک نے کہا اور پھر وہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس نے دس ساتھیوں کو ساتھ لیا اور تیزی سے جھنڈ میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو پھیل کر آگے جانے کا کہا تھا۔ درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچتے ہی وہ یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے کہ آگ ان کی توقع سے کہیں زیادہ خطرناک اور تیز تھی جو زمین پر موجود جھاڑیوں کی وجہ سے تیزی سے پھیل رہی تھی۔ دور نزدیک بہت سے درخت آگ کی زد میں آ کر دھڑا دھڑ جل رہے تھے۔

"ہمیں زیادہ تعداد میں بالز پھینکنے ہوں گے ورنہ ہم آگ پر قابو نہیں پا سکیں گے"...... رک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے کاندھے پر تھیلا لٹکا رکھا تھا۔ اس نے تھیلے سے شیشے کی ایک گیند نکالی اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اسے پوری قوت سے سامنے بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف پھینک دیا۔ اس سے پہلے کہ گیند بلاسٹ ہوتی اس نے ایک اور ایسی ہی گیند نکال کر آگ میں پھینک دی پھر وہ رکے بغیر بیگ سے گیندیں نکال نکال کر آگ میں پھینکنے لگا۔ گیند ہلکے سے دھماکے سے بلاسٹ ہوتی اور اس سے

جیسے ہی گیس خارج ہوتی ارد گرد کئی میٹر کے دائرے میں آگ بجھنا شروع ہو جاتی۔ اس کے ساتھی بھی اینٹی فائر بالز پھینک رہے تھے جس سے وہاں لگی ہوئی آگ واقعی ایسے بجھتی جا رہی تھی جیسے فائر ٹینڈر نے پانی کی فاسٹ اور بڑی بڑی دھاریں برسا دی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔ اینٹی فائر بالز تیزی سے ماحول سے آکسیجن سلب کر لیتی تھیں جس کے باعث آگ بھڑکنا تو کیا سلگنا بھی ختم کر دیتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اب وہاں ایک معمولی سی چنگاری بھی سلگتی ہوئی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"تھینک گاڈ کہ اینٹی فائر بالز نے کام کر دکھایا ہے ورنہ آگ سارے جنگل میں پھیل جاتی"...... رک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ڈریک اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر اس کے قریب پہنچ گیا۔

"بجھ گئی آگ"...... ڈریک نے پوچھا۔

"یس باس"...... رک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب ان کی جلی ہوئی لاشیں دیکھ لیں تاکہ ای کنگ کو یقین دلا سکیں کہ ہم نے ان سب کو نہ صرف ہلاک کر دیا ہے بلکہ ان کی لاشیں بھی جلا کر بھسم کر دی ہیں"...... ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب جھنڈ سے نکل کر تیزی سے دلدل کی طرف بڑھے۔ دلدل کے گرد زمین صاف تھی۔ جبکہ باقی ہر جگہ جھاڑیاں تھیں جو آگ میں جل کر بھسم ہو چکی تھیں۔

ان کی لاشیں یہاں دلدل کے قریب ہونی چاہئیں تھیں لیکن یہاں تو ایسا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ یہاں کوئی انسان جل کر راکھ بنا ہو"...... ڈریک نے چاروں طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں جھاڑیاں جلی ہوئی ہیں وہاں بھی کسی انسان کی جلی ہوئی لاش نظر نہیں آ رہی ہے"...... رک نے کہا۔

"ارد گرد کا سارا علاقہ چیک کرو۔ فوراً"...... ڈریک نے سخت لہجے میں کہا تو رک تیزی سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پھیل گیا اور پھر وہ وہاں جلی ہوئی لاشیں تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن وہاں انسان تو کیا کسی چھوٹے سے جانور کی جلی ہوئی لاش بھی موجود نہ تھی۔

"تو باس۔ لگتا ہے ہمارے میزائل برسانے سے پہلے ہی وہ لوگ یہاں سے نکل گئے تھے۔ یہاں کسی ایک کی بھی لاش نہیں ہے"...... رک نے کہا تو ڈریک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ گرین نے تو کہا تھا کہ وہ سب یہاں ہیں۔ اگر وہ آگے گئے ہوتے تو گرین مجھے بتا دیتا"...... ڈریک نے کہا۔

"آپ گرین سے ایک بار پھر رابطہ کریں۔ اگر وہ انہیں اب بھی مانیٹر کر رہا ہے تو وہ آپ کو ان کی نئی لوکیشن کا ضرور بتا دے گا"...... رک نے مشورہ دیتے ہوئے کہا تو ڈریک نے اثبات میں

سر ہلا کر جیب سے جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے گرین سے رابطہ ملانے لگا۔ جلد ہی گرین سے رابطہ ہو گیا۔

"گرین۔ تم نے ان افراد کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ لوگ گرم دلدل کے پاس موجود ہیں۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ ای کنگ نے مجھے ایک ضروری کام کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں اس کام میں مصروف ہو گیا تھا اس لئے میں انہیں مسلسل مانیٹر نہ کر سکا تھا لیکن میں نے ان کی آخری لوکیشن گرم دلدل کے پاس چیک کی تھی۔ وہ وہاں رکے ہوئے تھے۔ کیوں کیا وہ تمہیں وہاں نہیں ملے۔ اوور"...... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے گرم دلدل کے پاس دو فائر میزائل برسائے تھے۔ ان میزائلوں سے لگنے والی آگ تیزی سے پھیلتی ہے اور اس آگ کی زد میں آنے والی ہر چیز لمحوں میں بھسم ہو جاتی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ان میزائلوں سے لگنے والی آگ کی زد میں آ کر گرم دلدل کے پاس موجود تمام افراد جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ ہم نے اینٹی فائر بالز سے یہاں لگی ہوئی آگ بجھائی اور جب ہم یہاں پہنچے تو ہمیں یہاں کسی ایک انسان کی بھی جلی ہوئی لاش نہیں ملی ہے۔ چلو مان لیا کہ ان کی لاشیں جل کر راکھ بن گئی ہوں گی لیکن جلی ہوئی راکھ دیکھ کر یہ اندازہ تو لگایا جا سکتا ہے کہ کسی انسان کی لاش جلی ہے یا کسی جانور کی لیکن یہاں انسان تو کیا کسی جانور کی بھی جلی

ہوئی لاش کا کوئی نشان نہیں ہے۔ اوور''...... ڈریک نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں دلدل کے قریب ہی دیکھا تھا۔ خیر تم رکو۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر وہ زندہ ہیں تو میں تمہیں ان کی لوکیشن بتا دوں گا۔ اوور''...... گرین نے جواب دیا۔

''جلدی کرو۔ اگر وہ یہاں سے نکل بھی گئے ہیں تو زیادہ دور نہ گئے ہوں گے۔ تم ہمیں اس سمت کا ہی بتا دو کہ وہ کس طرف گئے ہیں تو ہم فوراً ان کے پیچھے روانہ ہو جائیں گے اور جلد ہی ان تک پہنچ جائیں گے۔ اوور''...... ڈریک نے کہا۔

''ایک منٹ۔ اوور''...... گرین نے کہا اور پھر خاموشی چھا گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد گرین کی آواز سنائی دی۔

''ڈریک۔ اوور''...... گرین نے ڈریک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ بولو۔ اوور''...... ڈریک نے کہا۔

''جنگل میں ان کا کوئی کاشن نہیں مل رہا ہے۔ اوور''...... گرین نے کہا۔

''کاشن نہیں مل رہا ہے۔ کیا مطلب''...... ڈریک نے چونک کر کہا۔ اس کے پاس کھڑا ارک بھی چونک پڑا۔

''میری کمپیوٹرائزڈ مشین میں ان کی آخری لوکیشن گرم دلدل والی جگہ ہی درج ہے۔ وہ اس کے بعد آگے کہیں نہیں گئے ہیں اور اب ان کا کوئی کاشن نہیں مل رہا ہے اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے

ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ یہاں جنگل سے نکل گئے ہیں اور دوسرا یہ کہ واقعی وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں جل کر بھسم ہو چکی ہیں کیونکہ مشین ایسے جانداروں کو ہی مارک نہیں کرتی جو یا تو جنگل سے نکل چکے ہوں یا پھر ہلاک ہو چکے ہوں۔ اوور''...... گرین نے جواب دیا۔

''اتنی جلدی جنگل سے نکلنا ناممکن ہے اور اگر وہ جل کر ہلاک ہو گئے ہیں تو پھر ہمیں ان کی جلی ہوئی لاشیں کیوں نہیں مل رہی ہیں۔ اوور''...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ میں تو وہی بتا سکتا ہوں جو مجھے کمپیوٹرائزڈ مشین بتاتی ہے۔ اوور''...... گرین نے جواب دیا۔

''کیا تم کنفرم ہو کہ واقعی وہ لوگ اب اس جنگل میں موجود نہیں ہے۔ اوور''...... ڈریک نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ مانیٹر آن ہے اور اس پر ایسا کوئی کاشن نہیں ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں کے علاوہ بھی کوئی انسان جنگل میں موجود ہے۔ اوور''...... گرین نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ بہرحال تم کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہی ہو گا۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اوور''...... ڈریک نے کہا۔

''تمہیں اس معاملے میں زیادہ سر کھپانے کی ضرورت نہیں ہے ڈریک۔ تم نے اپنا کام کر دیا ہے اور کمپیوٹرائزڈ مشین کے مطابق وہ

لوگ جنگل میں نہیں ہیں۔ وہ جنگل سے باہر جا چکے ہیں یا ہلاک ہو چکے ہیں ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ میں مانیٹر مشین آن رکھتا ہوں۔ اگر وہ دوبارہ جنگل میں آئے تو مجھے پھر سے ان کا کاشن ملنا شروع ہو جائے گا اور میں تمہیں فوراً کال کر کے بتا دوں گا۔ تب تک تم اپنے ٹھکانے پر واپس جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ اوور"۔ گرین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایک بار تسلی کے لئے اردگرد کا راؤنڈ لگا لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی لاشیں آگے کہیں پڑی مل جائیں۔ اگر ان کا کاشن مل جائے تو مجھے ضرور بتا دینا۔ اوور"...... ڈریک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... گرین نے کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو ڈریک نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"حیرت ہے۔ اگر وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر ان کی لاشیں کہاں غائب ہو گئی ہیں"...... اسے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھتے دیکھ کر رک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کی لاشوں کی راکھ ہوا میں اڑ گئی ہو"۔ ڈریک نے سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں ہوا تو نہ ہونے کے برابر ہے"...... رک نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ جب گرین نے کہہ دیا ہے کہ ان لوگوں کا اسے کوئی کاشن نہیں مل رہا ہے تو پھر ہمیں اس معاملے میں خواہ مخواہ سر

کھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم جاؤ اور ایک بار پھر اردگرد کے علاقے کا راؤنڈ لگا لو۔ ان میں سے ہمیں کسی ایک کی بھی لاش مل گئی تو ہمیں اطمینان ہو جائے گا"...... ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاشیں تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا۔

فون کی گھنٹی بجی ابھی تو ڈی کنگ نے یوں جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے وہ اسی فون کی گھنٹی کے بجنے کا منتظر تھا۔ گھنٹی سرخ رنگ کے فون کی بجی تھی۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں"...... ڈی کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیرل بول رہا ہوں ڈی کنگ"...... دوسری طرف سے جیرل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"مورگن کی کال آئی تھی ڈی کنگ۔ وہ خود اپنے دس مسلح آدمیوں کے ساتھ قافلے میں پہنچ گیا ہے"...... جیرل نے کہا۔

"وہاں ہارڈ ایجنسی بھی پہنچی ہوئی تھی نانسنس۔ کرنل اسکارٹلے وہاں جس کام کے لئے گیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔ نانسنس"...... ڈی کنگ نے گرج دار لہجے میں کہا۔

"وہاں ایک حیرت انگیز کام ہوا ہے ڈی کنگ"...... جیرل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ ڈی کنگ کو کیسے بتائے۔

"حیرت انگیز کام۔ کون سا حیرت انگیز کام۔ کیا ہوا ہے۔ بولو"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"کرنل اسکارٹلے نے بارہ افراد کے ایک گروپ کو خیمے سے باہر نکلوا کر ایک قطار میں کھڑا کرا دیا تھا اور ان کا خیمے میں موجود سارا سامان خیمے سے باہر نکال لیا تھا۔ ان کے سامان کی تلاشی لی گئی لیکن ان کے سامان سے اسلحہ نہ نکلا تھا۔ اس دوران عمران کی کرنل اسکارٹلے سے تلخ کلامی بھی ہوئی تھی۔ کرنل اسکارٹلے نے ان سب کو گولیاں مارنے کا حکم دیا لیکن پھر اچانک عمران نے کرنل اسکارٹلے کو اپنی کلائی پر بنا ہوا نیلے رنگ کا ایک کراس دکھایا۔ اس کراس کو دیکھتے ہی کرنل اسکارٹلے یوں اچھلا تھا جیسے اس کے پیروں پر کسی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا ہو۔ بلیو کراس دیکھ کر نہ صرف وہ پریشان ہو گیا بلکہ اس نے عمران کو باقاعدہ سیلوٹ بھی کر ڈالا۔ اس کے دیکھا دیکھی باقی سب نے بھی عمران کو یوں سیلوٹ کرنا شروع کر دیا جیسے عمران ان کے لئے مقدم ہستی ہو۔ پھر عمران کے حکم پر کرنل اسکارٹلے اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے یوں بھاگ گیا جیسے ایک لمحے کے لئے بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی"...... جیرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ بلیو کراس میں ایسا کیا تھا جسے دیکھ کر کرنل اسکارلٹ خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ نکلا تھا"...... ڈی کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیو کراس، ایکریمیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے ڈی کنگ۔ یہ ایجنسی سوائے ایکریمین پریذیڈنٹ کے کسی کو جواب دہ نہیں ہے اور اس ایجنسی کو ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اس ایجنسی کا چیف کرنل کارسل ہے اور عمران نے کرنل اسکارلٹ کو یہی بتایا تھا کہ اس کا تعلق بلیو کراس ایجنسی سے ہے اور وہ کرنل کارسل ہے۔ بلیو کراس ایجنسی اور کرنل کارسل کا نام سن کر کرنل اسکارلٹ کی حالت غیر ہونا فطری سی بات تھی اس لئے وہ عمران کو سیلوٹ کر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا"...... جیرل نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو عمران نے اسے احمق بنایا ہے"...... ڈی کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ عمران نے اس سے کہا تھا کہ بلیو کراس ایجنسی کے کرنل کارسل کو اختیار ہے کہ وہ جہاں جتنا اسلحہ چاہے لے جا سکتا ہے۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے مل کر کرنل اسکارلٹ کے آنے کا سن کر اسلحہ فوراً خیمے کی زمین کی ریت میں چھپا دیا تھا۔ کرنل اسکارلٹ نے جب سامنے آ کر خیمہ چیک کرنے کا کہا تو عمران نے اس طریقے سے اسے خوفزدہ کر دیا تھا

اور کرنل اسکارلٹ اس کی عیاری کے جال میں پھنس گیا تھا"...... جیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران واقعی ذہین انسان ہے۔ اس سے ساری دنیا یونہی خوفزدہ نہیں رہتی۔ بہرحال مورگن اگر دس ساتھیوں سمیت قافلے میں پہنچ گیا ہے تو اسے میری طرف سے احکامات جاری کر دو کہ وہ موقع ملتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دے اور انہیں ہلاک کر کے اسی صحرا میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دے۔ وائٹ ڈیزرٹ کو ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا مدفن بننا چاہئے"۔ ڈی کنگ نے کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ میں مورگن سے رابطہ کر کے ابھی اسے آپ کے حکم سے مطلع کر دیتا ہوں"...... جیرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈی کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی تشویش اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران تو واقعی انتہائی شاطر انسان ہے۔ اس نے کرنل اسکارلٹ کو ایک نشان دکھایا اور وہ احمقوں کی طرح اس نشان کی تصدیق کئے بغیر یوں بھاگ نکلا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ اس کے سامنے بلیو کراس ایجنسی کا چیف کرنل کارسل ہی موجود ہے"...... ڈی کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس نے چند نمبر پریس کئے۔ ابھی وہ نمبر پریس کر ہی رہا تھا کہ

سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے سرخ فون کا رسیور فوراً کریڈل پر رکھا اور سفید فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''ڈی کنگ بول رہا ہوں''...... اس نے کرخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ویدر سرچ ڈیپارٹمنٹ سے کاشر بول رہا ہوں ڈی کنگ''۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

''بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... ڈی کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ کو موسمی تبدیلی کے بارے میں رپورٹ دینی تھی ڈی کنگ''...... کاشر نے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

''وائٹ ڈیزرٹ میں دس گھنٹوں بعد ایک انتہائی بھیانک اور خوفناک طوفان آنے والا ہے ڈی کنگ۔ اس طوفان کا نام بلیک کانگ ہے۔ بلیک کانگ دنیا کے خوفناک ترین طوفانوں میں شمار ہوتا ہے جو عموماً صحراؤں میں آتا ہے اور صحراؤں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اس طوفان کی شدت دو ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ اس طوفان میں ایف فائیو موونڈر بھی ناچتے ہیں اور ان میں بجلیاں بھی کڑکتی ہیں۔ بجلی پیدا کرنے اور کڑکنے والے ان موونڈرز کو تھنڈر سرکل کہا جاتا ہے جس کی زد میں آنے والا ایک لمحے میں جل کر

بھسم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ طوفان صحرا سے نکل کر بستیوں میں داخل ہو جائے تو بستیاں اجڑ کر رہ جاتی ہیں''...... کاشر نے طوفان کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وائٹ ڈیزرٹ میں اس طوفان کا پھیلاؤ کتنا ہو گا۔ میرا مطلب ہے اس طوفان سے وائٹ ڈیزرٹ کے کون کون سے حصے متاثر ہوں گے''...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

''اس طوفان کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے ڈی کنگ۔ جس تیزی سے طوفان صحرا کی طرف بڑھ رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سارا ڈیزرٹ اس طوفان کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ آپ فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الرٹ کر دیں۔ طوفان سے صحرا کے نیچے ٹھوس چٹانیں بھی اپنی جگہ چھوڑ سکتی ہیں اور زبردست تباہی آ سکتی ہے''...... کاشر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ طوفان کا دورانیہ کتنا ہو گا''...... ڈی کنگ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''طوفان کی شدت بتا رہی ہے کہ یہ اگلے کئی گھنٹوں تک جاری رہے گا اور اس کا زور چوبیس گھنٹوں سے قبل نہیں ٹوٹ سکے گا''۔ کاشر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم طوفان پر نظر رکھو اور اس کی شدت کے بارے میں مجھے آگاہ کرتے رہنا''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''یس ڈی کنگ''...... کاشر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈی

کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"سرچنگ سنٹر سے جیرل بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی جیرل کی آواز سنائی دی۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں"...... ڈی کنگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس ڈی کنگ۔ حکم"...... ڈی کنگ کی آواز سن کر جیرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ویدر سرچنگ ڈیپارٹمنٹ سے کاشر نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وائٹ ڈیزرٹ میں بلیک کاتگ نامی ایک طوفان آ رہا ہے جو اگلے دس گھنٹوں تک پورے وائٹ ڈیزرٹ کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اس طوفان کی شدت بہت زیادہ ہے اس لئے تم فوراً سارے ڈی ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الرٹ جاری کر دو۔ ڈی ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو اور صحرا میں جتنے بھی ہیومن سیکورٹی اسپاٹس ہیں ان سب کو انڈر گراؤنڈ کر دو"...... ڈی کنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس ڈی کنگ۔ میں ابھی سارا انتظام کرتا ہوں"۔ جیرل نے کہا۔

"یہ خبر ہمارے خصوصی ویدر ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے۔ ایکریمین ویدر سنٹر یہ رپورٹ شاید اگلے چند گھنٹوں کے بعد ہی جاری کرے

گا۔ جب تک ایکریمین ویدر سنٹر اس طوفان کی آمد کے بارے میں بتائے گا اس وقت تک اوکل کے سرحدی حصے میں موجود قافلہ صحرا میں روانہ ہو چکا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس قافلے کو صحرا سے فوراً واپس بلا لیا جائے یا اس قافلے کو ریسکیو کرنے کے لئے بیاٹ سے امدادی ٹیموں کو وہاں روانہ کر دیا جائے لیکن مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طوفان کے باوجود کوئی مدد نہیں لیں گے اور وہ واپس جانے کی بجائے طوفان سے لڑنے اور آگے بڑھنے کو ترجیح دیں گے اس لئے تم مورگن سے کہو کہ وہ اپنے آدمیوں کو لے کر واپس چلا جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے آدمیوں کا اس طوفان میں کوئی نقصان ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس طوفان میں پھنس گئے تو ان کا بچنا ناممکن ہو گا اور وہ وائٹ ڈیزرٹ میں اپنی موت آپ مر جائیں گے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ میں مورگن کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ اور اس کے ساتھی قافلہ چھوڑ کر واپس چلے جائیں"...... جیرل نے کہا تو ڈی کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ عمران ڈی ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچتا ہے۔ صحرا میں جب وہ بلیک کاتگ طوفان کا شکار ہو گا تو اس کا اور اس کے ساتھیوں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ اس خوفناک طوفان سے بچنا ان کے لئے مشکل نہیں ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"...... ڈی کنگ نے غراہٹ بھرے انداز میں بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان تھا اور اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو وائٹ ڈیزرٹ میں آنے والے خوفناک طوفان بلیک کنگ کا شکار بنتے دیکھ رہا ہو۔

"آخر تمہاری کلائی پر یہ نیلے رنگ کا کراس کیسا ہے جسے دیکھ کر ہارڈ ایجنسی کا چیف کرنل اسکار ٹلے بھیگی بلی بن گیا تھا اور تمہیں سیلوٹ کر کے تمہارے حکم پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ گیا تھا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی سب بھی عمران کی جانب استعجاب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ بھی عمران کی کلائی پر بنے ہوئے نیلے رنگ کے کراس کی حقیقت جاننے کے لئے بے تاب ہو رہے ہوں۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو یہاں فارغ بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس نیلے رنگ کا مارکر تھا۔ بے خیالی میں اس مارکر سے میں نے یونہی وقت گزاری کے لئے اپنی کلائی پر یہ نشان بنا لیا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہی نشان ہمارے لئے ذریعہ نجات ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسا تو خیر نہیں ہے۔ تم نے یقیناً سوچ سمجھ کر ہی اپنی کلائی پر

یہ نشان بنایا ہوگا۔ بولو۔ جواب دو کیا یہ سچ ہے نا"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم کہہ رہی ہو تو سچ ہی ہوگا سر عبدالرحمٰن کے گھر آنے والی بہو کی بات کو جھٹلا کر میں نے اپنی عاقبت تو خراب نہیں کرنی۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو سب ہنس پڑے جبکہ تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"ارے۔ تم اکیلے ہی تو اس کے۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ میرے بھی بھائی ہو۔ تمہیں نہیں معلوم ہوگا تو اور کسے معلوم ہوگا"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔ اس کے بوکھلائے ہوئے انداز پر وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم اب تنویر کی آڑ میں اصل بات گول کر رہے ہو"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں گول مول باتیں نہیں کرتا۔ میری باتیں تو ہمیشہ چوکور، مستطیل اور بیضوی ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اسی لئے کسی کی سمجھ میں نہیں آتیں"...... تنویر نے بے ساختہ کہا تو اس کی بے ساختگی پر نہ صرف وہ سب بلکہ عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے سر تو منڈوایا ہی نہیں پھر یہ اولے کیسے پڑ گئے"۔ عمران نے سر کھجاتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک مرتبہ پھر کھلکھلا کر

ہنس پڑے۔

"اسے سر منڈواتے ہی اولے پڑنا نہیں بلکہ ترپ کا پتہ پھینکنا کہتے ہیں۔ تنویر نے بے ساختگی میں آپ کو جواب دیا ہے جو آپ پر بھاری پڑ گیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں بھاری تو ہے اور مجھے اس بات کی خوشی بھی ہے کہ تنویر نے اپنا بار میرے کاندھوں پر لاد دیا ہے اس کے لئے میں اس کا صدق دل سے مشکور ہوں"...... عمران نے کہا اور عمران کی اس بات پر قہقہوں کا نہ رکنے والا طوفان سا آ گیا۔ عمران نے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ تنویر نے جولیا کا بار اپنے سر سے اتار کر اس کے کاندھوں پر لاد دیا ہے۔ اس کی بات سمجھ کر تنویر بے چارہ خاموش ہی ہو کر رہ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ اس بات کا عمران کو کیا جواب دیتا۔

"بس بہت ہو گیا ہنسی مذاق۔ اب سیدھی طرح میرے سوال کے جواب دو"...... جولیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کون سے سوال کا جواب پرنسز"...... عمران نے بڑے رومانوی لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ان چکنی چپڑی باتوں میں نہیں آنے والی سمجھے تم"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"سس سس۔ سمجھ گیا مہارانی"...... عمران نے سہم کر کہا تو ان سب کی مسکراہٹیں ایک بار پھر گہری ہو گئیں۔

"بولو۔ کیا سوچ کر تم نے اپنی کلائی پر بلیو کراس کا نشان بنایا تھا اور اس نشان میں ایسی کیا خاصیت ہے جسے دیکھ کر کرنل اسکارٹلے خوفزدہ ہو گیا تھا"...... جولیا نے اس کے انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو عمران انہیں ایکریمین ٹاپ سیکرٹ بلیو کراس ایجنسی کے بارے میں بتانے لگا۔

"مجھے شک تھا کہ ہمارے پاس بڑی تعداد میں خطرناک اسلحہ پہنچ تو گیا ہے لیکن یہ خبر ایکریمین ایجنسیوں سے چھپی نہ رہے گی اور اس اسلحے کی تلاش میں کوئی نہ کوئی ایجنسی یہاں ضرور پہنچے گی۔ اسلحہ کی ہمیں ضرورت تھی اور میں اسے کسی حال میں اپنے ہاتھوں سے نہ جانے دینا چاہتا تھا اس لئے میں نے کلائی پر بلیو کراس کا نشان بنا لیا تاکہ اسلحہ پکڑے جانے کی صورت میں، میں آنے والی ایجنسی کو ڈرا سکوں اور ایسا ہی ہوا تھا۔ بلیو کراس کا نشان اور کرنل گارسل کا نام سنتے ہی کرنل اسکارٹلے اپنی چوکڑیاں بھول گیا تھا اور فوراً یہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کے پاس کرنل گارسل کے بارے میں مکمل معلومات تھیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اگر میرے پاس اس کے بارے میں معلومات نہ ہوتیں تو میں کرنل اسکارٹلے کو یہاں سے کیسے بھگا سکتا تھا۔ اس نے جب سائنسی آلے کی مدد سے مجھے چیک کرنے کا کہا تو مجھے یقین ہو گیا کہ ہم نے ریت کے نیچے جو اسلحہ چھپایا ہے وہ سائنسی

آلے سے برآمد ہو جائے گا اس لئے مجھے یہ سب کرنا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"اگر کرنل اسکارٹلے نے واپس جا کر بلیو کراس ایجنسی سے رابطہ کر کے یہ سب کنفرم کر لیا تو"...... صالحہ نے کہا۔

"بلیو کراس ایجنسی سے رابطہ کرنا کرنل اسکارٹلے کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر اس نے کسی مخبر سے معلومات لینے کی کوشش کی بھی تو جب تک اسے جواب ملے گا اس وقت تک ہم قافلے کے ساتھ نجانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن صحرا میں وہ ہمارے تعاقب میں بھی تو آ سکتے ہیں۔ ان کی ایجنسی انتہائی باوسائل ہے اور وہ ہمارے پیچھے بیلی کاپٹروں میں آ گئے تو"...... جولیا نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ صحرا میں داخل ہونے کے بعد ایک کلو میٹر کے فاصلے پر اوکل کی سرحدی حد ختم ہو جاتی ہے۔ ہارڈ ایجنسی ہمارے خلاف اس ایک کلو میٹر کی حد تک تو کارروائی کر سکتی ہے لیکن اس سے آگے انہیں کسی بھی قسم کی مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس سے آگے ہوشیو کی سرحدی پٹی کا آغاز ہو جاتا ہے اور وہ علاقہ ہوشیو کی سرکاری سیکورٹی ایجنسیوں کے دائرہ اختیار میں آ جاتا ہے اور میری اطلاعات کے مطابق ہوشیو میں ایسی کوئی سیکورٹی ایجنسی نہیں ہے جس کے پاس وائٹ ڈیزرٹ کی سرچنگ کے اختیارات ہوں"...... عمران کی بجائے تروصین نے جواب دیا تو وہ

سب مطمئن ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے خیمے کے باہر سے کسی نے کرنل گارسل کہہ کر آواز دی۔

"میں دیکھتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر خیمے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ باہر نکلا اور پھر چند ہی منٹ بعد واپس آ گیا۔

"قافلے کے سردار البرٹ کا آدمی تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ موسم خوشگوار ہے۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اس لئے ہمیں شام کا انتظار کرنے کی بجائے ابھی چل پڑنا چاہئے۔ اس نے ہمیں سامان سمیٹنے کا کہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ ورنہ شام تک ہمیں خواہ مخواہ انتظار ہی کرنا پڑتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر ان سب نے اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے خیمے کے اندر سے ریت ہٹا کر وہاں چھپایا ہوا اسلحہ نکالا اور آپس میں بانٹ کر اپنے تھیلوں میں ڈال لیا۔ ایک گھنٹے کے بعد وہ قافلے کے ساتھ صحرا میں داخل ہو رہے تھے۔ اونٹوں کی ایک لمبی قطار تھی جن پر سامان بھی لدا ہوا تھا اور افراد بھی بیٹھ گئے تھے۔ عمران نے پہلے ہی سردار سے بارہ اونٹوں کا سودا کر لیا تھا جن پر وہ اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ البرٹ کو چونکہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا تعلق ایک بڑی اور طاقتور ایجنسی سے ہے اس لئے اس نے انہیں خصوصی مراعات دینا شروع کر دی تھیں۔ اس نے سب سے آگے اپنا اونٹ رکھا تھا اور اس

کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے اونٹ تھے جبکہ قافلے کے دوسرے افراد ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

آسمان پر واقعی بادل چھائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے دھوپ کی تمازت ختم ہو گئی تھی۔ سرحدی علاقے کا صحرا سپاٹ تھا۔ وہاں چونکہ ٹیلے اور اونچے نیچے راستے نہ تھے اس لئے البرٹ کے کہنے پر ان سب نے مخصوص رفتار سے اونٹوں کو بھگانا شروع کر دیا۔ اگلے آدھے گھنٹے بعد وہ اڈل کی سرحدی پٹی سے نکل چکے تھے۔ اس دوران ان کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا تھا۔

سردار البرٹ کے کہنے کے مطابق انہیں چار گھنٹوں تک رکے بغیر سفر کرنا تھا اور ایک خاص مقام پر پہنچ کر ہی دم لینا تھا اس لئے آگے جا کر انہوں نے اونٹوں کی رفتار کم کر لی تھی۔ شام ہوتے ہی اونٹوں کی رفتار اور کم ہو گئی۔ یہ سارا سفر انہوں نے ایک قطار کی شکل میں کیا تھا۔ صاف ستھرے راستے ہونے کے باوجود سردار البرٹ کے قافلے میں نظم و ضبط سے کام لیتے ہوئے کسی نے اونٹ کو دائیں بائیں لے جانے یا ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہونے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔

عمران کے اونٹ کے پیچھے جولیا کا اونٹ تھا اور اس کے پیچھے صالحہ کا پھر صفدر اور پھر باقی سب اپنے اونٹوں پر سوار تھے۔ شام کے سائے بڑھتے جا رہے تھے۔ ابھی ان کے سامنے میدانی علاقہ تھا اور دور دور تک سوائے ریت کے سمندر کے کچھ دکھائی نہیں دے

رہا تھا۔ آسمان پر بادل ہونے کی وجہ سے ہوا میں بھی تپش نہیں تھی اس لئے وہ موسم کا بھرپور لطف اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ موسم اور راستہ صاف ہونے کی وجہ سے البرٹ نے چار گھنٹوں کی بجائے یہ سفر پانچ گھنٹوں پر محیط کر دیا تھا پھر پانچ گھنٹے بعد اس نے ایک صاف جگہ دیکھ کر اپنا اونٹ روک لیا۔ اسے اونٹ روکتے دیکھ کر عمران اور اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں نے اور پھر باقی تمام افراد نے اونٹ روک لئے۔ البرٹ نے اونٹ کو بٹھایا اور پھر وہ اچھل کر نیچے آ گیا۔

"یہ محفوظ اور صاف ستھرا علاقہ ہے۔ ہم یہاں پڑاؤ ڈال سکتے ہیں"...... البرٹ نے اونچی آواز میں کہا تو اس کے ساتھی اونٹ قطاروں سے نکال کر آگے بڑھنا شروع ہو گئے اور پھر وہ سب اونٹوں کو ایک مخصوص مقام پر لا کر انہیں بٹھانے اور ان سے اترنے لگے اور پھر وہ سب وہاں پڑاؤ ڈالنے کی تیاریاں کرنا شروع ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اونٹوں سے اتر آئے تھے۔

البرٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خیمے لگانے کے لئے اپنے چند آدمی انہیں دے دیئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی بھی ان کی مدد کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہاں ہر طرف خیمے ہی خیمے دکھائی دینے لگے۔ چونکہ رات شروع ہو چکی تھی اور آسمان پر بدستور بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے یہاں اندھیرا تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ البرٹ کے ساتھیوں نے پیٹرومیکس

لیمپ روشن کر لئے تھے اور کچھ افراد نے خیموں کے درمیان ایک بڑا سا دائرہ کھینچ کر وہاں لکڑیوں کا ڈھیر جمع کر کے اسے آگ لگا دی تھی۔ آگ روشن ہوتے ہی وہاں اچھی خاصی روشنی پھیل گئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی خیمے لگا کر ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ البرٹ کے کہنے پر ان سب نے لانگ شوز پہنے ہوئے تھے۔ لانگ شوز ہونے کے باوجود انہیں ریت کی تپش بدستور محسوس ہو رہی تھی۔ آسمان پر بادل ہونے کے باوجود ریت ابھی تک گرم تھی۔ سردار البرٹ کے کہنے پر خیموں کے اندر ریت پر چادریں اور دریاں بچھانے سے پہلے مشکیزوں سے پانی کا چھڑکاؤ کیا جا رہا تھا تاکہ خیموں کے اندر کی ریت قدرے سرد ہو جائے اور وہ اس ریت پر آرام سے بیٹھ سکیں۔

آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں میں دور نزدیک بجلی بھی چمک رہی تھی۔ وہ سب آپس میں باتیں کرتے ہوئے وہاں ٹہل رہے تھے۔

"کیا خیال ہے۔ بادلوں کی گرج چمک سے ایسا نہیں لگ رہا کہ یہاں بارش ہونے کا امکان ہو سکتا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس صحرا میں بادل تو اکثر چھا جاتے ہیں لیکن بارش شاذ و نادر ہی ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن بادلوں کی گرج اور چمک سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ یہاں بارش ہو گی“ ...... جولیا نے کہا۔

”ہو جائے تو اچھا ہو گا۔ بارش کا پانی اس گرم ریت کو ٹھنڈا کر دے گا اور اس ریت کی یہ خاصیت ہے کہ یہ پانی جلد جذب نہیں کرتی۔ پانی ہمیشہ اس ریت کے اوپر رہتا ہے جس سے ریت پر تیز دھوپ بھی پڑتی رہے تو یہ گرم نہیں ہوتی“ ...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ بڑا عجیب و غریب صحرا ہے یہ۔ اس کے بارے میں میں نے بھی بہت سی کہانیاں سن رکھی ہیں“ ...... صالحہ نے کہا۔

”کون سی کہانیاں“ ...... صفدر نے چونک کر کہا۔

”عام طور پر یہ صحرا خاموش اور پرسکون رہتا ہے لیکن اس صحرا میں اچانک آنے والا طوفان بعض اوقات اس قدر شدت اختیار کر جاتا ہے کہ پورے صحرا کو ہی تلپٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس طوفان کی زد میں آنے والی ہر چیز تہس نہس ہو جاتی ہے“ ...... صالحہ نے کہا۔

”تو پھر ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ جب تک ہم صحرا میں ہیں اس وقت تک یہاں کوئی طوفان نہ آئے“ ...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن بہرحال ایسے طوفان یہاں بہت کم آتے ہیں۔ دو سے تین سالوں بعد ایک آدھ بار“ ...... صالحہ نے کہا۔

”اس صحرا میں چونکہ کوئی بھی طوفان اطلاع دے کر نہیں آتے اسی لئے اس صحرا میں آبادی نہیں ہے۔ ہوشیو اور پیاٹ کی آبادیاں

بھی اس صحرا سے خاصے فاصلے پر ہیں تاکہ اگر اس صحرا میں طوفان آئے تو اس سے آبادیاں محفوظ رہ سکیں“ ...... عمران نے کہا۔

”لیکن طوفان آنے کی ویدر سنٹر اطلاع تو کر ہی دیتا ہو گا“۔ جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ویدر سنٹر کو اس صحرا میں آنے والے طوفان کا چند گھنٹے قبل ہی علم ہوتا ہے۔ جب انہیں مکمل یقین ہو جاتا ہے کہ اس صحرا میں طوفان آنے والا ہے تو پھر وہ اس صحرا میں کسی قافلے کو آنے اور جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ یہاں ایمرجنسی نافذ کر دی جاتی ہے“ ...... عمران نے کہا۔

”یہاں سے ہمیں ہوشیو تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا“۔ جولیا نے پوچھا۔

”ہوشیو تک اگر مسلسل اونٹوں پر سفر کیا جائے تو یہ سفر دو سو گھنٹوں پر محیط ہے لیکن چونکہ اتنا طویل سفر مسلسل نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے یہ سفر ڈبل سمجھو لو۔ ہوشیو پہنچنے میں کئی دن لگ جاتے ہیں“ ...... عمران نے جواب دیا۔

”اور اگر اس دوران طوفان آ جائے تو“ ...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر پیاٹ اور ہوشیو کی طرف سے جو ایمرجنسی نافذ کی جاتی ہے اس پر عمل کیا جاتا ہے اور صحرا میں پھنسے ہوئے قافلے کو نکالنے کے لئے ہیلی کاپٹروں سے امدادی ٹیمیں یہاں پہنچ جاتی ہیں۔ کریں ہیلی کاپٹر لائے جاتے ہیں جو یہاں سے انسانوں کے ساتھ مال

مویشیوں کو بھی نکال کر لے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ ہمیں کب تک قافلے کے ساتھ چلنا ہے اور ان سے کب الگ ہونا ہے''...... جولیا نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''فی الحال تو ہمیں ان کے ساتھ چلنا ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم اپنا راستہ تب الگ کریں گے جب ہم صحرا کے سنٹر میں پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ میں بھول گئی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''بھولنے کی عادت چھوڑ دو۔ کسی دن مجھے بھول گئی تو میرا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اسی لمحے انہوں نے البرٹ کو خیمے سے نکل کر تیز تیز چلتے ہوئے اس طرف آتے دیکھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹرانسمیٹر دکھائی دے رہا تھا۔

''کرنل صاحب۔ کرنل صاحب''...... اس نے عمران کو دیکھ کر دور سے ہی پکارنا شروع کر دیا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ البرٹ تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے چہرے پر تشویش اور گھبراہٹ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہوا البرٹ۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو''......

عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں ابھی اور اسی وقت واپس جانا ہے''...... البرٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''واپس۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ ہم آگے نہیں جا سکتے ہمیں جلد سے جلد واپس لوٹ جانا ہے''...... البرٹ نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ ہوا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہوا تو کچھ نہیں لیکن اگر ہم یہاں رکے رہے یا ہم نے آگے جانے کی کوشش کی تو ہم سب بے موت مارے جائیں گے۔ مجھے ابھی ابھی محکمہ موسمیات کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ وائٹ ڈیزرٹ کی طرف ایک خوفناک طوفان بڑھ رہا ہے۔ یہ طوفان انتہائی بھیانک اور خوفناک ہے۔ صحرائی زبان میں اسے بلیک کانگ کہتے ہیں جو اگلے چند گھنٹوں میں اس سارے صحرا میں پھیل جائے گا اور یہاں ایسی خوفناک تباہی لائے گا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا''...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک کانگ کا سن کر عمران کے چہرے پر بھی تشویش ابھر آئی۔

''کیا ہوا۔ تم طوفان کا نام سن کر پریشان کیوں ہو گئے ہو''۔ جولیا نے عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''بلیک کانگ ایک ایسا طوفان ہے جو واقعی دنیا کے خوفناک طوفانوں میں سرفہرست ہے۔ اگر یہاں بلیک کانگ طوفان آ رہا

ہے تو پھر واقعی ہمیں آگے جانے کی بجائے فوراً واپسی اختیار کر لینی چاہئے۔ اگر ہم اس طوفان کی زد میں آ گئے تو پھر شاید ہی ہم میں سے کوئی زندہ سلامت بچ سکے گا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”طوفان کب تک آنے کا امکان ہے“...... صفدر نے البرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”محکمہ موسمیات میں میرا ایک ساتھی کام کرتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگلے پانچ سے چھ گھنٹوں بعد طوفان پوری قوت کے ساتھ اس ڈیزرٹ میں چھا جائے گا۔ اس طوفان کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس طوفان میں تھنڈر مووڈز بھی موجود ہیں جس کی زد میں آنے والی ہر چیز جل کر راکھ بن جاتی ہے“...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا اتنی دیر میں ہم واپس اوکل پہنچ جائیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ہم نے ایک گھنٹہ تیز رفتاری سے سفر کیا تھا اس کے بعد ہم عام رفتار میں سفر کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے اگر ہم واپس جانے کے لئے تیز رفتاری سے اونٹ دوڑائیں گے تو ہم زیادہ سے زیادہ تین سے چار گھنٹوں میں واپس پہنچ جائیں گے اگر کسی وجہ سے ہماری واپسی میں تاخیر ہوئی تو پھر ہمیں مجبوراً اپنی مدد کے لئے ایمرجنسی طور پر امدادی ٹیموں کو بلانا پڑے گا“...... البرٹ نے کہا۔

”اونٹوں نے اتنا طویل سفر کیا ہے۔ ابھی تک تو ان بے چاروں نے سکون کا سانس بھی نہیں لیا ہے۔ کیا یہ واپسی کے لئے تیز رفتاری سے مزید اتنا اور سفر کر سکیں گے“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”نہیں۔ ان میں اتنی سکت تو نہیں ہے لیکن ہمیں مجبوراً انہیں تیز دوڑانا ہی پڑے گا ورنہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا“۔ البرٹ نے کہا۔

”تم نے تو اس صحرا میں بہت سفر کیا ہے اور تم نے ایسے خوفناک طوفانوں کا کئی بار سامنا بھی کیا ہوگا۔ کیا تمہارے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم یہاں رکیں اور اس خوفناک طوفان سے خود کو بچا سکیں“...... تنویر نے البرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ میں نے اس صحرا میں بہت سفر کیا ہے اور میرے راستے میں کئی طوفان بھی آئے تھے لیکن وہ طوفان اس قدر شدید اور خوفناک نہیں تھے جو آج آنے والا ہے۔ اس قدر خوفناک شدید کے طوفانوں کا سن کر میں سفر ہی ترک کر دیا کرتا تھا“۔ البرٹ نے کہا۔

”تم نے جن چھوٹے طوفانوں کا مقابلہ کیا ہے وہ طوفان بھی تو خطرناک ہی ہوں گے۔ ان سے تم نے کیسے اپنا بچاؤ کیا تھا“۔ کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں قافلے کے ساتھ جہاں ہوتا تھا وہیں پڑاؤ ڈال دیتا تھا

اور پھر مدد کے لئے امدادی ٹیموں کو بلا لیتا تھا جو طوفان ہونے کے باوجود بجلی کا پٹروں کے ذریعے ہمیں یہاں سے نکال کر لے جاتے تھے"...... البرٹ نے کہا۔

"تو کیا تمہارا بلیک کانگ جیسے خوفناک طوفان سے پہلے کبھی سابقہ نہیں پڑا"...... صدیقی نے پوچھا۔

"نہیں۔ میری زندگی میں دو بار اس صحرا میں بلیک کانگ طوفان آئے تھے لیکن دونوں بار میں نے ان طوفانوں سے دور رہنا پسند کیا تھا"...... البرٹ نے کہا۔

"پھر اب آپ کیا کہتے ہیں جناب"...... صفدر نے عمران کی طرف دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"بہتر تو یہی ہے کہ ہمیں البرٹ کی بات مان لینی چاہئے اور خواہ مخواہ موت کے منہ میں جانے کی بجائے واپس اوکل پہنچ جانا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کے خیال میں اس مسئلے کا یہی مناسب حل ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ جو کہیں گے ہم کرنے کے لئے تیار ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"میں سامان سمیٹنے کے احکامات دے رہا ہوں۔ آپ سب بھی اپنا سامان سمیٹ کر خیمے لپیٹ لیں۔ ہم آدھے گھنٹے کے اندر واپسی کا سفر شروع کر دیں گے"...... البرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو البرٹ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر اس نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو سامان سمیٹنے اور خیمے لپیٹنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ ابھی وہ سب سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے البرٹ ایک بار پھر بھاگتا ہوا ان کی طرف آ گیا۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ بے حد گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بدستور ٹرانسمیٹر تھا۔

"کرنل گارسل۔ کرنل گارسل"...... اس نے دور سے ہی عمران کو زور زور سے آوازیں دیتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اب کیا ہوا"...... عمران نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

"ہم سب بڑی مصیبت میں گھر گئے ہیں کرنل گارسل"۔ البرٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک کانگ طوفان سے بڑی مصیبت کیا ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں بلیک کانگ طوفان کا ہی بتا رہا ہوں۔ بلیک کانگ طوفان صحرا میں داخل ہو چکا ہے۔ اس طوفان کی شدت کے بارے میں جو بتایا گیا تھا طوفان اس سے کہیں زیادہ خوفناک ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے وائٹ ڈیزرٹ میں وارد ہو رہا ہے"...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ہمیں یہاں سے نکلنے میں جلدی کرنی چاہئے۔ ہم جتنی جلد اوکل پہنچ جائیں گے اتنا ہی اچھا ہو گا اس کے لئے اب ہمیں اونٹوں کو اور تیز دوڑانا پڑے گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں کرنل گارسل۔ اب ہم اوکل نہیں جا سکتے"...... البرٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکل نہیں جا سکتے۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"طوفان شمال مغربی کناروں سے آگے بڑھ رہا ہے اور اوکل سے ہوتا ہوا آگے بڑھے گا۔ ہم اوکل کی طرف واپس گئے تو پھر اس طوفان سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ اس طرف سے آنے والا طوفان ہی شدید ترین طوفان ہے"...... البرٹ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ طوفان اوکل کی طرف سے اس سمت بڑھ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمارے پاس سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم پیچھے جانے کی بجائے آگے جانے کو ترجیح دیں لیکن ابھی ہم ہوشیو سے بہت دور ہیں۔ ہم زیادہ دور نہیں جا سکیں گے اور طوفان ہم تک پہنچ جائے گا"...... البرٹ نے کہا۔

"کیا آگے ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اس طوفان سے بچنے کے لئے پناہ لے سکیں۔ کوئی چٹانی علاقہ۔ پہاڑی غار یا چٹیل

دراڑیں"...... جولیا نے کہا۔ وہ سب عمران اور البرٹ کے قریب ہی موجود تھے۔

"نہیں۔ ہم چٹانی علاقے سے ابھی بہت دور ہیں۔ طوفان زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں تک یہاں پہنچ جائے گا۔ ہم اونٹوں کو پوری رفتار سے دوڑائیں تب بھی طوفان سے نہیں بچ سکیں گے"...... البرٹ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم پوری طرح سے خطرے میں گھر چکے ہیں"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم یہاں رکیں یا آگے بڑھیں دونوں ہی صورتوں میں موت ہم تک پہنچ جائے گی"...... البرٹ نے کہا۔

"تو پھر ہمیں آگے جانے کی بجائے یہیں رک کر اپنے بچاؤ کا کوئی انتظام کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"کیسے ہم کریں گے کیا۔ یہاں تو دور نزدیک سوائے ریت کے سمندر کے اور کچھ بھی نہیں ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ریت کے سمندر میں ہی ہمیں اپنے بچاؤ کے لئے پناہ گاہ بنانی پڑے گی ورنہ ہم سب واقعی بے موت مارے جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ریت کے سمندر میں کوئی پناہ گاہ کیسے بنائی جا سکتی ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو

ہم اس خوفناک طوفان سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ترکیب ہے''...... ٹرومین نے پوچھا۔

''طوفان یہاں تقریباً دو گھنٹے بعد پہنچے گا۔ اگر ہم سب مل کر تیزی سے کام کریں اور یہاں ایک بڑا گڑھا کھود کر اپنا سارا سامان پھیلا کر اس کی چھت بنا دیں تو ہم اس گڑھے میں طوفان کی شدت سے محفوظ رہ سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڑھا بھی بن سکتا ہے اور چادریں اور دوسرا سامان ڈال کر گڑھے پر چھت بھی بنائی جا سکتی ہے لیکن طوفان نے چھت اڑا دی تو''...... تنویر نے کہا۔

''ہمیں گڑھا گہرا بنانا ہو گا اور ریت میں یہ کام مشکل نہ ہو گا۔ اس گڑھے میں ہم اونٹوں کو بھی ساتھ رکھیں گے۔ جس سامان کی ہم چھت بنائیں گے اسے ہم باندھ دیں گے اور رسیاں لٹکا کر ان کے سرے اونٹوں سے باندھ دیں گے اور ہم خود بھی ان رسیوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے اس طرح طوفان کی شدت ہمارے سروں سے چھت نہیں اڑا سکے گی۔ میرے خیال میں یہی ایک طریقہ ہے جس پر عمل کر کے ہم طوفان سے بچ سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری ترکیب بہترین ہے۔ اس طرح ہم اپنا بچاؤ کر لیں گے اور طوفان کی زد میں آنے سے بچ جائیں گے لیکن تم ایک

بات بھول رہے ہو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کون سی بات''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ ریت کا سمندر ہے جہاں ریت کے پہاڑوں سے بھی بڑے ٹیلے ایک جگہ سے اڑ کر دوسری جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ سامان کے اوپر ریت کا ڈھیر بنتا جائے گا۔ اگر یہ ڈھیر پہاڑی ٹیلا بن گیا تو ہم ٹنوں وزنی ریت کے ٹیلے کے نیچے پھنس جائیں گے پھر اس ٹیلے کو ہٹانا ہمارے لئے مشکل نہیں ناممکن ہو گا اور ہمارا بنایا ہوا گڑھا ہمارا مقبرہ بن جائے گا جس میں ہم سب کو ایک ساتھ دفن ہونا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ میں زندہ دفن ہونا نہیں چاہتا۔ کچھ اور سوچیں''...... البرٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر ہمارے سروں پر ریت کا ٹیلہ بن بھی گیا تو ہم اس گڑھے سے بچ کر نکل سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ کیسے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہ ریت ہے۔ ٹھوس چٹانیں یا سخت مٹی نہیں ہے جسے کھودنا مشکل ہوتا ہے۔ گڑھے میں ہم آسانی سے سرنگیں بنا کر آگے جا سکتے ہیں اور جہاں سے راستہ بنے گا ہم وہاں سے نکل بھی سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں یہ بھی دیکھنا ہو گا

کہ ہمارے سروں پر ریت کا کتنا بڑا ٹیلہ جمع ہوا ہے اور ہمیں اس کے نیچے سے نکلنے کے لئے کتنی لمبی سرنگیں بنانی پڑیں گی اور پھر گہرائی میں ہونے اور اوپر سے سارے راستے بند ہونے کی وجہ سے ہمیں آکسیجن کی کمی کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمارے پاس آکسیجن سلنڈر نہیں ہیں کہ ہم مدفن میں سانس لینے کے لئے انہیں استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"البرٹ کے چند اونٹوں پر میں نے بیس بیس فٹ لمبے بانس بھی لدے ہوئے دیکھے تھے۔ اگر ہم بانسوں کو کھوکھلا کر کے انہیں گڑھے سے باہر نکال دیں تو گڑھے کے اندر رہ کر بھی ہم ان بانسوں کی مدد سے سانس لے سکتے ہیں۔ باہر نکلے ہوئے بانسوں کے سروں سے ریت اندر نہ آئے اس کے لئے ہم ان پر باریک جالی دار کپڑا لپیٹ دیں گے۔ بانس ریت سے جتنے باہر ہوں اتنے ہی اندر ہوں تو تیز ہوا بھی انہیں نہیں اڑا سکے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ قافلے میں بانسوں کا ایک تاجر موجود ہے جو بانس بیاث سے ہوشیو لے جا رہا ہے۔ بانس کافی لمبے ہیں لیکن اندر گانٹھیں ہونے کی وجہ سے یہ اندر سے بند ہیں۔ ان میں خلاء بنانا مشکل ہو گا"...... البرٹ نے کہا۔

"بڑے بانسوں کے اندر خلاء ہوتا ہے۔ یہ تیار بانس ہیں۔ بانس آگ کی بھٹی میں سے گزار کر تیار کئے جاتے ہیں تا کہ بانس

کے باہر موجود چھلکے جل جائیں اور بانس کی نمی ختم ہو جائے۔ آگ کی بھٹی میں سے بانس گزارتے ہوئے اس کی گانٹھیں نم دار ہونے کی وجہ سے تڑخ جاتی ہیں اور ان میں موٹی موٹی دراڑیں بن جاتی ہیں۔ اپنی تسلی کے لئے لوہے کی لمبی سلاخیں بانسوں کے اندر مار کر ان گانٹھوں کے سوراخوں کو کھلا کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر بانس اتنی تعداد میں ہیں کہ قافلے کا ہر آدمی ایک ایک استعمال کر سکے تو ہمیں مشترکہ رہنے کے لئے ایک بڑا گڑھا کھودنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ہم سب اپنے اپنے گڑھے خود کھود سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم سب الگ الگ ریت میں دفن ہو کر بانسوں کو ریت سے باہر رکھ کر سانس لے سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کرنے کی صورت میں ہمارے اوپر جمع ہونے والا ریت کا ڈھیر ہمیں ہمیشہ کے لئے دفن کر دے گا۔ گڑھے میں خلاء بنا کر ہم تنوں ریت تلے دفن تو ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں ہاتھ پیر ہلانے کا موقع مل جائے گا اور پھر طوفان تھمنے کے بعد ہم ریت کے پہاڑ کے نیچے سے بھی سرنگیں بناتے ہوئے نکل جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ کام ہمیں ابھی شروع کر دینا چاہئے تا کہ طوفان آنے سے قبل ہم محفوظ پناہ گاہ میں ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"بڑا اور گہرا گڑھا بنانے کے لئے ہم سب کو مل کر اور تیزی سے کام کرنا پڑے گا۔ ہمارے پاس دو گھنٹے ہیں لیکن ہمیں اپنا کام

ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں پورا کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر البرٹ نے چیخ چیخ کر قافلے کے لوگوں کو ہدایات دینی شروع کر دی۔ دو سو اونٹوں کا قافلہ تھا جس میں تین سو سے زائد انسان موجود تھے اس لئے وہ سب ایک مخصوص جگہ سے ریت ہٹانا شروع ہو گئے۔ ریت خشک اور نرم تھی اس لئے اسے ہاتھوں سے بھی ہٹایا جا سکتا تھا اس لئے جس کے ہاتھ جو لگا وہ اسی سے ریت ہٹا رہا تھا۔ تقریباً چالیس منٹوں میں وہ پندرہ فٹ گہرا ایک گڑھا بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ گڑھا اتنا چوڑا تھا کہ گڑھے کی دیواروں کے ساتھ تمام چالیس اونٹوں کو کھڑا کر کے وہ سب خود بھی گڑھے کے درمیان میں بیٹھ سکتے تھے۔ گڑھا مکمل ہونے کے بعد انہوں نے اپنا سارا سامان کھول لیا۔ سامان میں کپڑوں کے تھانوں کے ساتھ لکڑیوں کے بڑے بڑے تختے بھی شامل تھے۔ انہوں نے تھیلوں سے سامان نکال کر تھیلوں میں ریت بھری اور پھر انہیں گڑھے میں ایک، دوسرے پر رکھ کر ستون بنانے شروع کر دیئے اور اس کے بعد ان ستونوں پر انہوں نے تختے بچھا کر اوپر خیمے ترپالوں کی شکل میں اور قالین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ایک سائیڈ پر انہوں نے ایک ڈھلانی راستہ بنایا تھا جہاں سے وہ اونٹوں کے ساتھ خود بھی اندر جا سکتے تھے۔ اگلے ایک گھنٹے کے اندر انہوں نے خود ساختہ اہرام نما پناہ تیار کر لی تا کہ وہ صحرا میں آنے والے خوفناک طوفان سے محفوظ

رہ سکیں۔

صحرا میں اب تیز ہوائیں چلنا شروع ہو گئی تھیں اور ہر طرف ریت اُڑتی پھر رہی تھی۔ گڑھے میں چونکہ تمام افراد کو داخل ہونا تھا اور اپنے اونٹ بھی لے جانے تھے اس لئے انہوں نے بچ جانے والے اونٹوں کو ایک جگہ ساتھ ساتھ بٹھا دیا تھا اور انہیں اس انداز میں باندھ دیا تھا کہ طوفان کی شدت میں وہ الگ الگ ہو کر کہیں بھاگ نہیں سکتے تھے۔ ان کے پاس بانسوں کی کمی نہ تھی انہوں نے بانس عمودی انداز میں گڑھے سے باہر نکالے تھے جو گڑھے میں ہونے کے باوجود گڑھے سے دس دس فٹ باہر نکلے ہوئے تھے۔

ان بانسوں میں سلاخیں مار مار کر ان کے اندر موجود کمزور گانٹھوں کو توڑ کر انہیں کھوکھلا کر لیا گیا تھا اور ان کے سروں پر جالی دار کپڑے باندھ دیئے گئے تھے تاکہ ان میں ریت داخل نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ عمران نے گڑھے کے مختلف اطراف سے نکلے ہوئے بانسوں پر اپنے ساتھ لائے ہوئے چند کیمرے لگا دیئے تھے جن کا لنک ٹرومین کے پاس موجود ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر سے تھا۔ عمران کے کہنے پر ٹرو میں گڑھے کے اندر رہ کر بھی باہر آنے والے طوفان کو چیک کر سکتا تھا اور ان کیمروں کا انہیں یہ فائدہ بھی ہوتا کہ وہ گڑھے کے اندر رہ کر یہ دیکھ سکتے تھے کہ ان کے ارد گرد اور ان کی پناہ گاہ کی چھت پر کتنی ریت جمع ہوئی ہے اور کتنا بڑا ٹیلہ بنا ہے اور گڑھے سے نکلنے کے لئے وہ گڑھے کے اندر کہاں سے

سرنگیں بنا کر باہر نکل سکتے ہیں۔ گڑھے سے سرنگیں بنانے کے لئے انہوں نے ڈھلانی راستے پر بھی ایسا سامان رکھ دیا تھا جسے وہ اندر سے ہٹا سکتے تھے۔ اس سامان کے ہٹنے سے اوپر موجود ریت کم ہو جاتی اور وہ اس ریت کو ہٹا کر وہاں سے باہر نکل سکتے تھے۔ چونکہ اب ہوائیں تیز ہوتی جا رہی تھیں اور گرد و غبار کا طوفان اٹھنا شروع ہو گیا تھا اس لئے وہ ڈھلانی راستے سے اہرام نما گڑھے کے اندر پہنچ گئے اور پھر اندر آتے ہی انہوں نے ریت کے بھرے تھیلے رکھ کر ڈھلانی راستہ بند کرنا شروع کر دیا۔ البرٹ اور اس کے ساتھیوں نے پیٹرومیکس لیمپ روشن کر لئے تھے اس لئے وہاں روشنی کا مناسب انتظام ہو گیا تھا۔ انہوں نے اونٹوں کو ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا کر کے دیواروں کے ساتھ باندھ دیا تھا تاکہ ان کا زور ریت کی دیواروں پر بنا رہے اور ریت کی دیواریں ڈھے نہ سکیں۔

گڑھا کافی بڑا تھا لیکن اونٹوں کے ساتھ انسانوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اس لئے وہ سب مشکل سے ہی گڑھے میں سما سکے تھے لیکن چونکہ ان سب کی زندگیوں کا سوال تھا اس لئے انہیں یہ سب برداشت کرنا ہی تھا۔ عمران اور فرومین ایک سائیڈ پر بیٹھ گئے تھے اور انہوں نے لیپ ٹاپ کمپیوٹر آن کر لیا تاکہ وہ باہر لگے ہوئے کیمروں کی مدد سے طوفان کی شدت کو مانیٹر کر سکیں۔ باہر ہواؤں کا شور بڑھتا جا رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے باہر بے شمار خوفناک اژدہے امنڈ آئے ہوں اور وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چنگھاڑنا شروع ہو

گئے ہوں۔ طوفان کی شدت میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا اور تیز ہواؤں کے شور نے وہاں موجود تمام افراد کو خوف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ سب خاموش اور ساکت تھے۔

لیپ ٹاپ کمپیوٹر سکرین پر کیمروں سے تصاویر تو آ رہی تھیں لیکن باہر چونکہ ہر طرف ریت اڑ رہی تھی اس لئے کوئی بھی تصویر واضح دکھائی نہ دے رہی تھی۔ ابھی انہیں گڑھے میں بیٹھے ایک گھنٹہ ہی ہوا ہو گا کہ باہر طوفان کی شدت میں خوفناک حد تک اضافہ ہو گیا۔ تیز ہواؤں کے ساتھ بار بار بجلی کے کڑکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر انہیں یکلخت ایسی آواز سنائی دی جیسے گڑھے کے بالکل قریب زور دار دھماکے سے آسمانی بجلی گری ہو اور اس کے چند لمحوں بعد ایک اور دھماکہ ہوا اور اس دھماکے کے ساتھ ہی اچانک ان کے سروں سے چھت یوں اڑتی چلی گئی جیسے باہر موجود کسی لحیم شحیم دیو نے چھت اٹھا کر دور پھینک دی ہو۔ دوسرے لمحے ہوا کا تیز گھومتا ہوا بگولا گڑھے میں داخل ہوا اور گڑھے میں موجود افراد کو اچھالتا ہوا باہر لے گیا۔ ماحول یکلخت بے شمار دردناک انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

آگ کا طوفان کسی خوفناک اژدہے کی طرح شور مچاتا ہوا ان کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ دونوں میزائل چونکہ دلدل میں گر کر بلاسٹ ہوئے تھے اس لئے دلدل بھی اچھل پڑی تھی اور دلدل کا گارا ان پر آن پڑا تھا۔ وہ سب زمین سے چپکے ہوئے تھے اور آگ چنگھاڑتی ہوئی ان سے تین فٹ کی بلندی پر پھیل رہی تھی۔

جلد ہی آگ کا طوفان ان کے اوپر سے گزر گیا اور سائیڈوں میں موجود جھاڑیاں اور درخت اس آگ کی لپیٹ میں آ گئے اور دھڑا دھڑ جلنے لگے۔ اپنے سروں سے آگ ختم ہوتے ہی میجر پرمود اور اس کے ساتھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ چونکہ دلدل کے کنارے پر زمین کے ایسے حصے میں تھے جہاں جھاڑیاں نہیں تھیں، اس لئے آگ ان سے کافی دور جھاڑیوں اور درختوں کی طرف بڑھ گئی تھی۔

''بال بال بچے ہیں۔ اگر یہ آگ ہمارے جسموں میں لگ جاتی

تو''...... لانوش نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''آگ ہمارے اوپر سے گزر گئی تھی اس لئے ہم جلنے سے بچ گئے ہیں۔ ہم نے جسموں پر گیلی مٹی مل رکھی تھی اور زمین پر گرتے ہی دلدل کا گارا بھی ہمارے اوپر آ گرا تھا جو ہماری ڈھال بن گیا تھا۔ اگر یہ سب نہ ہوتا تو پھر واقعی آگ کے اس طوفان سے ہمارے لئے بچنا مشکل ہو جاتا''...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے تو ہم پر میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے ہیں میجر پرمود۔ اب ہم کیا کریں''...... وائلڈ لائن نے تیزی سے میجر پرمود کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں تشویش تھی۔

''اگر ہم نے یہاں سے نکلنے کی کوشش کی تو وہ جلد ہی ہم تک پہنچ جائیں گے اس لئے ان سے بچنے کے لئے ہمیں خود کو وقتی طور پر کہیں چھپا لینا چاہئے''...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن کہاں۔ ہم ان درختوں اور جھاڑیوں میں تو نہیں چھپ سکیں گے۔ انہوں نے اگر اس طرف دو چار اور میزائل فائر کر دیئے تو بچے ہوئے درخت اور جھاڑیاں بھی آگ پکڑ لیں گی جو ہمیں لمحوں میں جلا کر بھسم کر دے گی''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ ان سے بچنے کا ہمارے پاس اب ایک ہی راستہ ہے''...... میجر پرمود نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کون سا راستہ''...... وائلڈ لائن نے بے چینی سے پوچھا۔

"ہمیں اس دلدل میں اترنا ہو گا"..... میجر پرمود نے کہا تو اس کی بات سن کر وائلڈ لائن سمیت تمام افراد چونک پڑے۔

"اس گرم دلدل میں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے جسموں پر لگوما تیل لگا ہوا ہے۔ تیل کے اثر کی وجہ سے دلدل ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ہمارے پاس آکسیجن ماسکس بھی ہیں جن کے ساتھ منی آکسیجن سلنڈرز لگے ہوئے ہیں۔ ان ماسکس کو لگا کر ہم دلدل میں اتر کر آسانی سے سانس لے سکتے ہیں۔ دلدل میں اتر کر ہی ہم ان دشمنوں کی نظروں سے چھپ سکتے ہیں ورنہ نہیں"..... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن اگر ہم دلدل میں اتر گئے تو پھر اس سے باہر کیسے آئیں گے۔ دلدل میں اترتے ہی دلدل نے ہمیں نیچے کھینچنا شروع کر دینا ہے اور پھر شاید ہی ہم میں سے کوئی دلدل سے باہر آ سکے"۔ وائلڈ لائن نے اسی انداز میں کہا۔

"ایک بڑی اور مضبوط رسی سے ہم سب ایک دوسرے کو باندھ لیتے ہیں اور دلدل میں اتر جاتے ہیں۔ رسی کا دوسرا سرا میرے ہاتھ میں رہے گا۔ اس دلدل سے باہر کیسے آنا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں۔ میں دلدل سے باہر آتے ہی رسی کے سرے سے تم سب کو باہر کھینچ نکالوں گا۔ تم سب کو دلدل سے نکالنا میری ذمہ داری ہے۔ تم سب دلدل میں اتر کر اپنے جسموں کو حرکت مت

دینا۔ جب تک تم بے حرکت رہو گے دلدل تمہیں نیچے نہیں کھینچے گی۔ ہمیں کم از کم دس منٹوں تک دلدل میں رہنا ہے۔ آگ بجھتے ہی وہ لوگ اس طرف آ ئیں گے۔ جب تک وہ یہاں آ کر ہماری غیر موجودگی کو پوری طرح چیک نہ کر لیں گے واپس نہیں جائیں گے۔ جیسے ہی وہ یہاں سے جائیں گے میں فوراً دلدل سے نکل آؤں گا اور پھر تم سب کو بھی نکال لوں گا"..... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن....." وائلڈ لائن نے کہنا چاہا۔

"یہ لیکن ویکن کا وقت نہیں ہے وائلڈ لائن۔ جو کہہ رہا ہوں کرو۔ وہ آگ میں بھی راستہ بنا کر آگے آ سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں زندہ دیکھ لیا تو وہ یہاں بموں اور میزائلوں سے ہمارے پرخچے اُڑا دیں گے"..... میجر پرمود نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو نہ صرف وائلڈ لائن بلکہ اس کے ساتھی بھی کانپ کر رہ گئے۔ وائلڈ لائن نے فوراً اپنے ایک ساتھی کے بیگ سے موٹی اور مضبوط رسی کا بنڈل نکلوایا اور پھر وہ سب کو اس رسی سے باندھنے لگا۔ وہ رسی اپنے ساتھیوں کی کمر کے گرد لپیٹ کر ان پر مخصوص گانٹھیں لگا رہا تھا۔ چار فٹ کی رسی چھوڑ کر وہ ایک ایک فرد کو باندھ رہا تھا پھر اس نے میجر پرمود کے ساتھیوں کو باندھنا شروع کر دیا۔ آخر میں اس نے رسی کا سرا میجر پرمود کے ہاتھوں میں دیا تو میجر پرمود نے اسے اپنی کمر کے گرد باندھ لیا۔ پھر انہوں نے اپنے تھیلوں سے آکسیجن ماسکس نکال کر پہنے۔ ان ماسکس پر چھوٹے چھوٹے

آکسیجن سلنڈر بھی لگے ہوئے تھے اور پھر وہ سب میجر پرمود کے کہنے پر دلدل میں اترنے لگے۔ میجر پرمود نے انہیں کنارے پر ہی رہنے کا کہا تھا۔ جب وہ سب دلدل میں اتر کر غائب ہو گئے تو میجر پرمود نے بھی چہرے پر آکسیجن ماسک لگایا اور وہ بھی دلدل کے کنارے پر آ گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ دلدل میں اترنا شروع ہو گیا۔ وہ دلدل کے کنارے پر نیچے جا رہا تھا۔

دلدلوں کی مٹی عام طور پر کناروں پر سخت ہوتی تھی اس لئے میجر پرمود کو یقین تھا کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں دلدل کی دیوار میں پھنسا لے گا۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ دلدل میں اترتے ہی اس نے اپنے جوتے دلدل کی دیوار میں پھنسائے اور اپنی انگلیاں دلدل کی دیوار میں پھنسا کر اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔

دلدل گرم تھی لیکن ان کے جسموں پر ایک تو لگوما بوٹی کا تیل لگا ہوا تھا اور پھر انہوں نے دلدل کی مٹی اپنے جسم پر لیپ رکھی تھی جو کافی حد تک خشک ہو چکی تھی اور پھر میزائلوں کے دھماکوں سے دلدل کی گدلی مٹی ان پر گری تھی جس میں وہ سب بری طرح سے لت پت ہو چکے تھے۔ ان پر مٹی کی تہیں سی چڑھ گئی تھیں اس لئے انہیں دلدل کے گرم ہونے کا زیادہ احساس نہ ہو رہا تھا۔ ویسے بھی دلدل اتنی گرم نہ تھی کہ وہ اس میں جھلس جاتے۔ دلدل نیم گرم تھی جو انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکتی تھی۔

میجر پرمود نے دیوار سے چپکتے ہی اپنی ساری توجہ دلدل کے

باہر کی طرف لگا لی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد اسے باہر زمین پر دھمک کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گیا کہ مسلح افراد دلدل کے کنارے پر پہنچ گئے ہیں اور وہ ان کی لاشوں کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے ہیں۔ تقریباً دس منٹ تک وہ ایسی ہی آوازیں سنتا رہا پھر میجر پرمود نے محسوس کیا کہ انسانی قدموں کی دھمک کی آوازیں ختم ہو گئی ہیں تو اس نے چند لمحے اور توقف کیا اور پھر وہ انگلیوں اور پیروں کی مدد سے دلدل کی دیوار پکڑتا ہوا اوپر اٹھنے لگا۔ اس نے دلدل کے کنارے سے سر نکالا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے اپنے چہرے پر لگے ہوئے ماسک کا شیشہ صاف کیا اور باہر دیکھنے لگا۔ باہر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ میجر پرمود کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ دلدل سے نکال کر دلدل کے کنارے پر جمائے اور پھر مخصوص انداز میں اپنے جسم کو ہاتھوں کے بل اوپر اٹھاتا ہوا دلدل سے باہر آ گیا۔ رسی بدستور اس کی کمر سے لپٹی ہوئی تھی۔

دلدل سے باہر آ کر میجر پرمود اٹھ کر کھڑا ہوا اور محتاط انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ جھاڑیوں اور درختوں پر لگی ہوئی آگ حیرت انگیز حد تک بجھ چکی تھی۔ وہاں ایک چنگاری بھی سلگتی ہوئی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں منٹوں کے حساب سے آگ بجھانے والی گیس کا استعمال کیا گیا ہو جس نے ہر طرف لگی ہوئی آگ بجھا دی تھی اور اب وہاں معمولی سا دھواں بھی کہیں

سے الٹتا ہوا دکھائی نہ دے رہا تھا۔

میجر پرمود پیچھے ہٹا اور اس نے کمر پر بندھی ہوئی رسی دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور اپنے جسم کو اکڑا کر رسی پوری قوت سے باہر کھینچنے لگا۔ دلدل میں موجود افراد کو رسی کے جھٹکے لگے تو انہوں نے اپنے جسم مزید ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ جسم ڈھیلے چھوڑنے کی وجہ سے میجر پرمود کو انہیں دلدل سے باہر کھینچنے میں آسانی ہو رہی تھی۔ وہ سب چونکہ دلدل کے کناروں کے ساتھ چپکے ہوئے تھے اس لئے جیسے ہی ان کے سر دلدل سے باہر آئے انہوں نے فوراً دلدل کے کنارے پکڑے اور خود زور لگا کر ایک ایک کر کے دلدل سے باہر نکلنا شروع ہو گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب دلدل سے باہر تھے۔ ان سب کے جسم گدلی مٹی سے بھرے ہوئے تھے اور وہ سب بھوت دکھائی دے رہے تھے۔ دلدل سے باہر نکل کر انہوں نے چہروں پر لگائے ہوئے آکسیجن ماسکس اتارنے شروع کر دیئے۔ آکسیجن ماسکس اتار کر وہ اپنی کمروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنے لگے۔

"کیا وہ یہاں سے چلے گئے ہیں"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ہاں۔ اب ہمیں بھی یہاں سے جلد سے جلد نکلنا ہے۔ انہیں یہاں ہماری جلی ہوئی لاشیں نہیں ملی ہیں اس لئے وہ ہمیں تلاش کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے ہیں۔ آگے بھی انہیں کچھ نہیں ملے گا تو وہ یہاں واپس آ جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ واقعی بے حد جینئس ہیں میجر پرمود۔ آپ نے جس طرح ہمیں دلدل میں اتار کر ان کی نظروں میں آنے سے بچایا ہے یہ سب آپ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے"...... وائلڈ لائن نے میجر پرمود کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی بھی میجر پرمود کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم سب انسان نہیں بلکہ بھوت ہیں۔ جنگل کے بھوت"...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جنگل کے نہیں۔ ہم دلدل سے نکلے ہیں اس لئے دلدل کے بھوت کہو"...... وائٹ شارک نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے گندھک بھری مٹی نے بے حد کوفت محسوس ہو رہی ہے۔ کیا یہاں کوئی جھیل ہے جس میں، میں ڈبکی لگا کر اپنا حلیہ درست کر سکوں"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر ایک جھیل ہے۔ ہم اس جھیل میں جا کر نہا سکتے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"نہیں۔ ہم جھیل میں نہیں نہائیں گے"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ کیوں۔ کیا ساری زندگی اسی حلیے میں رہنے کا ارادہ ہے آپ کا"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"نانسنس۔ اس مٹی کی وجہ سے ہم ان کی نظروں میں آنے سے بچے رہیں گے۔ اگر ہم نے اپنے جسموں سے گندھک بھری مٹی صاف کر لی تو وہ ہمیں سیٹلائٹ کے ذریعے آسانی سے جنگل میں تلاش کر لیں گے"...... میجر پرمود کی بجائے لیڈی بلیک نے جواب دیا۔

"تو میں اس گندھک کی بدبو کا کیا کروں جو میری ناک کے ذریعے میں دماغ میں گھسی جا رہی ہے"...... لاٹوش نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اپنی ناک بند کر لو"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ناک بند کر لی تو سانس کیسے لوں گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"منہ کے ذریعے"...... وائٹ شارک نے جواب دیا۔

"تو کیا منہ کے ذریعے گندھک کا اثر میرے دماغ اور پھیپھڑوں پر نہیں ہو گا"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"ہم نے جو انجکشن لگوائے ہیں اور جو گولیاں کھائیں ہیں ان کی وجہ سے ہم پر کسی زہریلے مادے یا کسی زہر کا اثر نہیں ہو سکتا۔ صرف سلفر کی بدبو ہے جو [illegible] پریشان کر سکتی ہے اور کچھ نہیں"۔ وائلڈ لائن نے کہا۔

"اس بدبو کو برداشت نہیں کر سکتے تو منہ پر آکسیجن ماسک لگا لو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ نیک مشورہ ہے۔ اس پر میں ضرور عمل کروں

گا"...... لاٹوش نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس نے فوراً چہرے پر آکسیجن ماسک پہن لیا۔

"اب چلو یہاں سے"...... میجر پرمود نے کہا۔ دلدل میں اترنے سے پہلے ان سب نے اپنی مشین گنیں واٹر پروف تھیلوں میں ڈال لی تھیں۔ تھیلے کھول کر انہوں نے مشین گنیں نکال کر ہاتھوں میں پکڑیں اور پھر وہ دلدل کے کنارے سے ہٹتے چلے گئے۔ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں سے ان پر میزائل فائر کئے گئے تھے۔

"ہم انہی راستوں پر آگے بڑھیں گے جن راستوں سے مسلح افراد آئے تھے۔ وہ یقیناً اسی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہماری طرف آئے تھے"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جھاڑیوں اور درختوں کے جھنڈ سے گزرتے ہوئے وہ مخصوص راستوں پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ شام کے سائے پھیل چکے تھے اور اب اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اس لئے جنگل کی زندگی جیسے بیدار ہو گئی تھی۔ ہر طرف سے مختلف جانوروں کے بولنے، دھاڑنے اور چنگھاڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں کچھ فاصلے سے شیر کی تیز دھاڑ کی آواز سنائی دی۔ آگے وائلڈ لائن تھا اس کے ساتھ میجر پرمود تھا جبکہ اس کے پیچھے لیڈی بلیک اور پھر باقی سب چل رہے تھے۔ شیر کی دھاڑ سن کر وہ سب رک گئے۔

''ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شیر یا کوئی بھی جانور ہمارے قریب نہیں آئے گا''...... وائلڈ لائن نے مڑ کر ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں۔ کیا اس شیر سے تمہاری رشتہ داری ہے اور اس نے دھاڑ کر تم سے یہ کہا ہے کہ آگے بڑھتے رہو میں تمہارے استقبال کے لئے تیار ہوں''...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''نہیں۔ ہمارے جسموں سے گندھک کی تیز بو پھوٹ رہی ہے۔ یہی بو ان جانوروں کو ہم سے دور رکھے گی۔ شیر تو شیر سانپ اور اژدہے بھی ہوئے تو وہ بھی اس بو کی وجہ سے ہم سے دور بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گے''...... وائلڈ لائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو شکر ہے۔ اس منحوس بدبو کا کوئی تو فائدہ ہوا''...... لاٹوش نے کہا۔

''دو چار دن تک تم نہ نہاؤ تو تمہارے جسم سے اس سے بھی زیادہ منحوس بدبو پھوٹ نکلتی ہے یہی وجہ ہے کہ کیڑے مکوڑے اور مچھر بھی تم سے دور بھاگتے ہیں''...... وائٹ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے مذاق کر رہا ہوں کیا''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''تو میں کون سا تم سے مذاق کر رہا ہوں''...... وائٹ شارک

نے اسی انداز میں کہا تو لاٹوش منہ بنا کر رہ گیا۔

''تم مجھ سے بات ہی نہ کیا کرو۔ تم جب بھی بولتے ہو کفن پھاڑ کر ہی بولتے ہو''...... لاٹوش نے کہا۔

''تو تم کون سا کم ہو۔ تم تو بولنے کے لئے قبر سے ہی باہر آ جاتے ہو''...... وائٹ شارک نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جس روز میں قبر پھاڑ کر باہر آیا تو اس روز تمہیں واپس لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ سمجھ لو یہ بات''...... لاٹوش نے کہا۔

''تم دونوں لڑائی جھگڑا ختم نہیں کرو گے''...... میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھ سے نہیں۔ یہ بات آپ اس سفید بندر سے کریں''۔ لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''میں سفید بندر نہیں۔ وائٹ شارک ہوں سمجھے تم''...... وائٹ شارک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں سمجھا۔ کیا کر لو گے۔ میں تمہیں بندر کہوں گا اور وہ بھی دلدل سے نکلا ہوا بھورا بندر''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔ وائٹ شارک نے اسے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ میجر پرمود نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

''آپ مجھے ہی ہر بار خاموش کرا دیتے ہیں۔ اس احمق سے کچھ نہیں کہتے اس کے جو بھی منہ میں آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے''۔

وائٹ شارک نے خفگی سے کہا۔

"خاموش رہو"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا اور وہ ایک جگہ رک گیا۔ اسے رکتے دیکھ کر وہ سب رک گئے۔ وہ درختوں کے جھنڈ میں تھے جہاں تاریکی زیادہ تھی۔ چونکہ وہ تاریکی میں آگے بڑھ رہے تھے اس لئے ان کی آنکھیں تاریکی میں دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں اور وہ اسی تاریکی میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے پاس ہیوی ٹارچیں موجود تھیں لیکن میجر پرمود نے انہیں سختی سے کوئی بھی لائٹ روشن کرنے سے منع کر دیا تھا مبادا کوئی ٹارچ کی روشنی دیکھ کر اس طرف نہ پہنچ جائے۔

"کیا ہوا"...... لیڈی بلیک نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔

"ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے کب کہا ہے کہ ہم اکیلے ہیں۔ ہمارے ساتھ آپ اور آپ کے ساتھ ہم سب بھی تو ہیں"...... لانوش نے کہا۔

"خاموش رہو نانسنس"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"میجر صاحب نے خاموش رہنے کا مجھے کہا ہے لیکن نانسنس وائٹ شارک کو کہا ہے"...... لانوش نے آہستہ آواز میں کہا۔ اس کی آہستہ آواز بھی وائٹ شارک کے کانوں تک پہنچ گئی اور وہ غرا کر رہ گیا۔

"ہوا کیا ہے"...... لیڈی بلیک نے ایک بار پھر میجر پرمود سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہمیں چاروں طرف سے گھیرا جا رہا ہے"...... میجر پرمود نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"گھیرا جا رہا ہے۔ کیا مطلب"...... وائلڈ لائن نے چونک کر کہا۔

"میں نے ہوا میں خشک پتوں پر چلنے کی ایسی آوازیں سنی ہیں جیسے کچھ افراد آہستہ آہستہ ہماری طرف بڑھ رہے ہوں۔ یہ آوازیں مجھے چاروں طرف سے آتی ہوئی سنائی دی ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا انہوں نے پھر سے ہمیں سیٹلائٹ کے ذریعے ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہے ہمارے جسم تو گندھک والی مٹی سے بھرے ہوئے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"انہیں ہمارے یہاں ہونے کا علم ہے یا نہیں لیکن یہ طے ہے کہ وہ ایک دائرے کی شکل میں اسی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاید ہوا کی روش پر انہوں نے ہماری آوازیں سنی ہوں گی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا ہمیں پھر ان سے چھپنا پڑے گا"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"نہیں۔ اس وقت ہم دلدل کے پاس کھلے حصے میں تھے جہاں

وہ آسانی سے ہمیں نشانہ بنا سکتے تھے۔ اب ہم گھنے جنگل میں ہیں۔ ہم درختوں کے پیچھے چھپ کر یا درختوں پر چڑھ کر ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تمہارے پاس ہیومن سرچر آلہ تھا۔ وہ کہاں ہے۔ اسے نکال کر چیک کرو کہ ہمارے گرد گھیرا ڈالنے والے افراد کی تعداد کتنی ہے اور وہ ہمارے کتنے قریب پہنچ چکے ہیں"...... لیڈی بلیک نے وائلڈ لائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ آلہ خراب ہو گیا ہے۔ میزائلوں کی آگ سے بچنے کے لئے جب میں نے زمین پر چھلانگ لگائی تھی تو آلہ میرے ہاتھ میں تھا اور وہ آلہ زمین پر پڑے ایک پتھر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا تھا"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اب کیسے پتہ چلے گا کہ دشمن ہم سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... کیپٹن نوازش نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"تم سب فوراً درختوں پر چڑھ جاؤ۔ ہم ان کا یہاں رک کا انتظار کریں گے۔ وہ جیسے ہی یہاں آئیں گے ہم انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ان پر حملہ کر دیں گے اور سب میری بات دھیان سے سن لو۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی گولی نہیں چلائے گا۔ جب فائرنگ شروع کرنی ہو گی تو میں الو کی تیز آواز نکالوں گا۔ الو کی آواز سنتے ہی تم نے مسلح افراد پر ہر طرف سے ایک ساتھ فائرنگ شروع کر دینی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر آپ سے پہلے بیچ میں کوئی الو بول پڑا تو"...... لاٹوش نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"اس جنگل میں تم سے بڑا الو کوئی نہیں ہے۔ تم نہیں بولو گے تو کوئی بھی الو نہیں بولے گا"...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ لاٹوش نے ٹھیک کہا ہے۔ یہاں الوؤں کی کمی نہیں ہے۔ اس لئے اب میں الو کی نہیں بلکہ مور کی آواز نکالوں گا۔ میری اطلاع کے مطابق اس جنگل میں ہر طرح کے جانور اور پرندے موجود ہیں لیکن مور نہیں ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ واقعی یہاں مور نہیں پائے جاتے۔ اس آواز کو سنتے ہی ہم آنے والوں پر فائرنگ کرنا شروع کر دیں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... وائلڈ لائن نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس کے ساتھی تیزی سے ارد گرد موجود درختوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی مختلف درختوں کی طرف بڑھ گئے۔ درختوں پر چڑھتے ہی انہوں نے خود کو گھنے پتوں میں چھپا لیا۔

جنگل میں اب بھی جانوروں اور خاص طور پر جھینگروں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ سب درختوں پر دبکے ہوئے تھے اور اندھیرے میں دور نزدیک جھاڑیوں میں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں واقعی مختلف اطراف سے جھاڑیاں ہلتی ہوئی دکھائی دیں اور چند سائے سے جھکے جھکے انداز

میں آگے بڑھتے دکھائی دیئے۔

ان افراد کی تعداد بھی کافی زیادہ تھی اور وہ بھی اندھیرے میں ہی آگے بڑھ رہے تھے۔ شاید ان کے پاس ٹارچیں نہیں تھیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر انہوں نے خود ہی ٹارچیں روشن نہ کی تھیں۔ سایوں کو جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھتا دیکھ کر ان سب کے اعصاب تن گئے۔ میجر پرمود کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر دوسرے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔ اس کی چیتے جیسی تیز نظریں دائیں طرف گھنی جھاڑیوں پر جمی ہوئی تھیں جہاں زیادہ ہلچل دکھائی دے رہی تھی۔

اسی لمحے اسے اچانک مختلف اطراف سے شعلے سے چمکتے دکھائی دیئے۔ دوسرے لمحے میجر پرمود نے دیکھا وہ اور اس کے ساتھی جہاں موجود تھے وہاں یکے بعد دیگرے کئی شیل آ گرے تھے۔ شیلوں سے کثیف دھواں سا نکلا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ میجر پرمود مطمئن تھا کہ اگر یہ زہریلا دھواں ہے تو اس کا اس پر اور اس کے ساتھیوں پر کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ انہوں نے سلفر جیسی زود اثر گیس سے بچنے کے لئے جو گولیاں کھا رکھی تھی ان گولیوں کے اثر سے ان پر کوئی بھی بے ہوشی کی گیس اثر انداز نہ ہو سکتی تھی اور پھر انہیں زہریلے حشرات الارض سے بچانے والے اینٹی انجکشن بھی لگے ہوئے تھے اس لئے خطرے والی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن یہ میجر پرمود کی خام خیالی تھی۔ اسے اچانک ہی اپنے ناک میں تیز چبھن کا

احساس ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنا سانس روکتا اسی لمحے اچانک اس کا دماغ جکڑا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ دوسرے لمحے وہ لہرایا اور درخت کی شاخ سے یوں الٹ کر گرتا چلا گیا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو اور وہ بے جان ہو گیا ہو۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے مختلف درختوں سے اپنے کئی ساتھیوں کے گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

سیٹی کی تیز آواز سن کر ڈی کنگ چونک پڑا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے فوراً فائل سے نظریں ہٹائیں اور سائیڈ کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی۔

ڈی کنگ نے فوراً ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہوگئی۔ اس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے سمندر کی لہروں کے تیز شور کی آواز سنائی دی۔ ڈی کنگ نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی شور ختم ہوگیا اور ایک مشینی آواز ابھری جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔ ڈی کنگ اور اس روبوٹک مشین میں مخصوص کوڈ ورڈز کا تبادلہ شروع ہوگیا۔

"اوکے۔ بگ کنگ سے بات کریں۔ اوور"..... کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد مشینی آواز نے کہا اور ایک لمحے کے لئے ٹرانسمیٹر پر

خاموشی چھا گئی۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں۔ اوور"..... چند لمحوں بعد بگ کنگ کی انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ اوور"..... ڈی کنگ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈبلیو ڈی میں خوفناک بلیک کانگ طوفان آیا ہے۔ اوور"..... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ یہ عام بلیک کانگ طوفان سے کہیں زیادہ شدید اور خوفناک طوفان ہے جس نے پورے صحرا کو الٹا پلٹا کر رکھ دیا ہے۔ ابھی تک طوفان جاری ہے اس کی شدت میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اوور"..... ڈی کنگ نے کہا۔

"اس طوفان سے تمہارا ڈی ہیڈ کوارٹر تو محفوظ ہے نا۔ اوور"۔ بگ کنگ نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ فکر نہ کریں۔ ڈی ہیڈ کوارٹر اس طوفان سے پوری طرح سے محفوظ ہے اگر دس اور طوفان بھی آ جائیں جو اس طوفان سے زیادہ شدت کے حامل ہوں تب بھی وہ میرے ہیڈ کوارٹر کی ایک دیوار بھی نہیں ہلاسکیں گے۔ اوور"..... ڈی کنگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ویل ڈن۔ تم نے میری ساری تشویش ختم کر دی ہے ورنہ میں یہ سن کر ہی بے چین ہوگیا تھا کہ ڈبلیو ڈی میں زبردست طوفان آیا

ہوا ہے۔ اوور"...... بگ کنگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ ایک مرتبہ تو اس شدت کا طوفان دیکھ کر میں بھی قدرے پریشان ہو گیا تھا۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر اور ہیڈ کوارٹر کی طرف آنے والے تمام خفیہ راستے سیلڈ کرا دیے تھے اور پھر میں نے ان تمام انتظامات کا خود جائزہ لیا تھا۔ ان انتظامات کو دیکھ کر میں مطمئن ہو گیا تھا۔ اوور"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے مورگن اور اس کے ساتھیوں کا گروپ اوکل کی سرحدی پٹی پر موجود قافلے میں کیوں بھیجا تھا اور پھر اسے واپس کیوں بلا لیا۔ اوور"...... بگ کنگ نے کہا تو ڈی کنگ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ سب آپ کو کیسے پتہ چلا۔ اوور"...... ڈی کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بگ کنگ ہوں نانسنس۔ میں پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا پروگرام ترتیب دے رہا ہوں۔ دنیا کے ایک ایک حصے پر میری نظر ہے اور تم پوچھ رہے ہو کہ مجھے ان ساری باتوں کا کیسے پتہ چلا۔ تمہارا کیا خیال ہے میں سی ورلڈ میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہوں۔ نانسنس۔ اوور"...... بگ کنگ نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری بگ کنگ۔ رئیلی ویری سوری۔ اوور"۔ ڈی کنگ نے بگ کنگ کا سرد لہجہ سن کر قدرے سہمے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔ یہ سارا کیا معاملہ ہے۔ اوور"...... بگ کنگ نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"آپ نے اوکل کے علاقے میں بھاری مقدار میں حساس اسلحے کی ترسیل کے بارے میں بتایا تو مجھے شک ہوا کہ کہیں یہ اسلحہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی گروپ لے کر ڈی ہیڈ کوارٹر کی طرف نہ آ رہا ہو اس لئے میں نے مورگن اور اس کے گروپ کو چیکنگ کے لئے بھیجا تھا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"تو پھر تم نے مورگن اور اس کے ساتھیوں کو واپس کیوں بلا لیا تھا نانسنس۔ اگر تمہیں شک ہو گیا تھا کہ وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں تو پھر تم نے مورگن اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے ان پر اٹیک کیوں نہیں کرایا۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ تم مورگن کو حکم دیتے کہ وہ اس سارے قافلے کو ہی ختم کر دیتے تاکہ ان کے ساتھ علی عمران اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جاتے۔ اوور"...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے طوفان کی آمد کی اطلاع ملنے پر انہیں واپس بلایا تھا بگ کنگ۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ علی عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ وہ ڈبلیو ڈی میں ضرور داخل ہوں گے اور ڈبلیو ڈی میں شدید طوفان آنے والا تھا مجھے اس بات کا بھی یقین تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی

اس طوفان میں پھنس گئے تو پھر ان کے پاس زندہ بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔ اوور''...... ڈی کنگ نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔

''اور اگر وہ اس خوفناک طوفان سے بچ نکلے تو پھر۔ اوور''۔ بگ کنگ نے اسی طرح غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تو بگ کنگ۔ بلیک کاتنگ طوفان انتہائی خوفناک ہے اور میں نے آپ کو بتایا بھی ہے کہ یہ طوفان عام بلیک کاتنگ طوفانوں سے کہیں زیادہ شدید اور بھیانک ہے جس نے پورے صحرا کو تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس طوفان میں عمران اور اس کے ساتھی تو کیا اگر جن بھوت بھی ہوتے تو ان کا بھی بچنا ناممکن تھا۔ اوور''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''وہ جنوں اور بھوتوں سے زیادہ خوفناک ہیں ڈی کنگ۔ تم ان کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ آفت کے پرکالے ہیں جو یقینی موت کو بھی ڈاج دینا جانتے ہیں۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہ اس بھیانک طوفان کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی لاشیں بھی غائب ہو جائیں گی تو یہ تمہاری بھول ہے جس کا بعد میں تمہیں خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ اوور''...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''میں آپ کی بات سمجھ سکتا ہوں بگ کنگ۔ لیکن اس طوفان نے پورے صحرا کو الٹا پلٹا کر رکھ دیا ہے۔ پھر صحرا میں موجود کسی

انسان کا زندہ بچ جانا کیسے ممکن ہے۔ اوور''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''وہ انسانی روپ میں کسی اور دنیا کی مخلوق ہیں جو مر کر بھی زندہ ہونے کا فن جانتے ہیں۔ کیسے۔ یہ میں نہیں جانتا لیکن بہرحال تم انہیں ایزی نہ لینا اور جیسے ہی طوفان ختم ہو ان کی تلاش میں فوراً فورسز بھیج دینا اور فورسز کو حکم دے دینا کہ صحرا میں انہیں کوئی زندہ حالت میں ملے یا مردہ حالت میں۔ وہ ان کی لاشوں پر بھی گولیاں برسائیں تاکہ ان میں زندگی کی معمولی سی بھی رمق ہو تو وہ بھی ختم ہو جائے۔ اوور''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ۔ میں آپ کے احکامات پر عمل کروں گا۔ صحرا میں پورا قافلہ موجود تھا جو اس خوفناک بلیک کاتنگ طوفان کا شکار ہوا ہے۔ میں اپنی ڈی فورس ہر طرف پھیلا دوں گا۔ انہیں جہاں بھی کوئی لاش دکھائی دے گی وہ انہیں جب تک جلا کر بھسم نہ کر دیں گے واپس نہیں آئیں گے۔ اوور''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہونا چاہئے اور جب تک ان تمام افراد کی ہلاکت کا تمہیں یقین نہ ہو جائے اس وقت تک تم ڈی ہیڈ کوارٹر میں محصور رہو گے اور ڈی ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ رہنا چاہئے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں زندہ انسانوں تو کیا ان کی روحوں کو بھی ڈی ہیڈ کوارٹر میں گھسنے کا کوئی موقع نہ دوں گا۔ اوور''...... ڈی کنگ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"ویل ڈن۔ طوفان ختم ہونے کے بعد انہیں ہر حال میں تلاش کرو اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ کر دینے کے بعد ان کے بارے میں مجھے رپورٹ دو۔ جب تک تم مجھے ان کی ہلاکت کی رپورٹ نہ دو گے اس وقت تک مجھے سکون نہیں ملے گا۔ اوور"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ اوور"...... ڈی کنگ نے کہا تو دوسری طرف سے بگ کنگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ ڈی کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون کا رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"گرین بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے گرین کی آواز سنائی دی۔

"طوفان کی کیا پوزیشن ہے گرین"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"طوفان تھم چکا ہے ڈی کنگ البتہ ہوائیں اب بھی چل رہی ہیں"...... گرین نے جواب دیا۔

"کیا تم ڈی فورس کو باہر بھیج سکتے ہو"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ باہر ہوائیں ضرور چل رہی ہیں لیکن یہ اتنی تیز نہیں کہ کوئی باہر نہ جا سکے"...... گرین نے جواب دیا۔

"تو پھر جلد سے جلد ڈی فورس کی بڑی تعداد کو باہر بھیج دو اور

انہیں میری جانب سے یہ احکامات دے دو کہ وہ وائٹ ڈیزرٹ کا چپہ چپہ سرچ کریں اور انہیں صحرا میں کوئی بھی انسان دکھائی دے خواہ وہ زندہ ہو یا لاش کی صورت میں پڑا ہو۔ فورس ان سب کو یا تو جلا کر راکھ کر دیں یا ان لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ اس بات کا دھیان رہے کہ البرٹ کے قافلے میں جتنے بھی افراد موجود تھے ان سب کی لاشیں ملنا بے حد ضروری ہیں۔ جب تک فورس ان سب کی لاشیں تلاش کر کے انہیں ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے اس وقت تک وہ واپس نہ آئے چاہے اس کے لئے انہیں کئی روز صحرا میں ہی گزارنا پڑے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"مکمل صحرا کی چیکنگ کے لئے تو زمینی فورس سے کام نہیں چل سکے گا ڈی کنگ۔ اگر آپ حکم دیں تو انہیں اسٹیلتھ ہیلی کاپٹرز میں روانہ کر دوں تا کہ وہ صحرا کے ایک ایک حصے کو آسانی سے چیک کر سکیں اور انہیں جہاں بھی اور جو بھی لاش دکھائی دے تو وہ اوپر سے ہی فائرنگ کر کے اس کے پرخچے اڑا دے"...... گرین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ اسٹیلتھ ہیلی کاپٹروں کو کوئی راڈار اور کوئی سیٹلائٹ سسٹم چیک نہیں کر سکتا اس لئے تم دس ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ بھیج دو تا کہ وہ صحرا کی مکمل طور پر سرچنگ کر سکیں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"یس ڈی کنگ"...... گرین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈی کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا کہ گرین اسٹیلتھ ہیلی کاپٹروں کے جس اسکواڈ کو وائٹ ڈیزرٹ بھیجے گا وہ صحرا کا ایک ایک چپہ چھان ماریں گے اور انہیں جہاں بھی کوئی انسان دکھائی دیا تو وہ اسے اوپر سے ہی گولیوں سے چھلنی کر کے رکھ دیں گے۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ بچنے کا کوئی موقع نہ مل سکے گا اور وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔

ختم شد

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

عمران سیریز

ڈائمنڈ مشن

ظہیر احمد

ڈائمنڈ مشن

دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز ملتان

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان